THE MESSIANIC PROPHECIES

J. ALI BUKHSH

فاضلِ اجل پادری جے علی بخش صاحب

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

انارکلی۔ لاہور

پیشینگوئیاں

ربنا المسیح کے بارہ میں

مصنفہ

فاضل اجل جناب پادری جے۔ علی بخش مرحوم

پنجاب ریلیجس بُک سوسائٹی

انارکلی۔ لاہور

بار دوم ۱۹۶۹ء تعداد ۱۰۰۰

فہرستِ مضامین

پہلا باب

عبرانی نبوّت

فصل اوّل ۔ نبوّت کے اصول ۔ ۱۵

فصل دوم ۔ نبوّت کی مختلف صورتیں ۔ ۱۷

فصل سوم ۔ الفاظ اور خیالات خدا کی طرف سے ۔ ۱۷

فصل چہارم ۔ طبعی نبوّت ۔ ۱۸

فصل پنجم ۔ طبعی نبوّت کے خواص ۔ ۲۰

فصل ششم ۔ نبی کی بلاہٹ اور انعام ۔ ۲۳

فصل ہفتم ۔ نبوّت کا معیار ۔ ۲۳

فصل ہشتم ۔ نبوّت کی نشو و نما ۔ ۲۴
فصل نہم ۔ نبی کا اعلیٰ تصوّر ۔ ۲۵

دُوسرا باب

پیشین گوئی

فصل اوّل ۔ پیشینگوئی کے چشمے ۔ ۲۷
فصل دوم ۔ عبرانی پیشین گوئی کا چشمہ خُدا ہے ۔ ۲۸
فصل سوم ۔ عبرانی نبوّت بذریعہ نشانات ۔ ۲۹
فصل چہارم ۔ پیشین گوئی کی حدُود ۔ ۳۲
فصل پنجم ۔ مسیح کے بارے میں پیشین گوئی ۔ ۳۲
فصل ششم ۔ مسیح کے بارے میں پیشین گوئی کی تکمیل ۔ ۳۴

تیسرا باب

مسیح کے بارہ میں اِبتدائی پیشین گوئی

فصل اوّل ۔ پہلا مسیحی تصوّر ۔ ۳۶
فصل دوم ۔ سِیم کی برکت ۔ طوفان کے بعد ۔ ۳۷
فصل سوم ۔ ابرہام کی برکت ۔ ۳۹
فصل چہارم ۔ یہوداہ کی برکت ۔ ۴۴

چوتھا باب

مُوسیٰ کے زمانہ کی مسیحی نبوّت

فصل اوّل ۔ اسرائیل خُدا کا بیٹا ۔ ۴۷
فصل دوم ۔ خُدا کی سلطنت ۔ ۴۸
فصل سوم ۔ ظفریاب ستارہ ۔ ۴۹
فصل چہارم ۔ اَبدی کہانت ۔ ۵۱
فصل پنجم ۔ مُوسیٰ کی مانند نبی ۔ ۵۲
فصل ششم ۔ برکت اَور لعنت ۔ ۵۴

پانچواں باب

داؤد کے زمانے میں مسیحی تصوّر یا مسیح کی نسبت پیشین گوئی

فصل اوّل ۔ وفادار کہانت ۔ ۵۷
فصل دوم ۔ ہمہ دان حاکم ۔ ۵۷
فصل سوم ۔ داؤد کے ساتھ عہد ۔ ۵۹
فصل چہارم ۔ فاتح بادشاہ ۔ ۶۱
فصل پنجم ۔ تخت نشین مسیح ۔ ۶۲
فصل ششم ۔ راستباز بادشاہ ۔ ۶۲
فصل ہفتم ۔ مسیح کی شادی ۔ ۶۳

فصل ہشتم - خداوند کا خلاصی دہندہ کی صورت میں آنا - ۶۳
فصل نہم - خداوند فتحمند بادشاہ - ۶۴
فصل دہم - کامل انسان - ۶۴
فصل یازدہم - یہ کامل انسان موت پر فتحمند ہے - ۶۵

چھٹا باب

پہلے انبیاء کا مسیح کے متعلق تصور

فصل اوّل - خداوند کا دن - ۶۷
فصل دوم - داؤد کے تباہ شدہ گھر کی از سر نو تعمیر - ۷۰
فصل سوم - اسرائیل کی بحالی - ۷۱

ساتواں باب

یسعیاہ اور اُس کے ہمعصر

فصل اوّل - خداوند کے گھر کا سربلند ہونا - ۷۴
فصل دوم - صلح کا بادشاہ - ۷۵
فصل سوم - بحری تکلیف میں سے بحالی - ۷۵
فصل چہارم - رد کیا گیا گڈریا - ۷۶
فصل پنجم - صیحون کو پاک کرنا - ۷۸
فصل ششم - عمانوایل - ۷۹

فصل ہفتم - سلامتی کا شاہزادہ - ۸۱
فصل ہشتم - پھلدار شاخ - ۸۳
فصل نہم - مصر اور اسور کا اتحاد اسرائیل کے ساتھ - ۸۴
فصل دہم - صیحون کے کونے کا پتھر - ۸۴
فصل یازدہم - صیحون بڑے بادشاہ کا شہر - ۸۵
فصل دوازدہم - بیت لحم سے حاکم - ۸۷

آٹھواں باب

یرمیاہ اور اُس کے ہمعصر

فصل اوّل - خداوند کی بڑی عدالت - ۹۰
فصل دوم - صیحون میں قوموں کو متبنّیٰ بنایا گیا - ۹۱
فصل سوم - تاریکستان میں اسرائیل کی بحالی - ۹۲
فصل چہارم - خداوند کی آمد - ۹۳
فصل پنجم - راستباز حاکم - ۹۴
فصل ششم - یروشلیم خداوند کا تخت - ۹۵
فصل ہفتم - راستباز شاخ - ۹۶
فصل ہشتم - بحالی اور نیا عہد - ۹۸
فصل نہم - داؤد کے ساتھ اٹل عہد - ۹۹

نواں باب

حزقی ایل

فصل اوّل - خُداوند مُقدّس - ۱۰۲
فصل دوم - دیودار کی عجیب شاخ - ۱۰۲
فصل سوم - مُستحق بادشاہ - ۱۰۳
فصل چہارم - وفادار گڈریا - ۱۰۴
فصل پنجم - بڑی طہارت - ۱۰۴
فصل ششم - بڑی قیامت - ۱۰۵
فصل ہفتم - بڑا اِتحاد - ۱۰۶
فصل ہشتم - جوج کی سزا - ۱۰۶
فصل نہم - بحالی کی مُقدّس زمین - ۱۰۸

دسواں باب

جلاوطنی میں سے نبیانہ آوازیں

فصل اوّل - بڑے دارالخلافہ کی بربادی، موت اور غم - ۱۱۰
فصل دوم - خُداوند کا لہُو میں غسل کرنا - ۱۱۲
فصل سوم - فطرت کی تبدیلی - ۱۱۳
فصل چہارم - بڑا دُکھ اُٹھانے والا - ۱۱۴

گیارھواں باب

خُداوند کے بندے کے بارے میں پیشینگوئی

فصل اوّل - وُہ بندہ جس سے خُداوند خُوش ہے - ۱۱۹
فصل دوم - خُداوند اپنے بندے اِسرائیل کو مخلصی بخشتا ہے - ۱۲۰
فصل سوم - اس بندے کی اعلیٰ بُلاہٹ - ۱۲۱
فصل چہارم - گُناہ اُٹھانے والا بندہ - ۱۲۲
فصل پنجم - بڑی دعوت - ۱۲۴
فصل ششم - راستباز کا اجر - ۱۲۵
فصل ہفتم - بڑا واعظ - ۱۲۶

بارھواں باب

صیحُون کی بحالی کی نبوّت

فصل اوّل - صیحُون کے لئے خُداوند کی شاہراہ - ۱۲۸
فصل دوم - خُداوند واحد خُدا اور نجات دہندہ ہے - ۱۲۹
فصل سوم - خُداوند صیحُون سے وفادار ہے - ۱۳۱
فصل چہارم - خُداوند صیحُون کو تسلی دینے والا ہے - ۱۳۲
فصل پنجم - خُداوند کی عبادت کا گھر ساری قوموں کے لئے - ۱۳۴
فصل ششم - صیحُون جہان کا نُور - ۱۳۵

فصل ہفتم - نیا یروشلیم نئے آسمان و نئی زمین - ۱۳۷

تیرھواں باب

دانی ایل نبی

فصل اوّل - اِبنِ آدم کی سلطنت - ۱۴۲
فصل دوم - آخری ایّام - ۱۴۶

چودھواں باب

بحالی کے زمانے میں مسیحی تصوّر

فصل اوّل - خُداوند کا کُوچ کرنا - ۱۵۰
فصل دوم - دُوسری ہیکل کا جلال - ۱۵۲
فصل سوم - نئے یروشلیم کا جلال - ۱۵۴
فصل چہارم - کاہن بادشاہ کی تاج پوشی - ۱۵۶
فصل پنجم - خُداوند مُقدّس بادشاہ - ۱۵۹
فصل ششم - خُداوند کے جلال کی زمین - ۱۶۱
فصل ہفتم - کاہن اِنسان کا بدی پر فتح پانا - ۱۶۲
فصل ہشتم - گڈریا جس پر مار پڑی - ۱۶۴
فصل نہم - لاثانی دِن - ۱۶۶
فصل دہم - ایلیاہ ثانی - ۱۷۰

پندرھواں باب

مسیح کے بارے میں اعلیٰ تصوّر

فصل اوّل - نوعِ انسان کا تصوّر - ۱۷۲
فصل دوم - بدی کے ساتھ جنگ - ۱۷۲
فصل سوم - خُدا کی آمد - ۱۷۳
فصل چہارم - مُقدّس زمین - ۱۷۴
فصل پنجم - خُداوند باپ بھی ہے اور شوہر بھی - ۱۷۷
فصل ششم - خُدا کی سلطنت - ۱۷۸
فصل ہفتم - خُداوند کا دِن - ۱۸۲
فصل ہشتم - مُقدّس کہانت - ۱۸۵
فصل نہم - وفادار نبی - ۱۸۶
فصل دہم - مسیح بادشاہ - ۱۸۷
فصل یازدہم - نیا عہد - ۱۹۰

۱۳
نبوّت کی اقسام
۱۲
۱-
نبوّت
نبوّت کے معنی
خدا کی طرف سے بولنا
زمانہ ماضی
زمانہ حال
زمانہ آئندہ
نبوّت کی صورت
خواب
وجد
دھیان
جسمانی فساد
خدا کی تحریک سے
مصنوعی
غیر مصنوعی
جانوروں کے ذریعہ
مُردوں کے ذریعہ
ترافیم
قرعہ

۲ - عبرانی نبوت کا بیج - پیدائش ۱: ۲۶ سے ۳۰ - خدا کی صورت -

برکت کا وسیلہ

سیم کی برکت - طوفان سے پہلے -

ابرہام - طوفان کے بعد -

اضحاق -

یعقوب کی برکت -

یہوداہ کا خاندان

بادشاہ - موسوی زمانہ — کاہن — نبی موسیٰ کی مانند — برکت ولعنت

اسرائیل خدا کا بیٹا - خدا کی سلطنت - ظفریاب ستارہ — ابدی کہانت — موسوی زمانہ

بہادران قاضی — داؤد کا زمانہ — ایماندار کہانت

داؤد کے ساتھ عہد

فتح کر نیوالا بادشاہ - تخت نشین بادشاہ — راستباز بادشاہ — مسیح کی شادی — خداوند کا خود بھی بندہ ہو کر آنا

فتحمند بادشاہ — کامل انسان جو موت پر فتحیاب ہوا

پہلا باب

عبرانی نبوت

نبوت سے دینی تعلیم مراد ہے اور مہذب اقوام کے دین کا یہ لازمی جزو ہے پہلے پہل تو یہ ایک عمل کی صورت میں نظر آتی ہے بعد ازاں بتدریج یہ ایک عہدہ بن جاتا ہے اور آخر کار ایک سلسلہ کی صورت میں تبدیل ہو جاتی ہے -

جب کبھی دینی تعلیم کی ضرورت محسوس ہوئی نبوت کا اظہار ہوا - پہلے پہل تو گاہے گاہے مختلف صورتوں میں یہ ظاہر ہوئی لیکن جوں جوں وہ دین ترقی کرتا گیا نبوت کو بھی ترقی ہوتی گئی اور یہ ایک عہدہ بن گیا - قدیم پتری آرکوں کے زمانے میں حکومت کے تین عمل یعنی نبوت، کہانت اور بادشاہی عموماً سرخاندان یا رئیس قبیلہ میں مجتمع تھے - لیکن اس کے بعد بادشاہی کا عہدہ الگ ہو گیا اور مطلق العنان بادشاہ بن گئے - پھر بتدریج یہ بادشاہی ایک خاندان میں محدود ہو گئی - کچھ زیادہ عرصہ گزرنے نہ پایا تھا کہ کہانت الگ ہو کر ایک خاص خاندان سے مخصوص ہو گئی اور علیحدہ عہدہ بن گیا - البتہ نبوت کو علیحدہ سلسلہ بننے میں عرصہ لگا - چونکہ اس کا تعلق خدا سے تھا اس لئے وہ عرصہ دراز تک انسانی رشتوں سے آزاد رہی - اعلیٰ درجہ کے ادیان میں یہ تینوں سلسلے ساتھ ساتھ پائے جاتے ہیں - البتہ نبوت کے سلسلہ نے ایک مدرسہ یا مجلس کی صورت سے زیادہ شاذ و نادر ہی ترقی کی - بادشاہی میں تو حکومت کا تصور پایا جاتا ہے اور کہانت میں عبادت کا تصور لیکن نبوت کا عمل دینی تعلیم کا وسیلہ ہے -

بائبل کی نبوّت میں خوابوں کا بار بار ذکر آیا ہے۔ اسرائیل کے بزرگوں کو خواب میں ہدایت ملی اور مریم و یوسف کو مسیح کی حفاظت کے لئے خواب میں آگاہی ہوئی۔ مصر اور بابل سے بنی اسرائیل کو مخلصی کے وقت خواب کے ذریعہ ہدایت ملی۔ مصر اور بابل کے بادشاہ گھبرا گئے جب اُن کو خواب کا تعبیر کرنے والا کوئی نہ ملا۔ یوسف اور دانی ایل کو خواب کے ذریعہ اُن خوابوں کی تعبیر معلوم ہوئی پس خواب بھی نبوّت کی ایک صورت ہے۔

فصل چہارم۔ طبعی نبوّت

نبوّت کی عام صورت حالتِ وجد ہے۔ ایسی حالت طبعی بھی ہو سکتی ہے۔ مثلاً یہ کہ مرگی یا کسی دیگر جسمانی بیماری یا اعصابی فساد کی وجہ سے عقل اور جذبات پر عجیب اثر پڑے۔ یہ حالت مصنوعی یا جعلی بھی ہو سکتی ہے۔ بعض دوائیوں اور بوٹیوں کا دھواں دینے سے ایسی حالت رونما ہوتی ہے یا بد ارواح یا الٰہی روح کی تاثیر سے ایسی حالت بھی طاری ہو جاتی ہے۔

مشرقی ممالک میں مرگی کے بیمار اور دیوانوں کو عوام الناس جن بھوت یا دیو کے آسیب سے منسوب کرتے ہیں۔ جیسے کسی آدمی کا ذہن ہوتا ہے ویسے ہی اس پر اُس کا اثر ہوتا ہے۔ جو لوگ کثرتِ الٰہ کے قائل ہیں وہ اِس کو اپنے معبودوں سے منسوب کرتے ہیں اور واحد خدا کے ماننے والے الٰہی روح سے۔ ایسی تاثیریں چونکہ غیر طبعی اور بیرون از تجربہ ہوتی ہیں اِس لئے ان کو اعجازی یا فوق العادت قرار دیتے ہیں۔ بعل کے نبیوں نے چھریوں سے اپنے تئیں گھائل کیا اور دیوانوں کی طرح دیر تک چلاتے رہے تاکہ اُن پر یہ حالت وارد ہو۔ وہ مذبح کے گرد کودتے ناچتے رہے (۱۔سلاطین ۱۸: ۲۶)۔

مُردوں سے تعلق جتانے والے منہ میں کچھ بڑبڑاتے ہیں (یسعیاہ ۸: ۱۹)۔ مشرقی ایشیا میں ایسے لوگ ایک دوائی بنام تمبورین اور دیگر نشہ آور بوٹیاں استعمال کرتے اور نشہ کی حالت میں لوگوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہیں۔ بھنگ اور چرس کا استعمال فقیروں میں اسی وجہ سے رواج پا گیا۔

یونانی نبیہ عورتیں بعض غاروں کی گیس وغیرہ کے ذریعہ اپنے پر ایسی حالت وارد کر لیتی تھیں۔ چنانچہ ڈلفی اور ڈاڈونا وغیرہ میں اس مقصد کے لئے مندر قائم ہو گئے۔ مسلمان درویش بھی گھومنے، چکر لگانے اور زور سے چلانے کے ذریعہ ایسی حالت کو وارد کر لیتے ہیں۔ دیوی دیوتاؤں کے چیلے زنجیروں سے اپنے تئیں زخمی کر کے اور دیوانہ وار سر مارا کرتے ہیں، جسے وہ کھیلنا کہتے ہیں۔ ایسی حالت میں یہ لوگ دنیا کی طرف سے بے ہوش ہو جاتے ہیں، اور ان سے طبعی پیشین گوئی صادر ہوتی ہے۔

بائبل میں ایک ایسے گروہ کا ذکر ہے جو اونچے مکانوں سے تنبور اور طبلہ بجاتی آ رہی تھی اور نبوّت کر رہی تھی۔ جب ساؤل اس گروہ سے ملا تو وہ بھی ناچنے اور نبوّت کرنے لگ گیا (۱۔سموئیل ۱۰: ۵)۔ پھر جب ساؤل داؤد کی تلاش میں گیا تو خدا کا روح اُس پر نازل ہوا اور وہ نبوّت کرنے لگا اور اُس نے اپنے کپڑے اُتار ڈالے اور سموئیل کے سامنے رامہ میں نبوّت کرنے لگا اور سارا دن اور ساری رات ننگا پڑا رہا۔ جہاں سے یہ کہاوت شروع ہوئی کہ کیا ساؤل بھی نبیوں میں ہے؟ (۱۔سموئیل ۱۹: ۲۳ وغیرہ)۔

یہ حالت بھی سب ادیان میں مشترک ہے اور عبرانی مذہب بھی اس سے خالی نہیں۔ خود حالتِ وجد سے یہ دریافت نہیں ہو سکتا کہ آیا وہ خدا کی تاثیر سے یا کسی دیگر تاثیر سے ہے! اس لئے ہر ایسی حالت کو پرکھ لینا چاہیے۔

فصل پنجم۔ طبعی نبوّت کے خواص

نبیوں کا ایک اعلیٰ درجہ اور سلسلہ بھی ہے جو گوشہ نشین ہو کر کتابِ مُقدّس کے دھیان میں مصروف ہوتے ہیں۔ اُن کے دِل و دماغ الٰہی نُور سے منوّر ہو جاتے ہیں، اور وہ اعلیٰ درجے کی صداقتوں کو جان لیتے ہیں۔ اُن کو علمِ لدُنی حاصل ہوتا ہے۔ وہ انسانی امُور اور سیرتوں کو پڑھ سکتے ہیں اور ماضی اور حال دونوں اُن پر کھل جاتے ہیں۔

ایسے اعلیٰ درجہ کے نبی بھی دُنیا کے دیگر مذاہب میں پائے گئے۔ اُن کو ہم جھوٹے اور دیوانے نہیں کہہ سکتے۔ کیا اُن میں سے کسی کو بھی الٰہی رُوح نے ہدایت نہ کی تھی؟ عبرانی نبی نہ صرف عبرانی قوم کے لئے تھے بلکہ ساری دُنیا کے لئے بھی۔ تو کیا خُدا نے باقی قوموں کو ایسی ہدایت کے لئے نبیوں کے ذریعہ تیار نہ کیا ہوگا؟

مونٹانسٹ نظریہ یہ تھا کہ انبیاء کی حالت ایسی ہو جاتی تھی کہ وہ الٰہی رُوح کا آلہ بن جاتے تھے۔ نبی دیکھتا اور سُنتا ہے جسے اپنے سے الگ اور اُس کو خارجی شے کے طور پر بیان کرتا ہے۔

عبرانی نبوّت میں اِس کا بیان یُوں کیا جاتا ہے۔ مثلاً جدعون، افتاح اور سمسون پر خُدا کا ہاتھ پڑتا ہے۔ وہ الٰہی تاثیر کا آلہ یا وسیلہ بن جاتے ہیں۔ نبیانہ دیوانگی ساؤل جیسے شخص پر طاری ہو جاتی ہے۔ فرعون اور نبوکدنضر پر خُدا کی مرضی منکشف ہوتی ہے۔ بلعام نے خُدا کی رویتیں دیکھیں۔ سموئیل نے بچپن میں خُدا کی آواز سُنی۔ عدن میں سانپ گویا ہوتا ہے۔ بلعام کی گدھی بول اُٹھتی ہے۔ لیکن یہاں یہ اوزار ادنےٰ درجے کے ہیں۔ رُوحانی اور دینداروں کے لئے نبوّت کا یہ طریقہ نہیں۔

بلعام کو خوابوں میں مکاشفہ ملا۔ اُس کی حالتِ وجد کا ذکر ہے کہ وہ چت پڑا ہے۔

اُس کی آنکھیں بند ہیں۔ وہ رویا دیکھتا اور کلام سُنتا ہے اور اُسے حکم ملا کہ وہ اِن باتوں کو ظاہر کرے اگرچہ ایسا کرنا اُس کی مرضی کے خلاف تھا۔ (گنتی ۲۴: ۱۵-۱۶)۔

لیکن یہوواہ کا نبی مُوسیٰ اُس سے اعلےٰ تھا۔ خُدا مُوسیٰ سے رویتوں، خوابوں یا تمثیلوں میں کلام نہیں کرتا بلکہ رُوبرُو۔ اُس نے خُدا کی صُورت دیکھی اور خُدا سے رفاقت حاصل کی (گنتی ۱۲: ۶ سے ۸)۔ مابعد نبوّت کا نمونہ مُوسیٰ ہے۔ خُدا جس نبی کو برپا کرنے کو تھا وہ مُوسیٰ کی مانند بیان ہُوا (استثنا ۱۸: ۱۸)۔ عموماً عبرانی نبوّت اعلیٰ پایہ کی ہے۔ البتہ ابتدائی صُورتِ نبوّت کی عبرانیوں کے درمیان ادنےٰ درجہ کی تھی۔ اُس لئے ان ایّام میں غیب بین یا رِشی (دیکھنے والا) کہلاتا تھا اور اُس کی نبوّت کا نام رویا تھا۔ پھر بھی خُدا کی حضُوری اُس میں موجُود تھی جیسے یعقُوب کے خواب میں آسمانی سیڑھی کے وقت، یا ابرہام کی رویت میں جب اُس نے آگ کی بھٹی دیکھی اور حزقی ایل نے کروبیوں کی رتھیں دیکھیں (پیدائش ۲۸: ۱۲/ ۱۵: ۱۲ و حزقی ایل پہلا باب)۔

لیکن مابعد زمانے میں عبرانی غیب بین نبی کہلایا۔ جس ماخذ سے یہ لفظ نکلا ہے اُس کے معنی ہیں پھل کا نکلنا۔ چنانچہ امثال ۱۰: ۳۱ میں "راستباز کا منہ حکمت کی بات نکالتا ہے"۔ عربی میں بھی اس کے معنی اُٹھنا۔ قابلِ فہم ہونا اور اعلان کرنا ہے اور آسوری زبان میں نبا کے معنی بلانا، پکارنا اور نام رکھنا ہے، اس لئے نبی ترجمان اور واعظ ہے۔ اِس نقطۂ نگاہ سے نبیانہ کلام ایک اشارہ، ایک پیغام یا کلام یا یہوواہ کا کلام ہے (پیدائش ۱۵: ۱) رشتا یا پیغام یا اوپر اُٹھانا۔ نیز دیکھو ہوسیع ۹: ۱، و عاموس ۳: ۷-۸)۔

نبوّت کا طبعی نظریہ

عبرانیوں میں جو نبوّت پائی جاتی ہے اُس کی اعلیٰ صورت سے اُس کا آغاز ہونا

ہے۔ اس میں اعلیٰ درجہ کی دُور بینی اور باطنی علم کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ دیگر ادیان کے معلموں میں یہ صفات پائی جاتی تھیں۔ عبرانی نبیوں کا بھی یہی دعویٰ تھا، اگرچہ وہ اُن معلموں سے اعلیٰ درجے کے تھے۔ نیچری معلموں کی سرسیّد وغیرہ کی طرح یہی تعلیم تھی کہ نبوّت بھی ایک طبعی مَلکہ ہے جو فطرت بعضوں کو عطا کرتی ہے۔ لیکن عبرانی نبوّت پہ یہ امر صادق نہیں آتا چنانچہ عبرانی نبیوں اور دیگر ادیان کے معلموں کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے۔

عبرانی نبوّت کے خواص

عبرانی نبی کو خدا شخصی طور پہ بلاتا ہے اور اُسے اپنا رُوح عطا کرتا ہے۔ وُہ صرف خُدا ہی کے نام سے کلام کرتا ہے۔ وُہ نبیوں کے سلسلے میں سے ایک ہے جو عبرانی دین کی ترقّی کے لئے برپا ہوتے۔ وُہ پہلی یا ماقبل نبوّت کو لے کر دوبارہ پیش کرتا ہے اور اپنے مابعد نبیوں کے سپرد کرتا ہے۔ الغرض عبرانی نبوّت نجات کا ایک نظام ہے۔

یہاں ہم نہ صرف عبرانی نبوّت اور غیر عبرانی نبوّت میں امتیاز کریں بلکہ خود عبرانی نبوّت میں۔ اصلی کو جعلی سے جُدا کریں کیونکہ بعض لوگوں نے یہوواہ کے نام سے کلام کیا لیکن جھُوٹ بولے (یرمیاہ ۲۳ باب) بعضوں نے اپنی خود رائی اور اٹکل کو خُدا کا کلام سمجھ لیا جنہیں جھُوٹی رُوحوں نے فریب دیا (۲۔تواریخ ۱۸ باب) بعضوں نے نبوّت کو اپنا پیشہ بنا لیا تاکہ اُس کے ذریعہ نفع کمائیں اور ملکی اغراض کی مدد کریں۔ یہوواہ کے نبی کو ایسے جھُوٹے نبیوں اور بعل کے نبیوں سے جھگڑنا پڑا۔

فصل ششم۔ نبی کی بُلاہٹ اور انعام

عبرانی نبی خُدا کی طرف سے بُلایا جاتا ہے اور وُہ صداقت مابعد نبیوں کے سپرد کرتا ہے۔

عبرانی دین خُدا کے ساتھ اتّحاد و شراکت کا دین ہے اس لئے وُہ جس دین کی تلقین کرتا ہے وُہ غیر فانی دین ہے جو اُسے براہ راست خُدا سے حاصل ہُوا۔ خُدا کا یہ مکاشفہ زمان و مکان اور فطرت کے دائرہ میں اُسے ملا، اس لئے نہ صرف نبوّت کی نعمت بلکہ معجزہ کرنے کی طاقت بھی براہ راست خُدا سے ان عبرانی نبیوں کو ملی۔ یُوں یہ سارے انبیا اس نظام کے افراد تھے۔ اگرچہ ہر ایک نبی کو یہ نعمتیں حاصل نہ تھیں یا اُن کا ذکر قلمبند نہیں ہُوا۔

اس نبوّت کا وسیلہ رُوح القُدس تھا، اور جن پر رُوح القُدس کا اثر ہوا وُہ دیندار لوگ تھے۔ یہ الٰہی رُوح انسانی رُوح کو عطا ہُوا۔ البتّہ یہ عطیّہ مختلف اشخاص میں مختلف اندازہ سے ملا چنانچہ مُوسیٰ اور ایلیاہ۔ یسعیاہ۔ یرمیاہ اور حزقی ایل کا مطالعہ کرنے سے یہ اختلاف ظاہر ہو جاتا ہے اور خاص موقعوں پر خاص جوش سے اُنہوں نے اس کو ظاہر کیا۔

فصل ہفتم۔ نبوّت کی کسوٹی یا معیّار

حقیقی نبوّت کا صحیح معیار یہ ہے کہ وُہ نبوّت صداقت اور واقعات کے مُطابق ہو۔ ان نبوّتوں میں غلطی کا امکان تھا اس لئے حضرت مُوسیٰ نے قوم کو اس سے آگاہ کیا۔ (دیکھو استثنا ۱۸: ۱۴ سے ۲۲)۔

یہاں صحیح نبوّت کا ثبوت نہ تو نشان نہ معجزے بلکہ ظاہراً پیشین گوئی ٹھہرتی

گئی۔ خداوند یسوع نے خود فرمایا کہ "جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی برپا ہوں گے اور بڑے بڑے نشان دکھائیں گے۔" (متی ۲۴: ۲۴)۔ بلکہ باطنی سیرت یا نبوت کا لب لباب آیا وہ یہوواہ کے نام سے ہوئی، آیا وہ سچی اور حقیقی ہے، آیا وہ خدا کے جلال کے لئے ہے یا آیا وہ پہلی نبوتوں کے مطابق ہے؛ اس کسوٹی سے عبرانی نبوت کو پرکھ سکتے ہیں۔

فصل ہشتم۔ نبوت کی نشو و نما

طوفانِ نوح اور پیٹری آرکوں کے زمانے میں گاہے گاہے نبوت کا ظہور ہوا۔ بحیثیت عہدہ موسیٰ پہلا نبی تھا اور وہ مابعد نبیوں کا نمونہ تھا۔ سموئیل نے نبوت کو ایک عہدہ بنا دیا۔ اور نبیوں کے سکول قائم کئے۔ یہ نبی بادشاہوں کے مشیر اور قوم کے مصلح تھے، اور ایسے نبیوں کی ایک اعلیٰ مثال ناتن۔ ایلیاہ اور الیشع تھے۔ انہوں نے قوم کو اس کی تاریخ، اس کے عہدوں؛ اس کی شریعت اور عبادت کی تعلیم دی اور موسیقی اور حکمت کے سکول قائم کئے۔ بسلسلہ وار نبیوں کے برپا ہونے سے نبوت کو کمال حاصل ہوا اور ان نبیوں نے اپنی نبوتوں کو قلمبند کیا۔

موسیٰ سے پیشتر حنوک، نوح۔ ابرہام اور یعقوب نے نبی کی خدمت سرانجام دی لیکن موسیٰ نے ایک ایسے نبی کی یا نبیوں کے سلسلے کی پیشنگوئی کی جو موسیٰ کی مانند ہوگا۔ بمقابلہ کنعانی جادوگروں اور فالگیروں کے سموئیل کے زمانے تک گاہے گاہے یہ نبی برپا ہوتے رہے۔ جب سموئیل نبوت کے عہدے کے لئے بلایا گیا تو وہ موسیٰ کی طرح حاکم بھی تھا اور نبی بھی۔ لیکن جب اس نے حکومت چھوڑی تو اس نے نبوت کو ایک الگ عہدہ بنا دیا اور نبیوں کے سکول قائم کئے۔

سموئیل کے بعد پہلے پہل ایسے نبی بھی اٹھے جو قوم کی عدالت بھی کرتے تھے۔ وہ بادشاہوں کے درباروں میں یا قومی مجمعوں میں ناگہاں آموجود ہوتے اور جو پیغام ان کو ملا تھا اسے پہنچاتے۔ نبیوں کے مدرسوں میں یہوواہ کی تعلیم اور اس کی عبادت کے طریقے رقص و سرود کے ذریعہ سکھائے جاتے تھے اور غالباً بائبل کی تاریخی کتابیں انہوں نے ہی تصنیف کیں۔ جب یہودی سلطنت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی تو شمالی سلطنت میں زیادہ تر نبی برپا ہوئے۔ ایلیاہ اور الیشع اس زمانہ کے اعلیٰ پایہ کے نبی تھے۔

وسیع معنی میں ہم تمام عہدِ عتیق کو نبوت کہہ سکتے ہیں لیکن رفتہ رفتہ شریعت، حکمت اور زبور کی کتابوں اور نبیوں کے صحیفوں میں امتیاز کیا گیا اور یوں نبوت کا حلقہ زیادہ تنگ اور محدود ہو گیا۔ خط عبرانیوں گیارہ باب میں ایسے نبیوں اور بہادروں کی فہرست دی گئی ہے گو وہ مکمل نہیں۔

فصل نہم۔ نبی کا اعلےٰ تصور

نہ صرف موسیٰ کے دس احکام یا صرف شریعت میں بلکہ سارے عہدِ عتیق میں یہ اعلیٰ تصور اپنی جھلک دکھاتا رہتا ہے۔ چنانچہ ان نبیوں نے جو تعلیم دی وہ دیگر ادیان کے نبیوں کی تعلیم سے بہت اعلیٰ تھی، مثلاً خدا کی وحدانیت اور شخصیت کی تعلیم۔ ایسے خدا کی تعلیم جس نے خلقت پیدا کی اور مخلصی کا انتظام کیا۔

اسی طرح انسان کے بارے میں جو تعلیم عبرانی نبیوں نے دی وہ بھی لاثانی ہے۔ مثلاً یہ کہ انسان ایک ہی اصل سے ہے۔ وہ ایک نوع ہے اور یہ انسان ایک دن پاک اور کامل ہوگا جیسے خدا پاک اور کامل ہے۔

اسی طرح انسان کی نجات کی جو تعلیم ان نبیوں نے دی وہ بھی اپنا ثانی نہیں

رکھتی۔ اس نجات یا مخلصی کے ذریعہ خدا اور انسان کا اتحاد ممکن ہو گیا۔

دُوسرا باب

پیشین گوئی

دُنیا کے سارے مذاہب میں یہ دعویٰ ہے کہ اس میں پیشین گوئیاں ہیں مخفی نہ رہے کہ نبوّت اور پیشین گوئی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ نبوّت زیادہ وسیع لفظ ہے اور پیشین گوئی اس کا صرف ایک جزو ہے۔ اس لئے پیشین گوئی کو نبوّت پر فوق نہیں اگرچہ بعضوں نے غلطی سے پیشین گوئیوں کی نسبت بہت مبالغہ کیا۔ پیشین گوئی عبرانی نبوّت ہی کا مخصوص جُز نہیں بلکہ سارے دینوں میں اس کا چرچا ہے۔ فطرتِ انسانی کو ایسی تربیت مل سکتی ہے کہ وہ پیشین گوئی کے قابل بن جائے۔ جیسے مدبرانِ ملک اپنے ملک اور اپنی قوم کی تواریخ کا مطالعہ کرنے سے اس قابل ہو سکتے ہیں کہ وہ اس قوم کے مستقبل کے بارے میں بتا سکیں۔ اسی طرح علمائے دین اس قابل ہو سکتے ہیں کہ کلیسیا کی خبر دے سکیں۔ چونکہ انسان کی طبیعت کا یہ تقاضا ہے کہ وہ مستقبل کا علم حاصل کرے اس لئے مسیحی شخصی دُعا مانگتا ہے اور غیر مسیحی مختلف قسم کے نبیوں کی تلاش کرتا ہے۔

پیشین گوئی نبوّت کی وہ صورت ہے جس میں آئندہ کے بارے میں تعلیم دی جاتی ہے اور اس لئے یہ قابلِ قدر ہے کیونکہ اس میں یہ تعلیم پیش کی جاتی ہے کہ مخلصی کے کام کی تکمیل مسیح کے وسیلے سے سرانجام پائے گی۔

فصل اوّل ۔ پیشین گوئی کے چشمے

غیر ادیان میں پیشین گوئی کا سب سے ادنیٰ چشمہ مُردہ ارواح ہیں۔ بیبل کے مذہب میں اس کا بڑا چرچا تھا۔ ایسے لوگوں کے ذریعہ مستقبل کا حال معلوم کرتے تھے جو مُردگان کی رُوحوں کو بُلا سکتے تھے۔ مثلاً عین دور کی جادوگرنی کا سموئیل کی رُوح کو بُلانا (۱۔ سموئیل ۲۸ باب)۔

دُوسرا چشمہ شگون لینا یا فال دیکھنا تھا (یسعیاہ ۸: ۱۹) خاص کر جانوروں کی انتڑیوں یا پرندوں کی پرواز کے ذریعہ۔ پتوں کی صرصراہٹ کی آواز سے یا پاک جانوروں کی حرکتوں یا کسی غیر معمولی واقعہ کے ذریعہ۔ شگون کے یہ طریقے رُومیوں اور یُونانیوں میں بہت مروّج تھے۔

کہتے ہیں کہ حضرت یُوسف اپنے جام کے پانی کے ذریعہ شگون لیا کرتے تھے (پیدائش ۴۴: ۵)۔ تیروں کے ذریعہ شگون لینے کا ذکر حزقی ایل ۲۱: ۲۱ سے ۲۳ میں آتا ہے۔ نیز ترافیم یا خاندانی چھوٹے بتوں کے ذریعہ شگون لیتے تھے (حزقی ایل ۲۱: ۲۱، زکریاہ ۱۰: ۲)۔

جوتشیوں یا نجومیوں کے ذریعہ مستقبل کا حال دریافت کرتے جو ستاروں کی گردش و رفتار سے آئندہ کا حال معلوم کیا کرتے۔ علاوہ ازیں جادو اور ہاتھوں کے خط و خال کے ذریعہ انسان کی قسمت بتائی جاتی تھی۔

لیکن بائبل نے ان سارے طریقوں کو رد کیا اور اُن پر لعنت کی۔ البتہ قُرعہ کے ذریعہ خُدا کی مرضی دریافت کرنے کو جائز رکھا۔ عکن اور یُونتن کے بارے میں قُرعہ ڈالنے کا ذکر آیا ہے۔ (یشوع ۷: ۱۴، ۱ سموئیل ۱۴: ۴۲) موعودہ زمین قُرعہ کے ذریعہ تقسیم کی گئی۔ لڑائی کے وقت اور حالات کو قُرعہ کے

ذریعہ دریافت کیا (یشوع ۱۴ : ۱۹)۔ بنی اسرائیل میں اُوریم اَور تمیم کے ذریعہ خُدا کی مرضی دریافت کی جاتی تھی (احبار ۸ : ۸) ساؤل اَور داؤد کی تاریخ میں اُن کا ذکر آیا ہے (۱۔سموئیل ۳۰ : ۷ وغیرہ، ۱۔سموئیل ۲۸ : ۶)۔

فصل دوم ۔ عبرانی پیشین گوئی کا چشمہ خُدا ہے

یہ پیشین گوئی خوابوں کے ذریعہ یا رویتوں کے ذریعہ جو حالتِ وَجد میں ملتے ہیں دی جاتی ہے ۔ ایسی صُورتوں میں مستقبل ایک ڈرامہ کی شکل میں قوّتِ متخیلہ پر منعکس ہو جاتا ہے جس پر پیشین گوئی ظاہر ہوتی ہے ۔ وُہ اُس کے تجربے اَور مشاہدے کی اشیا کے ذریعہ ہوتی ہے ۔ مگر یہ پیش گوئی محض خیالی نہیں ہوتی بلکہ قوّتِ متخیلہ کی طبعی طاقت سے اعلیٰ ہوتی ہے ۔ مثلاً حضرت ابرہام نے رویا میں دیکھا کہ اُس کی نسل ۴۰۰ برس تک مصر میں رہے گی مِصر میں رہنے کا خیال تو قوّتِ متخیلہ سے علاقہ رکھتا ہے لیکن سالوں کی تعداد جن میں وُہ نسل دُکھ اُٹھائے گی محض قوّتِ متخیلہ کا کام نہ تھا (پیدایش ۱۵ باب) فرعون کے خواب کا انحصار تو مُلک کی طبعی حالت پر تھا لیکن ان کی تفصیل کسی خارجی قوّت سے علاقہ رکھتی تھی جسے ہم فوق العادت کہہ سکتے ہیں (پیدایش ۴۱ باب)۔ اِسی طرح ان خوابوں کی تعبیر کا واقعات میں ظاہر ہونا اِس امر پر شاہد ہے کہ یہ کسی اعلیٰ قوّت کا کام تھا۔ نبوکدنضر کے خوابوں اَور دانی ایل نبی کی رویتوں کے بارہ میں بھی ہم یہی کہہ سکتے ہیں (دانی ایل ۴ و ۷ باب)۔

اب خوابوں کے ذریعہ پیشین گوئی سے گزر کر ہم ان منظوم پیشین گوئیوں پر نظر ڈالیں جو حالتِ وَجد میں منکشف ہُوئیں مثلاً بلعام کی پیشین گوئی ۔ وُہ پیشین گوئی بلعام کی خواہشات کے بالکل خلاف تھی (گنتی ۲۳ و ۲۴ باب) کسی اعلیٰ طاقت

نے بلعام کو برکت دینے پر مجبُور کیا حالانکہ وُہ خود اسرائیل پر لعنت کرنا چاہتا تھا۔ اس پیشین گوئی کو ہم طبعی نہیں کہہ سکتے ۔

البتہ عبرانی نبوّت میں اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ عبرانی نبی جو پیشین گوئی کرتے ہیں وُہ اس کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں ۔ ایسے نبی اپنے زمانے میں صاحبِ عقل وخرد تھے ۔ وُہ اپنی قوم کی تاریخ اَور اپنے قُرب وجوار کی قوموں کے مذاہب اَور مُلکی امُور سے واقف تھے ۔ وُہ مدبّرانِ مُلک میں شامل تھے لیکن ان سب سے بڑھ کر وُہ خُدا پرست اَور دیندار لوگ تھے ۔ اُن کا نُورِ قلب اَور دُور بینی کی طاقت خُدا کے نُور سے منوّر تھی۔

فصل سوم ۔ عبرانی نبوّت بذریعہ نشانات

یہ نشانات کبھی تو ادنےٰ درجے کے استعمال کئے گئے جیسے اخیاہ شَونی نے کپڑے کے بارہ ٹکڑے کر کے یہ ظاہر کیا کہ دس ٹکڑے یربعام کو دئیے گئے یعنی دس فرقوں کی سلطنت ۔ یہاں دس ٹکڑوں سے دس فرقے مُراد ہیں اَور کپڑوں کے پھاڑنے سے اُن فرقوں کی دو سلطنتوں میں تقسیم۔ (۱۔سلاطین ۱۱ : ۳۰ و ۳۱)۔ بعض اوقات تو یہ نشانات بذریعہ عمل دکھائے گئے، اَور بعض اوقات محض تقریر میں۔ چنانچہ حزقی ایل نے دو چھڑیوں کا ذکر کیا جن پر یہوداہ اَور اسرائیل کے نام لکھے تھے اَور وُہ چھڑیاں آپس میں جُڑ گئیں یعنی دو سلطنتوں میں اتحاد ہو گیا (حزقی ایل ۳۷ : ۱۵ وغیرہ) اسی طرح یرمیاہ نبی نے انجیر کے دو ٹوکروں کا ذکر کیا ۔ ایک میں اچھی انجیریں تھیں اَور دُوسرے میں بُری اِس سے اسرائیل کی نیک وبد دو گروہیں مُراد لیں (یرمیاہ ۲۴)۔ یہ چند مثالیں بطور نمونہ کے پیش کی گئیں۔ کوئی شخص لفظی طَور پر ان کی تکمیل کی توقع نہیں کر سکتا، بلکہ

اُن کی غرض سمجھنے سے واسطہ ہوگا۔

عبرانی نبی عمُوماً اعلےٰ نشان استعمال کرتے تھے۔ البتہ مسیحیوں نے اس طریقہ کو بہت بگاڑا اَور ہر شے کو نشان سمجھا۔ لیکن ہم صرف انہی نشانوں کا ذکر کریں گے جن کو نبیوں نے استعمال کیا۔ اَور یہ مختلف قسم کے نشان ہیں۔ بعض اشخاص بطَور نشان کے استعمال ہوئے، جیسے مُوسیٰ، داؤد یا سلیمان۔ اَور یہ امر طبعی تھا کہ مسیح مُوسیٰ ثانی اَور اس سے اعلےٰ قرار دیا جائے، یا ظفریاب جنگی بادشاہ جو داؤد کی مانند ہو یا سُلیمان کی طرح صُلح کا بادشاہ۔

خُداوند مسیح نے یُوحنّا بپتسمہ دینے والے کو ایلیاہ سے تشبیہ دی (متی ۱۱: ۱۴ و ملاکی ۴: ۵)۔ ان نشانوں میں سیرت کی عام مطابقت مُراد لی گئی نہ ہر چھوٹی تفصیل کی مُطابقت۔ اگر کوئی تفصیل کی مُطابقت تلاش کرے تو وُہ غلطی کرے گا۔

نہ صرف اشخاص کو نشان ٹھہرایا بلکہ بعض رسُوم کو بھی مثلاً عید فسح کو عہد کے صندُوق اَور سردار کاہن کے تاج کو۔ یہ نئے عہد کے نشانات بنائے گئے۔ جہاں تک یہ نشان اعلےٰ ہوں گے وہاں تک مُطابقت بھی اصل اَور نشان میں زیادہ ہوگی۔ ایسی پیشین گوئیوں کی تفسیر کرنا بھی مُشکل ہے۔ ان کا راز کبھی کبھی صدیوں تک چھپا رہا، اَور جب تک وُہ پیشین گوئی پُوری نہ ہُوئی کسی نے اُن کا مطلب نہ سمجھا۔ مثلاً فرعون اَور نبوکدنضر کے خوابوں کو۔ ان کی تفسیر کے لئے یُوسف اَور دانی ایل جیسے اشخاص کی ضرُورت تھی۔ مسیح کے بارے میں جو نبوُّت تھی وُہ مسیح کی پہلی آمد کے وقت بہت کُچھ سمجھ میں آئی۔ مسیح نے اپنے رسُولوں کے ذہنوں کو روشن کیا تاکہ وُہ کتاب مُقدّس کے معنی سمجھ سکیں۔ اِسی طرح مسیح کی دُوسری آمد کے وقت نئے عہد نامہ کی نبوُّت پُورے طَور سے سمجھ میں آئے گی۔

اِس سر بمُہر کتاب کو وُہ برّہ کھولتا ہے جو ذبح ہُوا تھا۔

کبھی کبھی یہ نشان عام نشان سے بڑھتے بڑھتے ایسا عظیم و عالیشان بن جاتا ہے کہ حقیقت سے پرے ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک تاک کو مصر سے لاکر کنعان میں لگایا۔ وُہ تاک بڑھتے بڑھتے ساری زمین پر پھیل گئی اَور اُس کی شاخیں بحیرۂ شام سے دریائے فرات تک (زبُور ۸۰)۔ اِسی طرح دانی ایل نبی نے ایک پتّھر کا ذکر کیا جو بڑھتے بڑھتے ساری دُنیا میں پھیل گیا۔ (دانی ایل ۲ باب) میکاہ نے خُداوند کے گھر کے پہاڑ کو یُوں ظاہر کیا کہ وُہ سارے بلند پہاڑوں سے اُونچا ہوگیا۔ (میکاہ ۴۔ یسعیاہ ۲ باب)۔ اسی طرح حزقی ایل نبی نے نئے یروشلیم کے لئے ایسے الفاظ استعمال کئے کہ وُہ ناممکن کے درجے تک پہنچ گئے (حزقی ایل ۴۰ باب)، اَور بعضوں کا بیان ایسے عجیب طَور سے ہُوا کہ پڑھتے پڑھتے ہنسی آجاتی ہے۔ اگرچہ پیشین گوئی یا نشان کی ظاہری صُورت ایسی ناممکن نظر آئے لیکن حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے ایسی صُورت موزُوں تھی، مثلاً نبوُّت میں اسرائیل سے عام اسرائیل جسم کے لحاظ سے مُراد نہیں بلکہ رُوحانی اسرائیل سے مُراد ہے (رُومیوں ۹ باب)۔ ابرہام کی اولاد ایماندار لوگ ہیں (رُومیوں ۴ باب)، مسیحی کلیسیا قدیم اسرائیل کی قائم مقام اَور اُس کے وعدوں کی وارث ہے (۱۔ پطرس ۲: ۴)۔

لیکن عبرانی نبوُّت میں اعلیٰ نبوُّت بھی شامل ہے جو صریح پیشین گوئی کہلاتی ہے۔ ایسی پیشین گوئی کے شرُوع میں گو کسی نشان کا استعمال ہو لیکن رفتہ رفتہ وُہ نشان پیچھے رہ جاتا ہے۔

نبوُّت میں کبھی اعداد کا ذکر آتا ہے جن کے معنی اُس وقت تک سمجھ میں نہیں آتے جب تک کہ اُن کا کچھ سُراغ نہ ملے۔ اسی طرح نزدیک یا قریب کا

استعمال تھا۔ مثلاً یُوایل کے لئے جو نزدیک ہے وُہ تاریخی طَور پر یسعیاہ کے لئے عرصہ دراز ہوگا، اور جو یرمیاہ کے لئے نزدیک ہے وُہ ملاکی کے لئے دُور ہوگا۔ پھر بھی یہ سارے نبی یکے بعد دیگرے خُداوند کے دِن کو ہی گننے چلے گئے۔

اسی وجہ سے خُداوند مسیح نے فرمایا کہ وقتوں اور موسموں کا علم صرف خُدا کو ہے۔ (متّی ۲۴ : ۴۲ ۔ مرقس ۳ : ۲۲ و اعمال ۱ : ۷)۔ الغرض نبوّت کے آج اور کل کے درمیان ایک رات ہے جو غیر مقررہ اور غیر یقینی ہے۔ اس لئے آج کو بڑی اہمیّت دی جاتی ہے کیونکہ یہ تیاری کا وقت ہے۔

فصل چہارم ۔ پیشین گوئی کی حدُود

نبی گویا اعلےٰ پہاڑ پر کھڑا ہے۔ وُہ سامنے انجام کو دیکھ رہا ہے لیکن بیچ میں جو خلیج حائل ہے وُہ اُس کی نظروں سے اوجھل ہے۔ وُہ درمیانی وادیوں، چٹانوں اور ندیوں کو نہیں دیکھتا اور وُہ نبی اُس انجام کو اپنے زمانہ کی تاریخ کے رنگ میں پیش کرتا ہے اور وُہ رنگ مقامی، عارضی اور اُس کے زمانے کے مطابق ہے اور ایسے فاصلہ اور معیاد کو وُہ تمثیلی اعداد میں پیش کرتا ہے نہ حقیقی اعداد میں۔ ایسی نبوّت میں بار بار یہ نصیحت ملتی ہے کہ دُکھ میں صبر کرو کیونکہ مخلصی آ رہی ہے اور ہم نہیں جانتے کہ کتنی جلد آ جائے گی۔

فصل پنجم ۔ مسیح کے بارے میں پیشین گوئی

عبرانی نبوّت اَدنےٰ سے اعلےٰ کی طرف ترقی کرتی جاتی ہے حتّیٰ کہ مسیح میں جا کر تکمیل کو پہنچتی ہے۔ اس ساری نبوّت کا یہ مرکزی تصوّر ہے۔ اِس کے باقی سب سبق اس کے گرد گھوم رہے ہیں۔ یہ وُہ چشمہ ہے جہاں سے برکت

اور لعنت کی ندیاں برابر جاری رہتی ہیں۔ مسیحی نبوّت مسیح کے وسیلے مخلصی کی پیشین گوئی ہے، اور یہ پیشین گوئی اُنہی نبیوں تک محدُود نہیں جو بحیثیّتِ عُہدہ نبی تھے بلکہ یہ تاریخی اور منظُوم کتابوں میں بھی اُسی طرح ملتی ہے جیسے نبیوں کی کتابوں میں۔ مسیحی پیشین گوئی میں نہ صرف مسیح کی شخصیّت کا ذکر ہے بلکہ اُس کے کام کا بھی۔ نیز ان سارے فوائد اور برکات کا جو مسیح کے وسیلے حاصل ہوتے ہیں، عام تصوّر مخلصی کی تکمیل ہے۔

عبرانی نبوّت کو ہم تین حِصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:۔

خُدا، انسان اور مخلصی

یہ مخلصی خُدا کی اُمّت کو اب بھی حاصل ہے اور آئندہ کو بھی حاصل ہوگی، لیکن اس کا کمال مسیح کے زمانہ میں ہوگا۔ پہلی مخلصی کو ہم خاص مخلصی سمجھیں، دُوسری کو مستقبل حالت کا مسئلہ، اور تیسری مخلصی کو مسیح کے بارہ میں نبوّت۔

مخلصی کا یہ مسئلہ بتدریج مُنکشف ہوتا گیا۔ اس میں ماضی، حال اور مستقبل، تینوں زمانے شامل ہیں۔ موجُودہ مخلصی بہتر مخلصی کی اُمّید ہمارے اندر پیدا کرتی اور مسیح میں تکمیل پاتی ہے۔

پُرانے عہد نامے میں یہ مخلصی ایک بیج کی مانند نظر آتی ہے۔ وُہ بیج پھُول اور پھل لاتا ہے۔ چنانچہ نئے عہد نامہ میں اس کا پھُول اور پھل نظر آتا ہے شریعت اور انبیا میں جس مخلصی کا ذکر ہے وُہ اُس شخص میں پُوری ہو جاتی ہے جو شریعت اور انبیاء کو پُورا کرنے آیا تھا۔

فصل ششم ۔ مسیح کے بارے میں پیشین گوئی کی تکمیل

مخفی نہ رہے کہ مسیحی نبوّت بتدریج ترقی کرتی جاتی ہے ۔ یہ الگ الگ پیشین گوئیاں نہیں بلکہ باہم وابستہ ہیں ۔ وہ ایک پودے کی طرح نشو و نما پاتی ہے ۔ اِس واسطے اس کے مختلف درجوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ۔ پھر بھی یہ کہنے میں تامل نہیں کہ پرانے عہدنامہ کی نبوّت کی کلید مسیح کی آمدِ اوّل ہے ۔ اِس نے اُس کے مختلف ٹکڑوں کو کھول دیا اور بتا دیا کہ مسیح کی دوسری آمد ساری نبوّت کو پورے طور سے منکشف کر دے گی ۔

مسیح کے بارے میں نبوّت کی تفسیر کا ایک بڑا موزوں طریقہ ہے اور وہ یہ ہے :-

۱ ۔ ہر ایک پیشین گوئی کا مطالعہ الگ الگ بڑے غور و خوض سے کریں ۔
۲ ۔ اِسی سلسلہ کی دوسری پیشین گوئیوں کے ساتھ مقابلہ کر کے پڑھیں ۔
۳ ۔ اس کو مسیح اور اُس کی مخلصی کی روشنی میں پڑھیں ۔

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ایسی پیشین گوئی کے دُہرے معنی ہوتے ہیں لیکن یہ درست نہیں معنی تو ایک ہی ہوتے ہیں لیکن چونکہ یہ پیشین گوئی دنیاوی مخلصی سے شروع کر کے ابدی مخلصی کی طرف ترقی کرتی جاتی ہے اس لئے بعض لوگوں نے یہ دھوکا کھایا ۔

تیسرا باب

مسیح کے بارہ میں ابتدائی پیشین گوئی

توریت میں کئی ایک مسیحی نبوّتیں پائی جاتی ہیں اور ان نبوّتوں میں ایک بڑا فاصلہ حائل ہے اور وہ مختلف اشخاص کے ذریعہ ملیں ۔

پیدائش کی کتاب کے پہلے باب میں خلقت کی پیدائش کا ایک قدیم گیت ملتا ہے ۔ اس کے چھٹے حصّہ میں آدم کا ذکر ہے جو سب سے آخر میں اور سب سے اعلےٰ اور خُدا کے لشکر میں سے سب سے افضل پیدا کیا گیا (پیدائش ۱: ۲۶ - ۳۰)۔ اِس میں یہ بیان ہے کہ آدم کو خُدا نے آسمانی عقول کی صورت اور شکل پر خلق کیا جن سے خُدا نے انسان کے پیدا کرنے کے بارے میں مشورت کی ۔ مقابلہ کرو زبور ۸: ۶ سے ۔ اسے سب پر حکومت بخشی ۔ اس کے لئے مقرر ہُوا کہ اس کی اولاد زمین کی وارث ہو ۔

یہ صورت نہ صرف عقل و پاکیزگی کی تھی بلکہ کُل انسان یا آدم کی۔ کیونکہ ظاہری صورت باطنی صورت کا جسمانی اظہار ہے اور یہ صورت پاتال (شیول) میں بھی قائم رہتی ہے (زبور ۱۷: ۱۵)۔ یہ صورت اِن رُوحوں یا عقول کی مظہر ہے ۔

یہ تصوّر کہ خُدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا ، اسے مسیحی پیشین گوئی نہیں کہہ سکتے ۔ البتّہ یہ تصوّر ساری نبوّت کی شرط اور ڈھانچہ ہے کیونکہ انسان کے بارہ میں خُدا کی یہی تجویز تھی کہ آخرکار انسان ایسا ہی بن جائے ۔

فصل اوّل - پہلا مسیحی تصوّر

مسیحی نبوّت کا آغاز نوعِ انسان کی تاریخ کے آغاز ہی سے شروع ہوتا ہے - نوعِ انسان کے گرتے وقت یہ تصوّر پیش کیا گیا -

پیدائش ۳: ۴ ؛ و ۵ ؛ میں ہے کہ عورت کی نسل ایک لڑائی کے بعد جس میں دونوں فریق زخمی ہوں گے سانپ پر غالب آئے گی - اس میں لعنت اور غم داخل ہیں - اس کے ذریعہ وہ خُدا کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کر لیتے ہیں - وہ باغِ عدن معہ اُس کے درختوں اور حیوانات کے انسان کی تربیّت کے لئے تھا - اُن کی آزمائش ضروری تھی کیونکہ بِلا آزمائش کوئی دینی تعلیم نہیں ہو سکتی - آدم و حوّا کی اخلاقی تربیّت کے لئے آزمائش ضرور تھی - زندگی اور موت کے درخت اُن کے سامنے نیکی اور بدی کی تصویر کھینچتے تھے - اُن کے ذریعہ نیکی اور بدی کی پہچان بڑھتی جاتی تھی - اب حیوان آزمانے والا آتا ہے - یہ آزمائش ذائقہ کی، دِل کی، اور عقل کی تھی - یعنی پھل اور خوبصورتی اور عقل کی زیادتی کے وعدے کے ذریعہ -

عورت آزمائش میں گِر کر خود آزمانے والی بن گئی - ویسے ہی آدم نے آزمائش میں گِر کر حُکم عدولی کی - خُدا بطورِ قاضی اور نجات دہندہ کے ظاہر ہوا - سانپ کو جو لعنت ملی اُس میں بدرُوحیں اور بد آدمی بھی شامل ہیں - (یُوحنّا ۸ : ۴۴) -

طُوفان سے پہلے کی صرف یہی ایک پیشین گوئی ہم تک پہنچی ہے -

فصل دوم - سِم کی برکت - طُوفان کے بعد

طُوفان کے فوراً بعد خُدا نے وعدہ کیا اور نُوح کی اولاد کو یقین دلایا کہ زمین قائم رہے گی اور موسم برابر برقرار رہیں گے (پیدائش ۸ : ۲۰ سے ۲۲) - "تب نُوح نے خُداوند کے لئے ایک مذبح بنایا اور سب پاک چوپایوں اور پاک پرندوں میں سے تھوڑے سے لے کر اُس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں اور خُداوند نے اُن کی راحت انگیز خوشبُو لی اور خُداوند نے اپنے دِل میں کہا کہ انسان کے سبب سے مَیں پھر کبھی زمین پر لعنت نہیں بھیجُوں گا کیونکہ انسان کے دِل کا خیال لڑکپن سے بُرا ہے - نہ پھر سب جانداروں کو جیسا اب کیا ہے ماروں گا - بلکہ جب تک زمین قائم ہے بیج بونا اور فصل کاٹنا، سردی اور تپش، گرمی اور جاڑا، دِن اور رات موقوف نہ ہوں گے"۔

اِن آیات میں خُدا کے ایک اعلیٰ وعدہ کا ذکر ہے - گو لفظی طور پر یہ مسیح کے بارے میں وعدہ نہیں کہلاتا، لیکن اِس میں مسیحی تصوّر کا مزید انکشاف پایا جاتا ہے - زمین کو جب انسان مطیع کر چکے گا تو وہ اپنی ساری تاریخ میں دراصل زمین ہی رہے گی اور موسموں کے تغیّر و تبدّل کا سِلسِلہ بھی برابر جاری رہے گا - نوعِ انسان کا گُناہ اِس جنگ میں ایک بڑا عنصر ہے - یہ گُناہ نہ صرف آزمانے والے اور بیرونی دُنیا میں ہی پایا جاتا ہے بلکہ انسان کے باطن میں بھی، تو بھی زمین کی حالت میں فرق نہ آئے گا، جب تک کہ انسان کے انجام کی غایت پُوری نہ ہو -

گُناہ طُوفان کے عین بعد نُوح کی اولاد میں نمودار ہُوا جس کی وجہ سے نُوح نے اپنے بیٹے کنعان کو لعنت دی - یہ کنعان حام کا بیٹا تھا لیکن حام کے

دُوسرے بیٹے اس لعنت میں نظر انداز ہُوئے۔

یافت کی برکت کو زیادہ توسیع دی گئی، اور سِم کو یہ برکت ملی کہ خُدا اُس کے خیموں میں رہے گا۔

یہ دُوسری مسیحی پیشین گوئی بھی پہلی پیشین گوئی کی طرح ایک برکت ہے۔ اِس برکت کا موقعہ گناہ اور شرم ہے۔ یہ گناہ نُوح کے خلاف ہے۔ یہ گناہ سب سے چھوٹے بیٹے حام سے سرزد ہُوا۔ لعنت اور برکت براہِ راست خُدا نے نہ دی بلکہ نُوح نے۔ نُوح نے بحیثیت نبی خُدا کے مقصد کو ظاہر کیا۔ یہ لعنت و برکت اُس جد و جہد کو ظاہر کرتے ہیں جو شیطان اور اُس کے لشکر کے خلاف نہیں بلکہ نوعِ انسان کی تین قوموں کے درمیان ہوگی۔

اس پیشین گوئی میں تین گروہ ہیں، اور گناہ اور نیکی کے بھی تین درجے ہیں جو نُوح کے تین بیٹوں میں پائے جاتے ہیں۔ گناہ اور شرم تو حام اور اُس کی اولاد میں محدُود ہے اور نیکی یافت کی اولاد میں۔ لیکن سِم کی دینداری یافت کی نیکی سے بڑھ کر ہے۔ ان تینوں بیٹوں میں سیرت کے یہ تین درجے ان قوموں کی تاریخ میں نمودار ہیں۔ دیکھو پیدائش ۹: ۱۸ سے ۲۱ و ۲۶ و ۲۷۔

"اُس نے کہا کہ کنعان ملعُون ہو۔ وہ اپنے بھائیوں کے غلاموں کا غلام ہوگا۔ پھر کہا۔ خُداوند سِم کا خُدا مُبارک ہو اور کنعان سِم کا غلام ہو۔ خُدا یافت کو پھیلائے کہ وہ سِم کے ڈیروں میں بسے اور کنعان اُس کا غلام ہو۔"

حام نے اپنے بُوڑھے باپ کی بے عزتی کی، اور وہ انسان کی نفسانی فطرت کا نشان تھا جو اُس کی نسل کی تواریخ میں پائی جائیگی۔ یہ قابلِ غور ہے کہ حضرت نُوح نے حام کو جو اِس گناہ کا مُرتکب ہُوا نظر انداز کر دیا اور اُس کے بیٹے کنعان کو موردِ لعنت ٹھہرایا۔ انتقامِ فطرت یا نیچر کا قانون ہے اور حام سے

یُوں انتقام لیا گیا کہ جیسے حام نے اپنے باپ کی بے عزتی کی ہے ویسے ہی اُس کی بے عزتی کرے گا اور یہ لعنت حام کے ایک بیٹے کو ملی۔ باقی بیٹے نظر انداز کئے گئے۔

اب نُوح نے دُوسرے بیٹوں کی طرف توجہ کی جنھوں نے باپ کی عُریانی ڈھانپی۔ سِم نُوح کا پہلوٹھا بیٹا تھا جس میں باپ کی دینی طبیعت پائی جاتی تھی۔ اِس لئے اُس کو نُوح نے برکت دی اور کنعان پر لعنت بھیجی۔ پھر یافت کو برکت دی کہ وہ پھیلے اور ساتھ ہی کنعان کو لعنت کہ وہ غلام رہے۔

کنعان اور یافت کو چھوڑ کر ذرا سِم کی برکت پر غور کیجئے۔ وہ برکت یہ ہے کہ خُدا سِم کے ڈیروں میں رہے گا یا اُن کے اندر بسے گا۔ سِم کی اولاد کا حصّہ خُدا تھا۔ الٰہی حضوری ہمیشہ اُن کے خیموں میں رہی۔ اُنھوں نے حقیقی مذہب کو قائم رکھا۔ شریعتِ انبیا اور مسیحی دین اُنھی کے وسیلے رواج پکڑ گئے۔ اس نبوّت کا مرکزی تصوّر یہ ہے کہ خُدا آئے گا اور سِم کے ڈیروں میں رہے گا۔ پہلی پیشین گوئی میں یہ تھا کہ عورت کی نسل کو سانپ پر فتح حاصل ہوگی۔ یہاں دُوسری پیشین گوئی میں مسیحی مخلصی کا الٰہی پہلو دکھایا گیا کہ خُدا کی آمد سِم کے خیموں میں ایک بڑی برکت ہوگی۔ اس پیشین گوئی کے یہ دو سلسلے نوعِ انسان کی تاریخ میں برابر نشوونما پاتے رہے حتیٰ کہ مسیح کی آمد اور خاصکر اُس کی دُوسری آمد میں وہ کمال کو پہنچے۔

فصلِ سوم۔ ابرہام کی برکت

مسیحی تصوّر کی نشوونما کی تاریخ میں ایک بڑا وقفہ پایا جاتا ہے۔ نُوح کے

بیٹے بڑھتے بڑھتے خاندان، فرقے اور قومیں بن گئے۔ اُن کی بدی کے باعث بابل کے برج بنانے کے وقت وہ منتشر ہو گئے۔ چونکہ سِم کے فرقوں میں خالص خدا کی عبادت کم ہو گئی تھی اس لئے خدا نے ابرام اور اُس کی بیوی کو چُنا اور حکم دیا کہ وہ اپنا وطن چھوڑ کر ایک دُور ملک میں جا بسیں تاکہ وہ برگزیدہ اُمت کے جدِ امجد اور دُنیا کے لئے برکت بنیں۔ ابرام کی بلاہٹ سے تاریخِ انسانی میں ایک نیا زمانہ شروع ہوتا ہے۔

۵۔ ابرام کے ساتھ خدا نے عہد باندھا۔ اُس کے ذریعہ ابرام کی نسل اور خدا کے درمیان اور ابرام کی نسل اور نوعِ انسان کے درمیان ایک مبارک رشتہ قائم ہو گیا۔ اور ابرام سے ایک مبارک زمین کا وعدہ کیا گیا۔

یہ پیشین گوئی بھی ایک برکت کی صورت میں ہے۔ خدا ابرام سے متکلم ہوا۔ البتہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ بذریعہ خواب متکلم ہوا یا رویا یا باطنی نور و آگاہی سے۔

دیکھو پیدائش ۱۲: ۱-۳۔ "اور خداوند نے ابرام سے کہا کہ تو اپنے وطن اور اپنے ناطے داروں کے بیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے نکل کر اُس ملک میں جا جو میں تجھے دکھاؤں گا؛ اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور برکت دوں گا اور تیرا نام سرفراز کروں گا۔ سو تو باعثِ برکت ہو۔ جو تجھے مبارک کہیں اُن کو میں برکت دوں گا اور جو تجھ پر لعنت کرے اُس پر میں لعنت کروں گا اور زمین کے سب قبیلے تیرے وسیلے برکت پائیں گے۔"

ابرام کو حکم مِلا کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے جُدا ہو جائے اور اپنا وطن چھوڑ کر ایسے ملک میں چلا جائے جو اُسے میراث میں دیا جائے گا اور وہاں اُس کا نام زمین کی قوموں کے لئے برکت کا باعث ہو گا۔ چنانچہ حضرت ابرام نے یہ حکم مان لیا اور اِس برکت کا وارث ہُوا۔ وہ اپنے ملک سے نکل کر کنعان کو گیا،

اور وہاں سِکم میں پہنچ کر مورے کے بلوط کے پاس اُس کو یقین دلایا گیا کہ موعُود زمین یہی تھی چنانچہ وہاں اُس نے خداوند کے لئے مذبح بنایا اور تسلیم کیا کہ یہوواہ خدا ہے، جس نے اس زمین کا وعدہ اُس سے کیا۔

ناظرین اس انتخاب کا لحاظ رکھیں۔ وہ وعدہ پہلے عورت کی نسل سے تھا۔ پھر وہ سِم کی نسل سے ابرہام کی اولاد کو ملا۔ ابرہام کی نسل گو محدود ہو گئی تھی تو بھی برکت ساری قوموں تک پہنچے گی۔ ابرام اگرچہ اس وقت بوڑھا اور بے اولاد تھا، پھر بھی خدا نے وعدہ کیا کہ اُس کی اولاد ریت کے ذرّوں کی طرح کثیر ہو گی۔ اِس کے بعد خدا نے اپنے پہلے وعدے کو زیادہ توسیع دی اور کہا "اپنی آنکھ اُٹھا اور جس جگہ تو ہے وہاں سے شمال اور جنوب اور مشرق اور مغرب کی طرف نظر دوڑا، کیونکہ یہ تمام ملک جو تو دیکھ رہا ہے میں تجھ کو اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لئے دوں گا، اور میں تیری نسل کو خاک کے ذرّوں کی مانند بناؤں گا، ایسا کہ اگر کوئی شخص خاک کے ذرّوں کو گِن سکے تو تیری نسل بھی گِن لی جائیگی" (پیدائش ۱۳: ۱۴-۱۸)۔

سِکم میں تو "اِس ملک" کا ذکر تھا لیکن یہاں تمام ملک کا۔ پہلی دفعہ وعدہ میں تو یہ ذکر تھا کہ میں تجھے بڑی قوم بناؤں گا۔ اب اس کی اولاد کا ذکر ہے کہ وہ "خاک کے ذرّوں" کی طرح بے شمار ہو گی۔

سدوم اور عمورہ کی بربادی کا ذکر کرتے وقت بھی اس وعدہ کی طرف اشارہ ہے۔ ابرہام سے تو یقیناً ایک بڑی اور زبردست قوم پیدا ہو گی اور زمین کی سب قومیں اُس کے وسیلے سے برکت پائیں گی (پیدائش ۱۸: ۱۷ سے ۱۹)۔

حضرت ابرہام کو یہ اندیشہ تھا کہ وہ شاید بے اولاد ہی مر جائے اور اُس کا خادم الیعزر اُس کی میراث کا مالک ہو۔ اِس لئے خدا نے اُس کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ "یہ تیرا وارث نہ ہو گا بلکہ وہ جو تیری صُلب سے پیدا ہو گا وہی تیرا وارث

ہوگا۔ اب آسمان کی طرف نگاہ کر۔ اگر تُو ستاروں کو گِن سکتا ہے تو گِن۔ تیری اولاد ایسی ہی ہوگی" (پیدائش ۱۵: ۴-۶) البتہ حضرت ابرہام کو یہ بتایا گیا کہ وہ سرزمین اُس کو یا اُس کی اولاد کو یک لخت نہ ملے گی بلکہ اُس کی اولاد ۴سو برس تک مصر کی غلامی میں رہے گی۔ اُس کی چوتھی پُشت غلامی سے رہا ہو کر موعودہ زمین کی مالک بنے گی۔ یہاں اُس مُلک کی حدود بھی بتائی گئیں کہ وہ دریائے مصر سے لے کر دریائے فرات تک ہوگی۔ وہاں پہلے گیارہ قومیں بستی تھیں۔ کنعانیوں کے فرقے آرامی حتیوں کے فرقے وغیرہ (پیدائش ۱۵: ۱۸-۲۱)۔

اس کے بعد اس برکت کا ذکر اُس وقت ہوا جب خدا نے ابرام سے ایک عہد باندھا جس کا نشان ختنہ تھا اور اس وقت ابرام کا نام بدل کر ابرہام ہوگیا (پیدائش ۱۷: ۱-۸)۔ اس برکت میں ابرہام "بہت قوموں کا باپ" کہلایا جس کی وجہ سے اُس کا نام ابرہام ہوا۔ یہ ملک "دائمی ملکیت" ہوگا۔

اس کے بعد یہ برکت حضرت اضحاق کے حصے میں آئی۔ ہاجرہ اور قطورہ اور دوسری لونڈیوں کے ذریعہ ابرہام کی جو اولاد تھی وہ الگ ہوگئی اور اس برکت کی وارث نہ ہوئی، لیکن خدا اضحاق پر ظاہر ہوا جس وقت وہ بیرسبع کو گیا۔ "میں تیرے باپ ابرہام کا خدا ہوں۔ مت ڈر کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تجھے برکت دونگا اور اپنے بندے ابرہام کی خاطر تیری نسل بڑھاؤنگا" (پیدائش ۲۶: ۲۴)۔ اضحاق کی نسل سے دو بیٹے توام پیدا ہوتے۔ اُن کی پیدائش سے پیشتر ایک بیٹے یعقوب کو دوسرے بیٹے عیسو پر ترجیح دی گئی، اور کہا گیا کہ "بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا" (پیدائش ۲۵: ۲۳-۲۴)۔ اضحاق کی اولاد دو قوموں میں منقسم ہوگی اور یہ ابرہامی برکت یعقوب کے ورثہ میں آئی۔ چنانچہ اضحاق نے اپنے مرنے سے پیشتر جو برکت دی وہ یعقوب نے

حاصل کی اگرچہ باپ وہ برکت عیسو کو دینا چاہتا تھا۔ اس برکت میں یہ ذکر ہے۔ "خدا آسمان کی اوس اور زمین کی فربہی اور بہت سا اناج اور مے تجھے بخشے۔ قومیں تیری خدمت کریں اور قبیلے تیرے آگے جھکیں۔ تو اپنے بھائیوں کا سردار ہو اور تیری ماں کے بیٹے تیرے آگے جھکیں۔ جو تجھ پر لعنت کرے وہ خود لعنتی ہو اور جو تجھے دعا دے وہ برکت پائے" (پیدائش ۲۷: ۲۷-۲۹)۔

یہاں اس موعود سرزمین کی زرخیزی کا ذکر ہے اور اس امر کا کہ قومیں یعقوب کی فضیلت اور امارت کو مان لیں گی۔ پھر اسی وعدے کی توسیع یعقوب کو برکت ملتے وقت ہوئی جب وہ حاران کو جارہا تھا۔

"میں خداوند تیرے باپ کا خدا اور اضحاق کا خدا ہوں۔ میں یہ زمین ...... تیری نسل کو دوں گا اور تیری نسل زمین کی گرد کے ذروں کی مانند ہوگی........ اور زمین کے سب قبیلے تیرے اور تیری نسل کے وسیلے سے برکت پائیں گے"..... (پیدائش ۲۸: ۱۳-۱۶)۔ اس برکت میں پیدائش ۱۲: ۱-۵ اور ۱۳: ۱۴-۱۷ کا تکرار ہے۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ ۲۶: ۱۴ میں تو یہ مذکور تھا "میں تیرے ساتھ ہوں گا" لیکن یہاں یہ ہے "دیکھ میں تیرے ساتھ ہوں اور ہر جگہ جہاں تو جائے تیری حفاظت کروں گا اور تجھ کو اس ملک میں پھر لاؤں گا" (آیت ۱۵)۔

جب یعقوب فدان آرام کو بھیجا گیا تو بھی برکت دُہرائی گئی (پیدائش ۲۸: ۱-۴)۔ خدا نے جو عہد ابرہام سے باندھا تھا (پیدائش ۱۷ باب) اس کا یہ تکرار ہے اور جب یعقوب فدان آرام سے واپس آیا اور اُس کا نام یعقوب سے اسرائیل ہوگیا تو بھی برکت پھر دُہرائی گئی (پیدائش ۳۵: ۹ سے ۱۲)۔

فصل چہارم - یہوداہ کی برکت

یعقوب کے بارہ بیٹے تھے جن سے اسرائیل کے بارہ فرقے پیدا ہوئے۔ یہ لوگ مصر کو گئے جہاں یوسف نے اُن کی پرورش کی۔ وہاں یعقوب نے اپنے مرنے سے پہلے اِن بارہ بیٹوں کو برکت دی۔ وہ برکت مسیحی نبوت تھی۔ اِس برکت میں یعقوب نے کنعان کی زمین کو تقسیم کیا گویا وہ اُس کے قبضہ میں آچکی تھی۔ اِس برکت میں اُس نے یہوداہ کو سب کا سردار ٹھہرایا اور اُس کی نسبت کہا گیا کہ قومیں اُس کی مطیع ہونگی اور وہ زمین کی نعمتوں سے مالامال ہوگا۔ اس برکت میں ابرہامی برکت کی توضیح کی گئی ہے۔ پہلی برکتوں میں تو صرف ایک ایک بیٹا چُنا گیا تھا لیکن اب اس برکت میں یعقوب نے اپنے کسی بیٹے کو خارج نہیں کیا۔ البتہ تین بڑے بیٹوں کو ادنیٰ درجہ دیا کیونکہ اُن کی سیرت میں نقص پایا گیا۔ حرامکاری اور ظلم اُن سے سرزد ہوئے۔ پھر بھی اُن کو کنعان کی زمین میں سے حصّہ دیا گیا۔ اِسی طرح ہر ایک بیٹے کو اُس کی سیرت کے مطابق حصّہ دیا گیا لیکن یہوداہ کو اُن سارے فرقوں کا صدر قرار دیا۔ جیسے اسرائیل قوموں کے لئے برکت کا وسیلہ مقرر کیا گیا تھا ویسے ہی یہوداہ اپنے فرقوں کے درمیان فاتح فرقہ مقرر ہوا (پیدائش ۴۹ : ۸ - ۱۲)۔

اِس برکت میں خاص بات موعودہ زمین ہے جہاں یعقوب ایک مسافر رہتا رہا۔ اب یہ فرقے اُس سرزمین کو وہاں کے اصلی باشندوں سے فتح کرکے تصرف میں لائیں گے۔ یہوداہ شیر ببر کی طرح ہراول بنے گا۔ یعقوب نے اُس کے مستقبل کو دیکھا اور کہا "یہوداہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی، اور نہ اس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا جب تک شیلوہ نہ آئے اور قومیں اُس

کی مطیع ہوں گی (آیت ۱۰)۔ اس کی تفسیر بحث کچھ لفظ شیلوہ پر موقوف ہے۔ انگریزی بائبل کے ترجموں نے اِس کو بڑے حروف میں لکھا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس سے اُنہوں نے مسیح کا نام مُراد لیا۔ لیکن یہ خیال مسیحی کلیسیا میں سولھویں صدی میں پیدا ہُوا۔ دیگر تراجم میں اس کے متفرق معانی لئے گئے۔ مثلاً :-

۱- یہ وہ شہر ہے جہاں یروشلیم کے چُنے جانے سے پیشتر مُقدس خیمہ رکھا گیا۔ اس کے مُطابق اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ان فرقوں کے سفر کا انجام شیلوہ ہوگا جو مُقدس زمین کا ایک شہر تھا جس کے فتح کرنے سے یہ یقین ہو جائے گا کہ فتح کا کام ختم ہُوا۔ یہوداہ جو فرقوں کا سردار تھا اُس کو میراث میں ملے گا۔ یہ متاخرین کی رائے ہے۔ متقدمین کی یہ رائے نہ تھی اور نہ اس کا کوئی ثبوت ہے۔

۲- اعراب کی ذراسی تبدیلی سے اس لفظ کے معنی "اُس کا بیٹا" ہو جاتے ہیں۔ "شیل" بمعنی بیٹا اور آخر کی ہ کے معنی اُس کا۔ یُوناتھن کے تارگم نے یہ معنی لئے اور دسویں صدی سے یہودی عُلما نے اس معنی کی تائید کی لیکن پُرانے عہدنامے میں کہیں ایسا لفظ نہیں ملتا۔ کالون صاحب کی یہی رائے تھی۔

۳- یہ مسیح کا نام ہے۔ یہ رائے پہلے پہل تالمود میں ملتی ہے کہ یہ مسیح کا نام ہے لیکن اس کی کوئی تشریح نہیں کی گئی۔ لیکن اس پر یہ اعتراض عائد ہوتے ہیں :-

(۱) اِس سے پیشتر کی پیشین گوئیاں اور مابعد چند صدیوں تک مسیح کی نسبت پیشین گوئیاں عام صورت رکھتی ہیں نہ کہ خاص صورت یعنی بتدریج

مسیح میں پوری ہوتی ہیں اور براہِ راست مسیح کا ذکر نہیں کرتیں۔

(ب) یعقوب کے خیال میں موعودہ زمین اور دشمنوں پر فتح پانے کا زیادہ خیال ہوگا۔ اُس نے اس میراث کو تقسیم کیا۔

(ج) علاوہ ازیں کسی دوسرے مقام میں یہ لفظ مسیح کا نام نہیں بتایا گیا۔

۴۔ لفظ شیلوہ کے معنی ہیں "وہ جس کا حق ہے"۔ اس کے مطابق اس جملے کے یہ معنی ہوں گے کہ یہوداہ سرداری کرے گا جب تک کہ وہ زمین فتح نہ ہو۔ اس کے بعد وہ دائمی امن و آرام کی زندگی بسر کرے گا۔

یوسف کی برکت میں ذکر ہے کہ وہ سب سے بڑھ کر زمین کی زرخیزی کا لطف اُٹھائے گا (پیدائش ۴۹: ۲۲-۲۶)۔

الغرض رفتہ رفتہ یہ فرقے ان برکتوں کے وارث ہوتے گئے۔ جب یشوع اور کالب کنعان پر فتحیاب ہوئے اُس کے بعد بھی یہ برکتیں ملتی گئیں۔ داؤد کی فتوحات اور سلیمان کی دولت سے یہ زیادہ افضل ہیں کیونکہ ان میں آخری نزول پر نظر ہے اور زمانہ کے آخر میں اس کی تکمیل ہوگی۔ جب مسیح آئے گا اور سب کچھ اُس کے پاؤں تلے آجائے گا اُس وقت یہوداہ اور اسرائیل کے بیٹے وہ ساری چیزیں حاصل کریں گے جو اُن کا حق ہے کہ دُنیا کی قومیں اُن کے مطیع ہوں۔ یہوداہ کے فرقے کا یہ وہ ببر شیر ہے جو آسمان کی کتاب کی مہر کھولتا ہے (مکاشفہ ۵: ۵ و ۲۲: ۱۶)۔ وہ فتح کرتا جائے گا جب تک کہ سب کچھ اُس کے مطیع نہ ہو۔

چوتھا باب

موسیٰ کے زمانہ کی مسیحی نبوّت

یعقوب کی برکت مصر کی اسیری کے زمانے میں عبرانیوں کی تسلی بخش اُمید تھی۔ اُس کی صداقت اُس وقت ظاہر ہونے لگی جب خداوند اپنے بڑھائے ہوئے بازو سے اُنہیں سمندر اور بیابان سے کوہِ سینا تک لے گیا۔

فصل اوّل، اسرائیل خدا کا بیٹا

یہوواہ اسرائیل کو اپنا پہلوٹھا بیٹا ٹھہراتا، قوموں کے درمیان اُسے میراث دیتا اور پدرانہ شفقت سے اُس کی خبر گیری کرتا ہے جب تک کہ وہ اُس سرزمین پر قبضہ نہیں کرتے۔

خدا نے موسیٰ کو اس مخلصی کے کام کے لئے مقرر کیا اور فرعون کے لئے اُس کو پیغام دیا گیا:۔

"تو فرعون سے کہنا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹھا ہے۔ اور میں تجھے کہہ چکا ہوں کہ میرے بیٹے کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت کرے....." (خروج ۴: ۲۲-۲۳)۔ اس حکم میں کل اسرائیلی بہ حیثیت مجموعی خدا کا بیٹا یا پہلوٹھا بیٹا ٹھہرے اور خدا نے اُن کی خاص حفاظت اور ہدایت کی۔ اس رشتہ کا مفصل ذکر موسیٰ کے گیت میں آیا ہے (استثناء ۳۲: ۶-۱۰، نیز مقابلہ کرو ہوسیع ۱۱: ۱، متی ۲: ۱۵)۔

فصل دوم - خدا کی سلطنت

خدا نے اسرائیل کو مصر سے مخلصی دے کر اپنی خاص میراث ٹھہرایا اور اُسے کاہنوں کی سلطنت اور مقدس قوم بنایا۔

جب قوم اسرائیل صحیح سلامت کوہِ سینا تک پہنچ گئی تو پہلی بات جو بنی اسرائیل کو بحیثیت قوم کہی گئی تھی وہ وعدہ تھا جو موسیٰ کے وسیلے دیا گیا۔

"اگر تم میری بات مانو اور میرے عہد پر چلو تو سب قوموں میں سے تم ہی میری خاص ملکیت ٹھہرو گے .... تم میرے لئے کاہنوں کی ایک مملکت اور ایک مقدس قوم ہو گے" (خروج ۱۹: ۳-۶)۔

یہ وعدہ اُس عہد کی بنیاد تھا جو خدا نے قوم اسرائیل سے باندھا۔ اگرچہ خدا ساری زمین کا مالک ہے تو بھی اُس نے ایک خاص قوم کو چنا جس پر وہ خاص طریقے سے حکومت کریگا۔ یوں دوسری مسیحی پیشینگوئی کی توضیح کی کہ وہ سِم کے ڈیروں میں رہے گا۔ اب وہ اسرائیل کی سلطنت کا خدا اور بادشاہ بنتا ہے اور یوں خدا کی سلطنت کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ بادشاہی کاہنوں یا مقدس قوم کی ہے۔ وہ پاک قوم ہیں کیونکہ اُن کا بادشاہ پاک ہے۔ وہ کاہن ہیں کیونکہ وہ دوسری قوموں کے لئے خدا کے نمائندے اور درمیانی ہیں۔ ابرہام کا برکت کا جو تیسرا عہد تھا، اُس کو زیادہ واضح کیا۔ ابرہام کے نزدیک جو ضروری امر تھا وہ موعود نسل تھا اور یعقوب کے لئے وہ موعود سرزمین تھی۔ لیکن اب جبکہ اسرائیل ایک قوم بن گیا تو خاص امر وہ رشتہ ٹھہرا جو خدا اور اسرائیل کے درمیان قائم ہوا۔ اس رشتہ کے وسیلے وہ قوموں کے لئے برکت کا باعث بن گئے یعنی وہ کاہنی اور شاہی خدمت بجا لائیں گے۔

قوم کی یہ کہانت عالمگیر کہانت تھی کیونکہ اب تک اسرائیل میں کہانت کا عہدہ مقرر نہ ہوا تھا۔ اس کے بعد جب کہانت کا عہدہ مقرر ہوا تو یہ عالمگیر کہانت منسوخ نہ ہو گئی جیسے ایک شاہی خاندان کے قائم ہونے سے اسرائیل کی عالمگیر سلطنت جاتی نہ رہی۔ یہی وعدہ مسیحی کلیسیا نے اپنے سے منسوب کیا۔

(۱-پطرس ۲: ۹ و افسیوں ۱: ۱۴ و ططس ۲: ۱۴ و کلسیوں ۱: ۱۲-۱۳)۔

کیونکہ مسیح ملکِ صدق کے طور پر بادشاہ اور کاہن تھا۔ قوم کی یہ کہانت لیوی، ہارون اور صدوق کے خاندانوں سے گذرتے ہوئے مسیح میں تکمیل پاتی ہے۔ اسی طرح قوم کی بادشاہی داؤد کے خاندان سے گذر کر جلال کے بادشاہ میں پوری ہوئی (مکاشفہ ۵: ۱۰ و ۱۹: ۱۱ وغیرہ)۔

فصل سوم - ظفریاب ستارہ

بلعام نے یہ ظاہر کیا کہ خدا کی سلطنت جہان کی قوموں سے الگ ہے۔ خدا اُس کا بادشاہ ہے۔ اُس میں بہت سے اشخاص شامل ہیں اور وہ سلطنت سب پر غالب آرہی ہے۔ اُس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ یہ ساری قوموں کو اپنے عصا کے نیچے لائے گی۔

حورب پہاڑ پر جو مکاشفہ ملا اُس میں دس احکام اور عہد کی کتاب عطا ہوئی اور خدا کا یہ لشکر منظم طور پر کنعان کو روانہ ہوا اور خدا کی سرکردگی میں چالیس برس بیابان میں بھٹکتے پھرنے کے بعد یہ لشکر دریائے یردن کے کنارہ پر آ خیمہ زن ہوا۔ یہاں اُن کو مضبوط قوموں سے مقابلہ ہوا۔ کنعان کا سارا ملک تیار ہو گیا کہ اُن کو دریائے یردن عبور کرنے سے روکے۔ یہاں ایک دوسری مسیحی پیشین گوئی کا موقع پیدا ہوا۔ یہ پیشین گوئی قوم اسرائیل کے کسی بزرگ بانی کی معرفت نہیں دی

گئی بلکہ ایک غیر قوم بنی بلعام نامی کے ذریعہ سے۔ یہ شخص مشرق کے نحر و مندوں میں گنا جاتا تھا۔ جس ملک میں وہ رہتا تھا وہاں کا دین دریائے نیل اور دریائے سندھ کے علاقہ جات کے دینوں سے بہتر اور پاکیزہ تھا۔ اُس نے یہوداہ کے عجیب کاموں کا ذکر سنا ہوا تھا۔ وہ شمعون مجوسی اور یہوداہ کی طرح خدا کا متلاشی تھا۔ لیکن لالچ نے اُس کو اندھا کر دیا۔ لوگ اُس کی برکتوں اور لعنتوں کو بہت موثر سمجھتے تھے۔

شاہِ موآب نے اسرائیل سے ڈر کر بلعام کو بلوایا اور کہا کہ وہ اسرائیل پر لعنت کرے اور اُس کو بہت انعام و اکرام دینے کا وعدہ کیا۔ بلعام نے خدا سے مشورت کی۔ خدا نے اُس کو جانے سے منع کیا لیکن وہ لالچ کے مارے جانے پر اصرار کرتا ہے اس لئے اُسے جانے دیا لیکن اُس نے اسرائیل پر لعنت نہ کی بلکہ برکت دی اور اُن برکتوں میں یہ تیسری پیشین گوئی پائی جاتی ہے۔ اِن برکتوں کا ذکر گنتی ۲۲: ۱-۱۲؛ ۲۳: ۷--۱۰ و ۲۰-۲۴، ۲۴: ۵-۹ و ۱۷-۱۹ و ۲۰-۲۴ میں پایا جاتا ہے؛ اور یہ پیشین گوئی ۲۴: ۱۷--۲۰ تک میں قلمبند ہے۔

"یعقوب میں سے ایک ستارہ نکلے گا، اور اسرائیل میں سے ایک عصا اُٹھیگا اور موآب کی نواحی کو مار مار کر صاف کر دے گا۔

اور یعقوب ہی کی نسل سے وہ فرمانروا اُٹھیگا جو شہر کے باقی ماندہ لوگوں کو نابود کر ڈالے گا۔"

جب وہ یہ ذکر کر چکا کہ خدا کی بادشاہی ادوم اور موآب پر فتح حاصل کریگی تو وہ دوسری قوموں کی طرف متوجہ ہوا (گنتی ۲۴: ۲۰-۲۴)۔

پہلی پیشین گوئی میں تو اسرائیل بلحاظ دیگر قوموں کے کاہن کی مانند ہے لیکن اس پیشین گوئی میں وہ بادشاہ کی مانند ہے۔ جن اقوام کا اس میں ذکر ہے

وہ دنیا کی اقوام کی گویا نمایندہ ہیں جو خدا کے اسرائیل کی مخالف ہیں۔ خدا کی عام سلطنت کا ذکر کرتے ہوئے وہ داؤد کے شاہی خاندان کے تصور کو بتاتا ہے جو ساری قوموں کو مطیع کرے گا اور پھر اُس کے شاہی عصا کی طرف نظر اُٹھاتا ہے جو داؤد ثانی یا ابنِ داؤد تھا۔

فصل چہارم - ابدی کہانت

فینحاس کی وفاداری کے صلہ میں اُس سے اور اُس کی اولاد سے ابدی کہانت کا عہد باندھا گیا۔

جب قوم اسرائیل کوہِ حوریب کے دامن میں خدا کے سامنے حاضر ہوئی تو اُن کو خدا نے جہان کی قوموں کے لئے کاہن اور بادشاہ بنایا۔ اس لئے اُن کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا تاکہ اُن کا امتیاز دوسری قوموں سے ہو سکے۔ اس تعلیم کے لئے اُن کو دس احکام یا دس کلمے ملے جن کی تفصیل کی گئی اور وہ تفصیل عہد کی چھوٹی کتاب کہلاتی ہے۔ (خروج ۳۴: ۱۲-۲۸)۔

پھر وہ شریعت دی جو عہد کی بڑی کتاب کہلاتی ہے (خروج ۲۰: ۲۳ سے ۲۳ باب کے آخر تک اور پھر احبار کی کتاب کی شریعت جس میں کاہنوں کے لئے خاص ہدایات ہیں۔ اس ساری شریعت میں کہانت پر زور ہے۔ اِس لئے فینحاس کی مستقل مزاجی اور وفاداری کے باعث اُس سے یہ ابدی عہد باندھا گیا۔

"سو تو کہدے کہ میں نے اُس سے صلح کا عہد باندھا اور وہ اُس کے لئے اور اُس کے بعد اُس کی نسل کے لئے کہانت کا دائمی عہد ہوگا کیونکہ وہ اپنے خدا کے لئے غیرتمند ہوا اور اُس نے بنی اسرائیل کے لئے کفارہ دیا" (گنتی ۲۵: ۱۲-۱۳)۔

مسیحی تصور اس میں یہ ہے کہ یہ ابدی کہانت ہوگی۔ اس لئے اُس کی تکمیل یہ مسیح

میں ہوتی ہے جو مَلِک صِدق کے طریق کا کاہن تھا۔ یُوں قوم کی اَبدی کہانت کو توضیح حاصل ہوتی۔

فصل پنجم۔ مُوسیٰ کی مانِند نبی

مُوسیٰ نے یہ پیشین گوئی کی کہ خُدا اُس کی مانند ایک نبی برپا کرے گا جس کو بولنے کا اِختیار خُدا کی طرف سے ملے گا اَور جو اُس کی بات نہ مانے گا اُس کو سزا ملے گی۔

ماقبل چار پیشینگوئیوں میں کسی نہ کسی قدر ابرہام کے عہد کی تشریح پائی جاتی ہے لیکن اِستثنا کی کتاب نے محبّت کے رِشتے پر زور دیا جو خُداوند اَور اُس کی اُمّت کے درمیان ہے (اِستثنا ۱۰ : ۱۵)۔

مُوسیٰ کی معرفت جو پیشین گوئی ہُوئی وہ پہلی پیشین گوئیوں سے متفرق ہے۔ وہ عام تھیں، یہ خاص ہے "خُداوند تُمہارا خُدا تُمہارے لئے تُمہارے ہی بیچ سے یعنی تُمہارے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تُم اُس کی سُننا ... اپنا کلام اُس کے مُنہ میں ڈالُونگا اَور جو کُچھ میں اُسے حکم دُوں گا وہی وُہ اُن سے کہے گا ... جو کوئی ان باتوں کو ... نہ سُنے تو میں اُن کا حساب اُس سے لُوں گا" (اِستثنا ۱۸ : ۱۶-۱۹)۔

اُس نبی کے یہ خواص اِس پیشینگوئی میں بیان ہُوئے ہیں۔

(۱) وہ اِسرائیلی ہو۔ (۲) وہ مُوسیٰ کی مانند ہو۔ (۳) خُدا کی جانب سے کلام کرنے کا اِختیار اُسے مِلا ہو۔

بنی اسرائیل کی تاریخ میں کوئی دُوسرا ایسا نہیں گذرا جو مُوسیٰ کے برابر یا اُس سے اعلیٰ ہو جب تک کہ مسیح ظاہر نہ ہُوا۔

یُوحنّا بپتسمہ دینے والے نے اِس امر کو تسلیم کیا (یُوحنّا ۱ : ۱۵-۲۸)۔

فلپّس نے یسُوعؔ سے مُلاقات کرنے کے بعد نتھانی ایل سے یہ کہا جس کا ذکر مُوسیٰ نے توریت میں اَور نبیوں نے کیا ہے وہ ہم کو مل گیا" (یُوحنّا ۱ : ۴۵)۔

سامری عورت نے یسُوع کو مسیح یعنی وُہ نبی سمجھا (یُوحنّا ۴ : ۲۹)۔

جھیل گلیل کے کنارے بھیڑ نے چلّا کر یہ کہا "جو نبی دُنیا میں آنے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے" (یُوحنّا ۶ : ۱۴)۔

خُداوند یسُوعؔ نے فریسیوں کو یہ کہا "اگر تُم مُوسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے اِس لئے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا ہے۔ جب تُم اُس کے نوشتوں کا یقین نہیں کرتے تو میری باتوں کا کیونکر یقین کرو گے؟" (یُوحنّا ۵ : ۴۶ و ۴۷)۔ رسُولوں نے بھی یسُوعؔ کو مُوسیٰ کی مانند نبی سمجھا چنانچہ پطرس نے مُوسیٰ کی پیشینگوئی کو یسُوعؔ سے منسُوب کیا (اعمال ۳ : ۲۲-۲۶)۔ اِسی طرح بُزرگ سِتفنُس نے (اعمال ۷ : ۳۷)۔

عبرانیوں کے تیسرے باب میں مُوسیٰ اَور یسُوعؔ کی مشابہت کا بیان آیا ہے۔

یہاں ایک اعتراض کا ذکر کرنا بھی مناسب ہوگا۔ وہ یہ ہے کہ اِستثنا کے مذکُورہ بالا مقام میں براہِ راست مسیح کی پیشینگوئی نہیں بلکہ نبیوں کے سِلسلے کی پیشینگوئی ہے۔ اِس لئے پہلی پیشینگوئی کی طرح یہ بھی عام ہے نہ کہ خاص۔ اگر یہ خاص پیشینگوئی مان جائے تو مُوسیٰ کے مابعد نبیوں کے بارے میں کوئی سند نہ رہے گی۔

لیکن یہ اعتراض دُرست نہیں کیونکہ سامریوں نے مسیح کے آنے کی اُمید کی بِنا یہی پیشین گوئی سمجھی کیونکہ وُہ مابعد انبیا کو ردّ کرتے تھے۔

سیاق وسباق عبارت بھی اس کا ممِدّ ہے کہ یہاں ایک خاص نبی کی پیشینگوئی

ہے کیونکہ اس نبی کے بارے میں نہ صرف یہ لکھا ہے کہ وُہ اسرائیل میں سے نکلے گا بلکہ مُوسیٰ کے مشابہ ہو گا۔ یہ تو سچ ہے کہ توریت میں نبیوں کے سلسلے کی کوئی پیشین گوئی نہیں۔ اُس کی ضرورت بھی نہ تھی کیونکہ مابعد نبوّت کا اِنحصار توریت کی سند پر نہ تھا کیونکہ خُدا جس نے مُوسیٰ کو بھیجا وُہ اسی طرح دُوسرے انبیاء کو بھیج سکتا ہے۔ توریت میں صرف کاہنوں کے سلسلہ کا ذکر ہے۔ انبیاء اور بادشاہوں کے سلسلہ کا ذکر نہیں۔ خُدا جس کو چاہتا تھا اُسے مقرّر کرتا تھا۔ مُوسیٰ کا عُہدہ کسی کے وِرثہ میں نہ آیا اور سموئیل کے زمانہ تک کوئی نبی مُوسیٰ کے بعد برپا نہ ہُوا اس لئے ایسے سِلسلے کی پیشین گوئی کی کچھ ضرورت نہ تھی۔

فصل ششم۔ برکت اور لعنت

خُدا کی عدالت کا مسئلہ اس الٰہی تعلیم سے صادر ہُوا جو کئی طرح سے دی گئی اور جو برکتیں اور لعنتیں اُس تعلیم سے مُلحق ہُوئیں اُن سے اس تعلیم پر الٰہی مُہر لگ گئی۔ توریت میں عدالت کے چار مُختلف بیان پائے جاتے ہیں جو شریعت کے ساتھ پیوستہ ہیں۔ سب سے سادہ بیان عہد کی بڑی کتاب میں ملتا ہے۔ (خرُوج ۲۳ : ۲۰-۳۳) پھر عہد کی چھوٹی کتاب میں (خرُوج ۳۴ : ۱۲-۲۸) جس کا تعلق مُوسیٰ کے گیت سے ہے (استثنا ۳۲ ب)۔ پھر استثنا کی کتاب میں ان برکتوں اور لعنتوں کا شُمار دیا گیا ہے۔ (استثنا ۲۷ و ۲۸ باب)۔ اسی طرح احبار کی کتاب کے چھبیسویں [۲۶] باب میں ہے)۔

ان برکتوں کا ذکر نبیوں نے بار بار کیا۔ ان کی بنیاد یعقُوب کی برکتیں ہیں (پیدائش ۴۹ باب)۔ اسی طرح مُوسیٰ کی لعنتیں اُن پیشین گوئیوں کی بنیاد ہیں جو الٰہی عدالت کے بارے میں کی گئیں (استثنا ۳۲ : ۲۰-۴۲ و ملاکی ۴ باب)۔

اِستثنا کی کتاب میں لعنتوں کا مفصّل بیان ہے۔ اُن کے آخر میں ایک عام پیشین گوئی ہے (استثنا ۲۸ : ۶۳ - ۶۸)۔

پھر احبار کی کتاب میں شریعت کے توڑنے والوں پر لعنتیں مذکور ہیں (احبار ۲۶ : ۱۶ - ۴۵)۔

توریت میں جن پیشین گوئیوں کا ذکر ہُوا اُنہیں ہم چار اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں:-

(۱) آدم کے زمانے کی پیشینگوئیاں (۲) نُوح کے زمانے کی پیشین گوئیاں
(۳) ابرہام کے زمانے کی پیشینگوئیاں (۴) مُوسیٰ کے زمانے کی پیشین گوئیاں

چوتھی، پانچویں اور چھٹی پیشنگوئیاں تیسری پیشینگوئی کی توضیح و توسیع ہیں۔ اِس مسیحی نبُوّت کے دو سِلسلے ہیں۔ ایک کو ہم انسانی کہیں گے اور دُوسرے کو الٰہی۔ اِنسانی سِلسلہ تو یہ ہے کہ عورت کی نسل سانپ پر فتح پائے گی اور الٰہی سِلسلہ یہ ہے کہ خُداوند آسمان سے اُتر کہ سِم کے ڈیروں میں بسے گا تاکہ ایمان داروں کو برکتیں دے اور دُشمنوں کو سزا۔ برکت کے دو وسیلے ہیں۔ اوّل ابرہام کی نسل۔ دوم کنعان کی زمین یا ابرہام کی نسل یہوُداہ کے فرقے کے شیر ببر کے وسیلے سے اور کنعان کی زمین بطور اسرائیل کی میراث کے۔

برکت کی بھی دو صُورتیں ہیں (۱) مُقدّس کاہنی شاہی اُمّت یعنی ابنِ خُدا کی خِدمت۔ (۲) اور خُدا کی ظفریاب سلطنت کی اعلیٰ حکُومت۔ مُوسیٰ ثانی کی نبیانہ خِدمت کے وسیلے خُدا کا مکاشفہ تکمیل کو پہنچے گا اور خُدا کی اُمّت کے لئے اَبدی وفادار کہانت قائم ہوگی۔

مسیحی نبُوّت کا یہ عام خاکہ اور بنیاد ہے جس پر مابعد نبُوّت کی تعمیر ہُوئی۔ وُہ ایک دُوسرے سے الگ الگ ہیں اور اُن کو ہم اب تک مُطابقت نہیں دے سکتے۔

مسیح کی پہلی آمد نے بہت پیشین گوئیوں کی تشریح کر دی اِسی طرح مسیح کی آمدِ ثانی سے باقی پیشین گوئیوں کی تشریح ہو جائے گی۔

پانچواں باب

داؤد کے زمانے میں مسیحی تصوّر یا مسیح کی نسبت پیشین گوئی

قاضیوں کے زمانے میں مسیحی خیال و تصوّر میں کچھ ترقی نہ ہوئی۔ کنعان کی فتح کے بعد قوم کی یکتائی جاتی رہی۔ مُلک کی دُوسری قوموں کی تاثیر کے ذریعہ بنی اسرائیل کی رُوحانی حالت بگڑ گئی۔ اِس عرصہ میں مُوسوی شریعت کے ماننے وغیرہ کا کچھ ذکر نہیں آتا۔ پھر بھی خُدا نے اُن کو نہ چھوڑا۔ گاہے گاہے خُدا کا رُوح بعض بہادروں پر اُترا اور اُنھوں نے اپنے دُشمنوں پر زبردست فتُوحات حاصل کیں۔ رفتہ رفتہ اسرائیل کے دُشمن گھٹ گئے۔ قاضیوں کے زمانے کے آخر میں صرف فلسطی مخالف رہ گئے۔

اُس وقت ایلی سردار کاہن شیلوہ میں تھا اور اُس کے دو بیٹے حفنی اور فنحاس اُس کے مددگار تھے۔ لیکن وہ ایسے بے دین تھے کہ خُداوند کی عبادت میں بے عزّتی ہوئی اور لوگ قُربانی چڑھانے سے نفرت کرنے لگے۔ یہ اپنی بے دینی کے باعث اپنے باپ کے گھرانے کی تباہی کا باعث ہوئے۔ اِسی موقع پر ایک پیشین گوئی ہوئی جس کا خاص تعلق تو ایلی کے گھرانے اور کہانت کے بدلنے سے ہے لیکن مسیحی زمانہ کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ایماندار فنحاس کے خاندان میں

اَبدی کہانت ہو گی۔

فصل اوّل ۔ وفادار کہانت

ایلی کے بے ایمان خاندان کی جگہ ایماندار کہانت قائم ہو گی اور ممسوح بادشاہ کے آگے ہمیشہ خدمت کرے گی۔

"مَیں اپنے لئے ایک وفادار کاہن برپا کروں گا جو سب کچھ میری مرضی اور منشا کے مُطابق کریگا اور مَیں اُس کے لئے ایک پایدار گھر بناؤں گا، اور وہ ہمیشہ میرے ممسوح کے آگے آگے چلے گا" (۱۔سموئیل ۲: ۳۵ و ۳۶)۔

اس پیشین گوئی نے کہانت کو ایلی کے خاندان سے ہٹا کر ایک دُوسرے خاندان میں منتقل کر دیا۔ یہاں کہانت کا سلسلہ تنگ ہو کر فنحاس کے خاندان تک محدود ہو گیا (گنتی ۲۵: ۱۲ و ۱۳) جیسے عیسَو اپنے بھائی یعقوب کی خدمت کریگا ویسے ایلی کا خاندان اس دُوسرے خاندان کی خدمت کرے گا (پیدائش ۲۷: ۲۹)۔

اس پیشین گوئی میں ذکر ہے کہ وہ میرے ممسوح کے آگے آگے چلے گا لیکن یہ ممسوح کاہن ممسوح نہیں ہو سکتا بلکہ اُس کا اشارہ ممسوح بادشاہ کی طرف ہے جس کا رفیق یہ ممسوح کاہن ہو گا۔ یہ بھی عام مسیحی پیشین گوئی ہے جس کی تکمیل ۱۔سلاطین ۲: ۳۵ میں ہُوئی "اور صدوق کاہن کو بادشاہ نے ابیاتر کی جگہ رکھا" (نیز دیکھو حزقی ایل ۴۴: ۱۵)۔

فصل دوم ۔ ہمہ دان حاکم

خُداوند ہمہ دان قاضی ہے۔ وہ کمزوروں کا حامی اور انصاف کرنے والا ہے۔ وہ کُل زمین کی عدالت کرتا ہے۔ وہ اسرائیل کے بادشاہ کو سرفراز کرے گا۔

خُدا نے بنی اسرائیل کو ایک نئے زمانہ کے لئے تیار کیا۔ اُس نے دیندار خُدا ترس حنّہ کو چُنا جس کے بطن سے وُہ نبی پیدا ہُوا جس سے داؤد کے زمانہ کا آغاز ہُوا۔

اس عطیہ کی شکرگذاری کا اظہار حنّہ کے ایک گیت میں کیا اور خُدا کے رُوح کے الہام سے اُس کو ہمہ دان قاضی کا تصوّر حاصل ہُوا۔ اس گیت کی گونج مُبارک مریم کے گیت میں سُنائی دیتی ہے۔ اس گیت میں ایک نئے زمانہ کا صاف بیان ہے جس میں یہ ہمہ دان قاضی آدمیوں کے اعمال کو تولتا اور اِنسانوں میں جو غیر مُساوات پائی جاتی ہے اُس کی تلافی کرتا ہے۔

"خُداوند خُدا ہی علیم ہے.... خُداوند زمین کے کناروں کا انصاف کرے گا۔ وُہ اپنے بادشاہ کو زور بخشے گا اور اپنے ممسُوح کے سینگ کو بُلند کرے گا۔" (۱-سموئیل ۲: ۱-۱۰)۔

اس عدالت میں خُداوند کی حکُومت اِسرائیل میں ایک بادشاہ کو سربُلند کرے گی۔ شاہی خاندان کے بارے میں پیشینگوئیاں تھیں۔ ان کی تکمیل اب شروع ہونے لگی۔ سموئیل پہلے پہل مُوسیٰ کی مانند نبی تھا جو نبیوں کے سِلسلہ یا خاندان کا بانی ہُوا۔ وُہ پھر قاضی یا حاکم بھی بنا اور آخر کار حکُومت کا بوجھ اُس نے اُتار دیا اور نبی کا کام کرتا رہا۔ نبی اِسرائیل کو مُلکی حالات نے مجبُور کیا کہ وُہ ایک بادشاہ کے لئے تقاضا کریں۔ اور جب عہد کا صندُوق اسیر ہوگیا اور شیلوہ برباد ہُوا تو اس تقاضا نے زور پکڑا اور بنی اِسرائیل سموئیل اور خُداوند کے خلاف سرکشی پر آمادہ ہُوئے کہ وُہ اُنہیں ایک بادشاہ اور شاہی خاندان دے تاکہ وُہ بھی دُوسری قوموں کی طرح مُتحد اور منتظم قوم بن جائیں۔ اگرچہ خُدا کا مقصد اور مُوسوی شریعت کا منشا یہ تھا کہ ایسا کیا جائے لیکن ان کا یہ تقاضا قبل از وقت تھا۔ چنانچہ ساؤل بادشاہ ہونے کے لئے عارضی طور پر چُنا گیا اور ساؤل کے وقت سے نیا انتظام

اور نیا زمانہ شروع ہُوا۔ اگرچہ ساؤل بادشاہ تھا لیکن سموئیل مُلکی اور دینی دونوں اُمور میں اِختیار رکھتا تھا۔

جب داؤد ممسُوح ہُوا تو وُہ صیحُون کے تخت پر متمکّن ہُوا۔ پھر جب عہد کے صندُوق کو وہاں لے گئے اور یروشلیم میں قوم کا دینی اور مُلکی اِتحاد ہُوا اُس وقت سے مسیحی نبُوّت کا بھی نیا زمانہ شرُوع ہُوا۔

فصل سوم۔ داؤد کے ساتھ عہد

خُداوند نے داؤد کے خاندان کو اپنا بیٹا قرار دیا جسے وُہ اُس کے گُناہ کے باعث اِنسانوں کے ذریعہ سزا دِلوائیگا لیکن اُسے وُہ مُطلقاً ترک نہ کرے گا۔ اُس نے وعدہ کیا کہ وُہ داؤد کی نسل کو ایک اَبدی خاندان بنائے گا اور اُس گھر میں رہیگا جو اُس کی بزرگی کے لئے بنایا جائے گا۔

اس عہد کا موقع وُہ تھا جب داؤد کے دِل میں یہ خواہش پیدا ہُوئی کہ یروشلیم میں خُدا کے لئے گھر بنائے۔ اس وقت، ناتن نبی داؤد کے پاس آیا اور اُس نے کہا۔

"مَیں تیرے بعد تیری نسل کو جو تیری صُلب سے ہوگی کھڑا کر کے اُس کی سلطنت کو قائم کرُوں گا۔ وُہی میرے نام کا ایک گھر بنائیگا اور مَیں اُس کی سلطنت کا تخت ہمیشہ کے لئے قائم کرُوں گا۔ اور مَیں اُس کا باپ ہُوں گا اور وُہ میرا بیٹا ہوگا۔ اگر وُہ خطا کرے تو مَیں اُسے آدمیوں کی لاٹھی اور بنی آدم کے تازیانوں سے تنبیہ کرُوں گا۔ پر میری رحمت اُس سے جُدا نہ ہوگی۔" (۲-سموئیل ۷: ۱۱ سے ۱۶ نیز دیکھو ۱-تواریخ ۱۷: ۱۰-۱۴)۔

اس پیشین گوئی میں تین عناصر پائے جاتے ہیں :-

اوّل - داؤد کے خاندان کی اَبدی حکومت ۔

دوم - داؤد کی نسل کا خُدا کے لئے گھر بنانا ۔

سوم - داؤد کی نسل کو خُدا کے بیٹے کا درجہ مِلا جسے وُہ پدرانہ تنبیہ بھی کرے گا ۔ مابعد نبوّت کی بنیاد اِنہی تین عناصر پر رکھی گئی بلکہ جو پیشینگوئیاں اس سے پیشتر مذکور ہُوئیں اُن کی توضیح اس میں پائی جاتی ہے مثلاً :-

(۱) بلعام نے یہ پیشین گوئی کی تھی کہ یعقوب سے ایک عصا اور ایک ستارہ نکلے گا - وُہ عصا داؤد کے خاندان میں ہوگا - یعقوب نے یہوداہ کے شیر ببر کی پیشین گوئی کی تھی - اب وُہ بیت لحم کا شیر ببر ظاہر ہوا - داؤد کا تخت یعقوب کے عصا سے زیادہ بلند ہے اور اُس کی فتوحات بھی یہوداہ کی فتوحات سے بڑھکر ہیں - پھر بھی اب تک یہ پیشین گوئی عام ہے ۔

(۲) خُداوند کے گھر کی تعمیر سِم کی برکت کی توضیح وتشریح ہے - یہوواہ نہ صرف سِم کے خیموں میں رہے گا اور اسرائیل کے فرقوں کے درمیان اُن کا بادشاہ اور خُدا ہوگا بلکہ اُس کا مسکن یروشلیم میں ہوگا یعنی اُس ہیکل میں جسے داؤد کی نسل تعمیر کرے گی - یہاں خاص سلیمان کا ذکر نہیں کہ وُہ اُس گھر کو بنائے گا بلکہ عام طور پر داؤد کی نسل - خُداوند کی ہیکل اَبدی ہوگی اور داؤد کی نسل بحیثیت مجموعی اُس ہیکل کی نگہبان ہوگی - یہ پیشین گوئی اُس ہیکل میں تکمیل نہیں پاتی جو سلیمان نے بنائی بلکہ سلیمان کی ہیکل ایک اَور اعلےٰ ہیکل کی طرف اشارہ کرتی تھی -

(۳) ناتن کی پیشین گوئی میں اعلےٰ تصوّر بیٹے کا رشتہ ہے جب بنی اسرائیل مصر سے نکلے اُس وقت یہوواہ نے اسرائیل کو اپنا بیٹا کہا - اب یہ رشتہ داؤد اور اُس کی نسل میں محدود ہوگیا - اِس رشتے میں دو باتیں شامل ہیں : تنبیہ اَور رحمت ،

اگرچہ تواریخ کی کتاب میں تنبیہ کا ذکر نہیں ملتا -

بعضوں نے سمجھا کہ یہ پیشین گوئی سلیمان میں پُوری ہُوئی - ہاں بیشک سلیمان میں جُزوی طور پر پُوری ہُوئی لیکن اس کی تکمیل ابنِ داؤد یعنی خُداوند مسیح میں ہُوئی - داؤد کی نسل خُدا کا گھر بناتی ہے جس کا آغاز سلیمان نے کیا - وُہ ہیکل برباد ہُوئی - زرو بابل نے اُس کو از سرِ نَو تعمیر کیا ، لیکن اُس وقت بھی تکمیل نہ ہُوئی - اُسے بھی انطاکیوس اپی فینس نے ناپاک کیا - لیکن یسُوع مسیح میں اُس کا کمال ظاہر ہُوا ، جب خُدا انسانیت میں آ بسا اور اس انسانیت کو خُدا کے دہنے ہاتھ جگہ مِلی -

داؤد کی بڑی اُمّید اور اُس کے غور و فکر کا مضمون یہی عہد تھا (۲ سیموئیل ۲۳ : ۱-۷) -

داؤد اور اُس کے بیٹے سلیمان کی زندگی مسیحی تصوّر کا ایک نشان یا نمونہ تھے -

فصل چہارم - فاتح بادشاہ

زبور ۱۱۰ میں خُداوند نے مسیح سے قسم کھا کر کہا کہ وُہ اُس کو ملکِ صدق کے طریق پر کاہن بادشاہ کی طرح اپنے دائیں ہاتھ بٹھائے گا - یہ پیشین گوئی ابنِ داؤد کے بارہ میں ہے اور اِس میں اُس پیشین گوئی کی تشریح ہے جو ناتن نبی نے کی تھی -

اِس مزمُور کے دو حصّے ہیں اَور ہر حصّے میں پانچ پانچ مصرعے پائے جاتے ہیں - پہلے حصّہ میں یہ ذکر ہے کہ خُدا نے مسیح کو اپنے دائیں ہاتھ پر سرفراز کیا اور وُہ تخت بخشا جو اُس کے سارے دشمنوں پر فوق رکھتا تھا - وُہ رتھ میں سوار

ہو کر اپنے لشکر کے ساتھ روانہ ہوتا ہے۔ دُوسرے حصّہ میں یہ ذکر ہے کہ خُدا قسم کھا کر مسیح کو ملک صِدق کی طرح کاہن اَور بادشاہ بناتا ہے اَور وُہ اپنے دشمنوں کو چکنا چُور کرتا ہے۔ اس پیشین گوئی میں کہانت کو بادشاہی کے ساتھ ملا دیا ہے اَور یُوں مسیح بادشاہ اَور کاہن ہو کر اسرائیل پر جو کاہنوں کی شاہی اَور مقدّس قوم تھی بادشاہی کرتا ہے۔ یہ مسیح بادشاہ بھی ہے اَور کاہن بھی۔ اس پیشین گوئی کی تکمیل بھی خُداوند مسیح میں ہوئی۔ دیکھو عبرانیوں ۷ باب نیز مقابلہ کرو متّی ۲۲: ۴۱ (مرقس ۱۴: ۶۲ اَور لُوقا ۲۰: ۴۲ سے)۔

فصلِ پنجم۔ تخت نشین مسیح

زبُور ۲ میں مسیح صیہوُن میں تخت نشین نظر آتا ہے۔ وُہ بحیثیت بیٹے کے اُس کے دائیں ہاتھ بیٹھا ہے۔

اِس مزمُور کے پہلے حِصّہ میں یہ ذکر ہے کہ قومیں اُس کی مخالفت میں بندشیں باندھ رہی تھیں۔ دُوسرے حصّہ میں مسیح خُود متکلّم ہے اَور وُہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ خُدا نے مجھے اپنا بیٹا بنایا۔ اِس میں زبُور ۱۱۰ اَور ۲ سموئیل ۷ باب کی طرف اشارہ ہے۔ زبُور ۱۱۰ میں تو یہ مسیح بادشاہ سوار ہو کر آ رہا تھا۔ اَب وُہ فتحیاب ہو کر خُدا کے دائیں ہاتھ صیحُون کے تخت پر بیٹھا ہے اَور دشمنوں کو تنبیہ کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ مقابلہ کرو اعمال ۱۳: ۳۳ و رُومیوں ۱: ۴ عبرانیوں ۱: ۵ بمقابلہ ۲ سموئیل ۷ و اعمال ۴: ۲۵ کا۔

فصلِ ششم۔ راستباز بادشاہ

مزمُور ۷۲ میں مسیح بادشاہ راستی، رحم اَور صُلح سے سلطنت کرتا معلُوم ہوتا ہے اَور قومیں اُس کی اِطاعت کرتی ہیں۔ وُہ عالمگیر برکت کا چشمہ اَور مقصد ہے۔

سلیمان کے زمانہ میں اُس کی جُزوی تکمیل ہُوئی۔ قوموں کے برکت پانے کی جو پیشگوئی تھی اُس کی کُچھ توضیح اس میں پائی جاتی ہے۔ یہاں لوہے کا عصا ملاپ اَور صُلح کے عصا سے مبدّل ہو جاتا ہے۔ اس کی تکمیل بھی خُداوند مسیح میں ہو گی جب دُنیا کی ساری بادشاہیاں اُس کی ہو جائیں گی۔

فصلِ ہفتم۔ مسیح کی شادی

زبُور ۴۵ میں یہ نظارہ پیش کیا گیا ہے کہ یہ عظیم الشّان بادشاہ دُلہا کی طرح نِکلتا ہے کہ قوموں کو اپنی عرُوس اَور دُلہن بنا کر خُوشی مناتے۔ اس مزمُور کی تصنیف کا وُہ موقع تھا جب یورام شاہ یہوداہ نے اسرائیل کی شاہزادی عتلیاہ سے شادی کی۔ اِس میں مزمُور ۲ کی توسیع ہے۔ وہاں تو یہ تصوّر پیش کیا گیا تھا کہ مسیح ساری قوموں پر حکومت کرتا ہے۔ مزمُور ۷۲ میں یہ نظارہ دکھایا گیا تھا کہ مسیح بادشاہ کے ذریعہ قوموں کو کیسی بڑی برکتیں ملتی ہیں۔ مزمُور ۴۵ میں یہ پیش کیا گیا کہ اِس مسیح کا قوموں سے وُہ رِشتہ تھا جو شوہر کا بیوی سے ہوتا ہے۔

یہ مسیح دُلہا کی مانند ہے اَور خُدا کا بیٹا۔ اِس لئے اس کی عظمت و شوکت الٰہی جلال کو منعکس کرتی ہے۔ اِس کے ساتھ مقابلہ کرو عبرانیوں ۱: ۹ کا۔ اَور اِس شوہر اَور بیوی کے رِشتہ کے لئے دیکھو یُوحنّا ۳: ۲۹ و افسیوں ۵: ۲۵ و مکاشفہ ۱۹: ۷ تا ۹۔

فصلِ ہشتم۔ خُداوند کا مخلصی دہندہ کی صُورت میں آنا

خُداوند اپنے ممسُوح کی مخلصی کے لئے آتا اَور اُس کے دشمنوں کو اُس کے مُطیع کرتا ہے اَور اُس کی سلطنت کو توسیع دیتا ہے۔

زبور ۱۸ نہایت اعلےٰ مزمور ہے۔ یہ مزمور کچھ تبدیلی کے ساتھ ۲۔سموئیل ۲۲ باب میں پایا جاتا ہے۔ خدا مزمور نویس کو خلاصی دینے کے لئے آتا ہے اور داؤد کو سرفراز کرکے اُس کے دشمنوں کو اُس کے مطیع کرتا ہے (۲۔سموئیل ۲۲: ۴۴-۵۱ و زبور ۱۸: ۴۳-۵۰)۔

فصل نہم ۔ خداوند فتحمند بادشاہ

زبور ۲۴ میں خداوند ربّ الافواج مقدس شہر میں فتحیاب بادشاہ کی طرح داخل ہوتا ہے۔

جب داؤد نے عہد کے صندوق کو عوبید آدوم کے گھر سے یروشلیم میں بڑی دھوم دھام کے ساتھ منگوایا (۲۔سموئیل ۶ باب ۱۔تواریخ ۱۵ باب) تو وہ اسرائیل کی تواریخ میں ایک نیا زمانہ تھا۔ اس کے ذریعہ خداوند اور داؤد کے خاندان کا مسکن اکٹھا ہوگیا۔ اس مزمور کا دوسرا حصہ خاص اسی واقعہ کو مدِ نظر رکھ کر بنایا گیا۔ یہ مزمور سوال وجواب کے طور پر ہے اور ایک کورس ہے۔

کورس ۲۴: ۷۔سوال ۲۴: ۸ (پہلا حصہ) جواب ۲۴: ۸ (دوسرا حصہ)۔

کورس ۲۴: ۹۔سوال ۲۴: ۱۰ (پہلا حصہ)۔جواب ۲۴: ۱۰ (دوسرا حصہ)۔

خداوند کا فتحمندانہ صیحون میں داخل ہونا یسوع مسیح کے صعود کا نمونہ ہے۔

فصل دہم ۔ کامل انسان

کامل انسان کا تصور یوں پیش کیا گیا کہ وہ اپنی فروتنی یا تجسم کے ایام میں فرشتوں کی شان وشوکت کے لحاظ سے کم وادنیٰ تھا لیکن وہ ساری مخلوقات پر آخرکار حکومت کرنے کے لئے سرفراز ہوا۔ زبور ۸ میں یہ تصور پایا جاتا ہے۔

زبور ۸: ۵ میں اُردو کے ترجمہ میں یوں لکھا ہے۔

"تو نے اُسے خدا سے کچھ ہی کمتر بنایا ہے لیکن عبرانی ۲: ۷ میں جو حوالہ دیا گیا ہے اُس میں یہ ترجمہ ہے "تو نے اُسے فرشتوں سے کچھ ہی کم کیا" اور یہ ترجمہ ترجمے سے غالباً بہتر ہے۔ اس مزمور میں وہی خیال ظاہر کیا گیا جو پیدائش (۱: ۲۶-۳۰) میں پایا جاتا ہے۔ اگرچہ اُس کی عظمت الہٰی ہستیوں یا فرشتوں سے کچھ ادنےٰ تھی پھر بھی اُس کو ساری خلقت پر حکومت عطا ہوئی۔ انسان کی یہ حکومت خدا کا خاص عطیہ تھا جس کے حصول کی خاطر اُسے ساری عمر جدوجہد کرتا تھا۔ یہ تصور آدم ثانی میں پورا ہوا اور اسی وجہ سے اُس نے ابن آدم کا لقب اپنے لئے پسند کیا جو انجیل میں قریباً ۵۰ دفعہ آیا ہے۔ اگر اس تکرار کو شامل کریں تو ۸۰ دفعہ۔ اس لقب میں یسوع کی فروتنی اور بحیثیت آدم ثانی اس کا انجام ظاہر کیا گیا۔

فصل یازدہم ۔ یہ انسان کامل موت میں بھی فتحمند ہے

۱۶ مزمور مسیحی تصور سے بھرا ہے۔ اس میں ذکر ہے کہ انسان کو اس زندگی میں بھی خدا کی شفقت حاصل ہے اور مرنے کے بعد وہ خدا کی شراکت میں رہتا ہے۔ یہاں اُس کے جی اُٹھنے کا تو کچھ ذکر نہیں البتہ پطرس اور پولُس رسولوں نے اس مزمور کو مسیح کے جی اُٹھنے سے منسوب کیا (اعمال ۲: ۲۷ و ۱۳: ۲۵)۔

مزمور نویس کی اُمید کی بنیاد یہ ہے کہ خدا اُس کی پناہ گاہ ہے اور وہ مستقبل پر بڑے توکل سے نظر ڈالتا ہے۔ وہ یہ توقع نہیں رکھتا کہ وہ موت سے بچ جائے گا۔ لیکن اُسے یہ یقین ہے کہ جب وہ پاتال (عالمِ ارواح) میں جا اُترے گا تب بھی خدا اُسے ترک نہ کرے گا۔ وہ نیست نہ ہوگا بلکہ زندگی کی راہ پائے گا اور خدا

کی حضوری کا حظ اُٹھائے گا۔ مزمور نویس کے دِل میں قیامت کا خیال تو نہیں لیکن یہ خیال ہے کہ مَوت کے بعد بھی خُدا کے ساتھ شراکت رکھنے کا تجربہ اُسے حاصل ہوگا۔ یہ تصورِ مسیحی تصوّر ہے جس کی تکمیل پہلے پہل تو اُس اِنسان میں ہوتی ہے جس سے خُدا بالکل خُوش تھا۔ پہلے پہل یسُوع مسیح کی قیامت کے ذریعہ یہ اُمید نوعِ انسان کے لئے ممکن اور آخرکار ایک حقیقت ہو گئی۔

داؤدی زمانہ میں مسیحی تصوّر کے اِلٰہی اور اِنسانی دونو پہلوؤں میں ترقّی ہُوئی۔ نوعِ انسان کی عظمت فرشتوں سے کُچھ کم ہوگی لیکن مخلُوقات پر اُسے حکُومت حاصل ہوگی۔ دیندار اِنسان کو خُدا کی خاص مہربانی حاصل ہوگی اور وُہ مہربانی مَوت کے بعد بھی جاری رہے گی۔ داؤد کے خاندان کا بادشاہ مسیحی تصوّر کا خاص وسیلہ بن گیا۔ اس کو اِلٰہی بیٹا ہونے کا درجہ مِلا اور وُہ بطور کاہن بادشاہ کے صیُّون کے تخت پر متمکن ہُوا اور اُسے اختیار مِلا کہ وُہ اسرائیل اور باقی ساری قوموں پر حکُومت کرے۔ وُہ سارے دشمنوں کو مغلُوب کرکے اُن کو اپنی دُلہن بناتا ہے اور صُلح و راستبازی کے ساتھ ابد تک حکُومت کرتا ہے۔ اُس کو اُس کے گُناہ کے باعث تنبیہ ملتی ہے لیکن خُدا کی رحمت کبھی اُسے ترک نہیں کرتی۔ وُہ خُدا کے لئے ہیکل بناتا اور وہاں خُدا کی حضُوری کا حظ اُٹھاتا ہے۔ ایک وفادار کاہن اُس کا رفیق ہے۔

اِلٰہی پہلو میں یہ ترقّی نظر آتی ہے کہ خُدا اپنے ممسُوح کو چُھڑانے اور اُس کے دُشمنوں کو مغلُوب کرنے کو آتا ہے۔ وُہ جلال کا بادشاہ بڑا فاتح ہے اور اپنے مسیح کے دائیں ہاتھ کھڑا ہو کر جنگ کرتا اور دُشمنوں پر فتح پاتا ہے اور صیُّون کے پہاڑ پر چڑھ کر ابد تک بادشاہی کرتا ہے۔

چھٹا باب

پہلے انبیا میں مسیح کے متعلّق تصوّر

یہُودی ربیوں نے انبیا کی کتابوں کو دو حِصّوں میں تقسیم کیا۔ ایک مجمُوعے کو اُنہوں نے پہلے انبیا کہا تاکہ اُن کا امتیاز مابعد انبیاء اور تواریخی کتابوں یعنی یشُوع۔ قاضیوں۔ سموئیل اور سلاطین کی کتابوں سے ہو سکے۔

یُوایل

اِن انبیا میں سب سے پہلا نبی یُوایل تھا جس نے یُوآش بادشاہ کے ایّام میں نبُوّت کی۔ نبُوّت کا موقع وُہ تھا جب سرزمین پر ٹڈیوں کی آفت آئی۔ اس کے بعد خُشک سالی آئی۔ نبی نے یہ ظاہر کیا کہ یہ خُدا کی طرف سے بطور تنبیہ کے تھیں۔ اِن کے بعد سخت مُصیبتیں خُداوند کے خوفناک دِن میں آئیں گی۔ اس لئے نبی نے روزہ اور دُعا کی طرف لوگوں کو توجّہ دلائی (یُوایل ۲: ۱۷) اور اُنہیں بتایا کہ خُدا تُم پر ترس کھاتا ہے۔ وُہ اُن کی خاطر بڑے بڑے کام کرے گا۔ وُہ اپنا رُوح سارے بشر پر نازل کرے گا اور انصاف کی وادی میں قوموں کی عدالت کرے گا اور اپنی اُمّت کو دائمی امن اور فارغ البالی عطا کرے گا۔

فصلِ اوّل۔ خُداوند کا دِن

یُوایل نبی نے بیان کیا کہ وُہ اپنے رُوح کے ذریعہ آئے گا اور نبُوّت کے طرح

طرح کے انعام سب لوگوں کو عطا کرے گا۔ زمین اور آسمان میں بڑے بڑے نشان نظر آئیں گے اور جو خداوند کا نام لیتے ہیں وہ اُن کو یروشلیم میں مخلصی دے گا۔ ساری قومیں یہوسفط کی وادی میں جمع ہوں گی۔ خدا کی اُمت ایک زرخیز زمین بنے گی اور اُس کے دشمن ایک اُجاڑ بیابان ہوں گے۔

یہ پیشین گوئی یوایل ۲ : ۲۸ سے ۳ باب کے آخر تک پائی جاتی ہے۔ یہاں یہوواہ کی دو طرح کی آمد کا ذکر ہے۔ ایک میں فضل اور رُوح کی بارش نازل ہونے کا ذکر ہے اور دُوسری میں عدالت و غضب کے نازل ہونے کا۔ ایک آمد تو پنتکوست کے روز پوری ہوئی اور دُوسری آمد جہان کے آخر میں روزِ عدالت کو پوری ہوگی۔ دیکھو اعمال ۲ باب۔ رومیوں ۱۰ : ۱۲ و ۱۳ و متی ۲۴ : ۲۹۔

اِس آخری آمد یا بڑی عدالت کی پیشین گوئی یوایل ۳ : ۹ سے ۲۱ میں قلمبند ہے۔ اِن دونو آمدوں کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ پرانے عہدنامہ کی نبوت میں آخری دِن کہلاتا ہے۔ اِس لئے اِن پیشین گوئیوں میں یہ دونو آمدیں اکٹھی مذکور ہیں۔

رُوح کے انعاموں کا ذکر رومیوں ۱۲ : ۶ و ۱ کرنتھیوں ۱۲ باب میں آیا ہے جو مسیح نے آسمان پر جا کر نازل کئے لیکن آخری زمانے میں بھی برابر ملیں گے۔ اسی طرح آسمان کے جن نشانوں کا ذکر ہے وہ پنتکوست اور مسیح کی صلیب اور قیامت کے وقت بھی نظر آئے اور زمانے کے آخر میں بھی نظر آئیں گے۔

یوایل ۳ : ۹ میں مذکور ہے کہ لڑائی کی تیاری کرو یا تقدیس کرو۔ اِس میں اُس رواج کی طرف اشارہ ہے جب لڑائی سے پہلے قربانی چڑھائی جاتی تھی (۱ سموئیل ۷ : ۸ و یسعیاہ ۱۳ : ۳ و یرمیاہ ۵۱ : ۲۷)۔

یوایل ۴ : ۹ سے ۲۱ میں ذکر ہے کہ خدا کے لوگوں کی حالت ایسی ہوگی جیسے زرخیز زمین کی۔ خدا صیحون میں سکونت کرے گا۔ یروشلیم مقدس ہوگا۔ سرزمین میں انگور

کے رس اور دودھ کی نہریں بہیں گی۔ خدا کے گھر سے زندہ پانیوں کے چشمے جاری ہونگے اور بنجر زمین سیراب ہوگی۔

متی ۲۴ باب میں یروشلیم کی بربادی کی جو پیشین گوئی ہے وہ آخری عدالت کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے۔ (مکاشفہ ۶ : ۱۲ و ۱۴ : ۱۴ سے ۲۰ و ۱۶ : ۱۶ و ۲۰ : ۱۱-۱۵ و ۲۲ : ۱۲)۔

عاموس

دوسرا نبی عاموس تکوع کا گڈریا تھا۔ اُس نے یربعام ثانی شاہ اسرائیل اور عزیاہ شاہ یہوداہ کے دِنوں میں نبوت کی۔ شمالی سلطنت کے بادشاہوں میں سے یربعام سب سے بڑا بادشاہ تھا۔ اُس نے دمشق اور کُل سُوریا کا علاقہ دریائے فرات تک فتح کرلیا اگرچہ اُس نے خداوند کی نظر میں بدی کی (۲ سلاطین ۱۴ : ۲۴ و ۲۵)۔ عزیاہ شاہ یہوداہ نے خداوند کی خدمت کی اور اقبال مند ہوا۔ اُس نے ادوم اور عرب کو ایلاہ اور دریائے مصر تک فتح کیا۔ (۲۔ تواریخ ۲۶ باب)۔

اِن دونو بادشاہوں کے ایام میں یہ سلطنت داؤد کے زمانہ کی سلطنت سے زیادہ وسیع تھی لیکن یہ اقبالمندی صرف ظاہرا اور دُنیاوی اقبالمندی تھی کیونکہ شمالی دس فرقوں کی سلطنت داؤد کے گھرانے سے اب تک جُدا تھی اور وہ بہت خراب اور مخالف تھی یہاں تک کہ امصیاہ شاہ یہوداہ کے دِنوں میں اُنہوں نے یروشلیم کی دیواروں کو گرا دیا اور ہیکل اور بادشاہ کے محل کو لُوٹ لیا (۲ سلاطین ۱۴ : ۱۲-۱۴ و ۲ تواریخ ۲۵ : ۱۷-۲۴)۔ یہ جُدائی روز بروز بڑھتی گئی۔ اور یہ دونو سلطنتیں اپنی اپنی اقبالمندی پر فخر کرتی تھیں لیکن عاموس نبی نے اُن کی اندرونی خراب حالت کو دیکھ کر اُن کو خدا کے غضب کے نازل ہونے سے ڈرایا کہ خدا اُن کو سزا دے گا جیسے دمشق۔ غازہ۔ صُور۔ ادوم۔ آمون اور موآب کو سزا دی تھی۔ اُن کے تین

بلکہ چار گناہوں کے باعث یہوداہ اور خاصکر اسرائیل اس تباہی میں مبتلا ہوں گے۔ آگ اُن کی فصیلوں کے اندر بھڑک اُٹھے گی اور اُن کے محلوں کو خاک سیاہ کر دیگی۔ اُن کو کال، خشک سالی، ٹڈیوں، وبا، جنگ، بھونچال اور آگ کی آفتوں کے ذریعہ آگاہ کیا (۱ و ۲ باب)۔ چوتھے باب میں اُن کو یہ حکم ہے کہ "اے اسرائیل، تُو اپنے خُدا سے ملاقات کی تیاری کر"۔ ساتویں باب میں نبی نے ٹڈیوں اور ایک خوفناک آتشزدگی کی رویا دیکھی۔ پھر نویں باب میں نبی نے یہ دیکھا کہ خُداوند ہیکل کے صحن کے مذبح پہ کھڑا فرشتے کو حکم دے رہا ہے کہ مذبح اور ہیکل اور ساری اُمت کے سر ول کو پاش پاش کر دے۔ خواہ وہ کہیں چھپیں سزا سے نہ بچ سکیں گے۔ یہ گویا اناج کا چھلنی میں چھانا جانا ہے لیکن گندم کا ایک دانہ بھی ضائع نہ ہوگا۔

فصل دوم ۔ داؤد کے تباہ شُدہ گھرانے کی ازسرِ نو تعمیر

عاموس نے پیشین گوئی کی کہ اسرائیل قوموں کے درمیان پھٹکا جائے گا لیکن گندم کا ایک دانہ بھی ضائع نہ ہوگا۔ داؤد کا تباہ شُدہ گھرانا ازسرِ نو اقبالمند ہوگا اور وہ قوموں کو اپنی میراث میں لے گا۔ زمین زرخیز اور پھلدار ہوگی تاکہ خُدا کی اُمت کے لئے دائمی گھر بنے (عاموس ۹: ۱۱ سے ۱۵)۔

اِس نبی نے مسیحی نبوّت کے انسانی پہلو کو لیا کہ داؤد کے گھر کی اقبالمندی بحال ہونے سے مسیحی زمانہ کی برکتیں صادر ہوں گی۔ خُدا نے جو وعدے حضرت ابرہامؔ اسرائیل اور داؤد سے کئے تھے وہ پُورے ہوں گے۔ ادوم اور دیگر غیر قوموں کا بقیہ جن پر یہوواہ کا نام لیا گیا خُداوند کی تلاش کرے گا اور جن برکتوں کا وعدہ یعقوب کے ذریعہ ہُوا تھا (پیدائش ۴۹ ب) اور جن کا علاقہ مسیح بادشاہ کی سلطنت سے تھا (زبور ۲)، وہ پُورا ہوگا۔ اِنہی برکتوں کا ذکر یوایل نبی نے کیا تھا کہ وہ خُداوند

کی آمد کے وقت ملیں گی (یوایل ۲ باب)۔

اس نبی کی نبوّت میں مسیح کی خاص شخصیّت کا تو کچھ ذکر پایا نہیں جاتا، لیکن عام بیان داؤد کے گھرانے اور اُمتِ اسرائیل کا ہے اور بزرگ یعقوب نے اعمال ۱۵: ۱۶ میں اس پیشین گوئی کی تکمیل مسیح کے زمانہ سے منسوب کی جب بُت پرست کے وقت رسُولوں کی منادی سے غیر قومیں انجیل پر ایمان لائیں۔

ہوسیع

تیسرا نبی جس نے مسیح کے زمانہ کی پیشین گوئی کی وہ ہوسیع تھا جس نے شاہ اسرائیل یربعام ثانی اور شاہ یہوداہ عُزیاہ کے دِنوں میں نبوّت کی۔ یربعام کی سلطنت کی اقبالمندی کے ساتھ لوگوں کی حالت گرتی چلی گئی۔ اسرائیل کی سرزمین میں نہ سچائی تھی نہ رحم اور نہ خُدا کا علم تھا بلکہ لوگ ایسے بگڑ گئے تھے کہ خُدا نے اُن کو ترک کر دیا۔ اس وقت ہوسیع نے جو شمالی سلطنت کا یرمیاہ کہلاتا ہے نبوّت کی۔

دس فرقوں یعنی اسرائیل کا یہ بہت بڑا نبی تھا۔ اس لئے یہودیوں نے انبیائے صغیر کی بارہ کتابوں میں اُس کو پہلے جگہ دی۔ وہ تنبیہ کرنے میں بڑی تُندی سے کام لیتا ہے لیکن تسلّی دینے میں بڑی نرمی سے پیش آتا ہے۔ اُس نے فطرت کے نظاروں خاص کر جنگل، پہاڑ اور کھیتوں کے نظاروں کو بہت پیش کیا اور بہت سے استعارے اور تشبیہیں استعمال کیں مثلاً پھول اور شہد کی مکھی کی۔

فصل سوم ۔ اِسرائیل کی بحالی

اِسرائیل کی سزا کے بعد ہوسیع نبی نے اِسرائیل کی بحالی کی پیشین گوئی کی۔ مثلاً (۱) اِسرائیل کے لوگ بعل کی پرستش کے باعث زناکار بنے، اور اُن کو یہ

نام رلا۔ یزرعیل (خدا بکھیرتا ہے)۔ لورحامہ (جس پر رحم نہ ہوا ہو) اور لو امی (میری اُمت نہیں)۔

(۲) اسرائیل کی والدہ نے بعل کے ساتھ زنا کیا اس لئے اُس کے شوہر یہوواہ نے اُسے رد کر دیا لیکن سیاست و سزا کے بعد اُس سے پھر شادی کر لی۔

(۳) یہوواہ وفادار ہے اگرچہ اسرائیل نے بیوفائی کی۔

(۴) اسرائیل اسیری میں جائے گا لیکن خداوند اُسے ترک نہ کرے گا بلکہ پھر اُس کو اُس کے ملک میں لے آئے گا۔

(۵) اسرائیل وبا اور مری سے مرے گا اور شیول (پاتال) میں اُترے گا لیکن خداوند اُس کا فدیہ دے کر اُسے وہاں سے چھڑائے گا۔

(۶) اسرائیل ایک پھلدار زمین بنے گا جہاں یہوواہ خداوند کی محبت اوس کی مانند پڑے گی۔

اِس نبوت کو ہم تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:۔

(۱) ۱ سے ۲:۲ تک اسرائیل کی زناکاری اور بحالی۔

(۲) ۲:۳ سے ۲۰ تک والدۂ اسرائیل کی دوبارہ شادی۔

(۳) ۳ باب۔ یہوواہ وفادار ہے اگرچہ اُس کی بیوی نے بیوفائی کی۔ پھر ۱۱:۸ سے ۱۱ میں یہ پیشین گوئی ہے کہ جیسے میں نے ملکِ مصر سے مخلصی دی تھی ویسے ہی اب اس اسیری سے مخلصی دوں گا۔ البتہ یہ مخلصی مصر، اسور اور بحری ممالک تک محدود ہے۔

۱۴ باب میں بھی سزا اور بحالی کا نقشہ پیش کیا گیا۔ یہاں نبی نے قیامت کا ذکر کیا اور عہد عتیق میں ایسی قیامت کا یہ پہلا ذکر ہے۔

پھر ۱۴: ۲ سے ۱۰ میں یہ ذکر ہے کہ اسور اسرائیل کو اسیر کر کے لے جائے گا

لیکن اسرائیل کلیۃً طور پر نیست نہ ہوگا اس لئے یہ ہدایت ہے کہ اسرائیل توبہ کرے اور حکم مانے کہ خدا کا وعدہ پورا ہو سکے۔ پھر آخر میں افرائیم توبہ کرتا اور خدا برکت دیتا ہے۔

ساتواں باب

یسعیاہ اور اُس کے ہمعصر

اسور نے شمالی سلطنت یعنی دس فرقوں کی سلطنت کو مغلوب کر لیا تھا۔ اب اُس نے ارادہ کیا کہ یہوداہ کی سلطنت کو بھی تباہ کرے۔ ان دِنوں میں یہوداہ کا بادشاہ حزقیاہ تھا۔ لیکن خدا نے اُس وقت یہوداہ کو تباہی سے بچا لیا حزقیاہ کے دِنوں میں یہوداہ کی سلطنت تنہا خدا کی سلطنت تھی اور اُس کا کوئی حریف نہ تھا اب یروشلیم خدا کی سلطنت کا مرکز ہوگیا۔ اسور سزا دینے کا اوزار یا سونٹا ہے جن دِنوں میں اسور نے یہوداہ پر لشکر کشی کی اُس نے چند بڑے بڑے نبی برپا کئے۔ اُنہوں نے اعلےٰ تعلیم دی اور خداوند نے خود آ کر دشمنوں کے لشکروں کو تباہ کیا اور حزقیاہ کو شفا دی (یسعیاہ ۳۷ و ۳۸ و ۲۔ سلاطین ۱۹ و ۲۰)۔ اب یہوداہ کی سلطنت کا نیا زمانہ شروع ہوا اور اُس میں بڑی اصلاح ہوئی۔

اس زمانہ کا سب سے پہلا نبی وہ تھا جس کی پیشین گوئی کا اقتباس میکاہ اور یسعیاہ نبیوں نے کیا (یسعیاہ ۲: ۱-۴ و میکاہ ۴: ۱-۵)۔

فصل اوّل۔ خُداوند کے گھر کا سربُلند ہونا

ہیکل کا پہاڑ سارے پہاڑوں سے خُداوند کے تخت کے حضور پر بُلند کیا جائیگا جہاں قومیں گویا حج کرنے کو آئیں گی۔ وہ تعلیم اور عدالت کا چشمہ ہوگا۔ خُداوند کی سلطنت کا یہ نتیجہ ہوگا کہ لڑائی کے اوزار برباد ہوں گے اور سارے جہان میں امن و آسائش پائی جائے گی۔ یہ پیشین گوئی یسعیاہ ۲: ۱ سے ۴ اور میکاہ ۴: ۱ سے ۵ میں پائی جاتی ہے۔ نبی نے رویت میں ہیکل کے پہاڑ کو دیکھا کہ جب سلیمان نے اس پہاڑ پر ہیکل بنائی تو اُس کو بڑی عزت حاصل ہوئی حالانکہ دُنیا کے دیگر پہاڑ جن پر غیر معبُودوں کے لئے مندر بنے تھے اُسے حقارت سے دیکھتے تھے۔ (مُقابلہ کرو زبُور ۶۸: ۱۵ و ۱۶)۔ نبی نے دیکھا کہ یہ پہاڑ اس پستی کی حالت سے اُٹھ کر بُلند اور دُنیا کے بُلند پہاڑوں سے بھی اُونچا ہوگیا جس کو سب دیکھ سکتے اور جہاں سب حج کے لئے جاسکتے تھے۔ خُداوند کے حضُور سے اُن لوگوں کی ہدایت کے لئے تعلیم صادر ہوتی ہے جو اُس کی روشنی میں چلنا چاہتے ہیں۔ اور یہ حکم نافذ ہوتا ہے کہ جنگ کے اسلحہ تباہ کئے جائیں اور ہر ایک امن و امان سے زندگی بسر کرے۔ الغرض اس پیشین گوئی کی غایت یہ ہے کہ عالمگیر اور ابدی صُلح وسلامتی ہوگی۔

اس کی تکمیل بھی اُس وقت ہوگی جب یسوع مسیح آسمانی ہیکل میں سربُلند ہوگا کیونکہ یہ آسمانی ہیکل تعلیم، عدالت اور ابدی امن کا چشمہ ہے۔ حزقی ایل ۴۰: ۲۰ اور زکریاہ ۱۴: ۱۰ میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

فصل دوم۔ صُلح کا بادشاہ

صیحُون اپنے بادشاہ کی آمد سے خُوش ہو رہا ہے جو حلیم لیکن فتحمند ہو کر آتا ہے۔ اُس نے لڑائی کے اوزار تباہ کر دئے اور اُن سے زمین پر سلطنت کرنے لگا (زکریاہ ۹: ۹ و ۱۰)۔ اس کی تکمیل کا ذکر متی ۲۱: ۵ و یوحنا ۱۲: ۱۵ میں پایا جاتا ہے۔

اس پیشین گوئی میں وُہی ضروری خیال پایا جاتا ہے جو میکاہ ۴: ۱ سے ۵ میں ہے۔ یہ بھی کسی گمنام نبی کی پیشین گوئی ہے جس کا اقتباس زکریاہ نبی نے کیا۔ زبُور کی کتاب کی پیشین گوئیوں میں مسیح بادشاہ کی قدرت و حشمت کا ذکر تھا۔ یہاں اُس بادشاہ کے حلم و راستبازی کا ذکر ہے۔ (زبور ۱۱۰ و ۲ و ۴۵)۔

یہ پیشین گوئی زبُور ۷۲ کی پیشین گوئی کے مشابہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یسعیاہ ۹: ۱ تا ۷ و ۱۱: ۱ تا ۹ و میکاہ ۵: ۲ تا ۵ کی یہی بنیاد ہے۔

فصل سوم۔ بحری تکلیف میں سے بحالی

اسرائیل اور یہوداہ جلا وطنی سے واپس اپنے مُلک کو آئیں گے۔ خُداوند اُن کو بڑی عجیب قدرت کے کاموں کے ساتھ مصر اور اسُور سے واپس لائے گا۔ وُہ جلعاد اور لُبنان کی زمین میں بسیں گے اور یہوواہ کے نام میں چلیں گے۔ (زکریاہ ۱۰: ۳ - ۱۲)۔

یہوداہ اور یُوسف کے گھرانے متحد ہو کر اپنے دُشمنوں سے جنگ کرتے اور آخرکار اُن پر فتح پاتے ہیں اور یہوواہ لشکروں کے خُداوند کی سرکردگی میں وہ بہادرانہ جنگ کرتے ہیں جو اُن کا مقابلہ کرتے ہیں اُن کو پاؤں تلے کُچل ڈالتے

ہیں۔ افرائیم تو جلا وطن ہو کر دانوں کی طرح مصر اور اشور میں منتشر ہو جاتا ہے۔ اُسے اُس سمندر میں سے گزرنا پڑتا ہے جو مصیبت اور لہروں کا سمندر ہے لیکن وُہ مصر اور اشور سے واپس آئے گا اور یہوواہ کا نام لے کر چلے گا۔

فصل چہارم - رد کیا ہُوا گڈریا

نیک گڈریا یعنی خُداوند اپنے گلّے اسرائیل کو رد کر دیتا ہے۔ بنی اسرائیل نے اُس کی قیمت ایک غلام کی قیمت کے برابر ٹھہرائی۔ یہ ادنیٰ قیمت بھی رد کی گئی اور گڈریے کی فصل و اتحاد کی چھڑیاں توڑ دی گئیں جن سے مُراد خُدائی تھی (زکریاہ ۱۱: ۷ - ۱۴)۔

ماتین قرینے سے ظاہر ہے کہ شریر گڈریے اپنے فائدے اور نفع کے لئے گلّے کو تباہ کر رہے تھے۔ اب خُدا خُود اُس کم بخت گلّہ کا گڈریا بن کر آتا ہے جو ابھی ذبح کئے جانے کو تھا۔ یہ پیشین گوئی نظم کی صُورت میں ہے۔ نبی نے دو چھڑیاں لیں اور پھر اُنہیں توڑ ڈالا۔ اُس نے کسی سے تیس روپے مانگے جنہیں اُس نے پیچھے رد کر دیا۔ اس گڈریے کو صرف یہی حکم نہ تھا بلکہ یہ خاص حکم تھا کہ وہ گڈریے کے طَور پر کام کرے۔ اُس نے تین گڈریوں (غالباً اس وقت کے بادشاہوں) کو کاٹ ڈالا۔ اُس کو کچھ عرصے کے لئے لوگوں نے گڈریا تسلیم کر لیا لیکن بعد میں اُسے رد کر دیا اور اُس کی مزدوری اُس کو دی۔ یہ گڈریا خُداوند بادشاہ ہے۔ یہاں یہُوداہ اور اسرائیل کی دو بادشاہیوں کا ذکر ہے جن میں سے اسرائیل کی بادشاہی تباہ ہو گی کیونکہ اُنہوں نے یہوواہ کو اپنا بادشاہ تسلیم نہ کیا۔ ہوسیع نے بھی اس قسم کی قیمت کا ذکر کیا لیکن وہاں یہ قیمت یہوواہ نے اسرائیل کے لئے جو بطور لونڈی کے تھی، زرِ فدیہ ادا کیا۔ یہاں یہ قیمت اسرائیل نے یہوواہ کی نگرانی اور خدمت کے معاوضہ

میں دی۔ جس چھڑی کا نام فضل تھا وُہ اس امر کا نشان تھی کہ یہوواہ اپنی اُمّت کی کیسی قدر کرتا ہے۔ اسی قسم کی محبت کا ذکر ہوسیع نبی نے کیا۔ جس چھڑی کا نام اتحاد تھا وُہ یہُوداہ اور اسرائیل کے دوبارہ اتحاد کا نشان تھی۔ ہوسیع نے یہ ظاہر کیا کہ آخر کار بحالی کے وقت ان دونوں حصّوں میں پھر اتحاد ہو گا۔ حزقی ایل نے بھی اسی خیال کو ظاہر کیا۔

اس پیشین گوئی کی جزوی تکمیل کا ذکر متی ۲۷ ۹۱ میں پایا جاتا ہے۔

یسعیاہ

یسعیاہ عہدِ عتیق کا سب سے بڑا نبی ہے۔ یہ پہلے نبیوں کی سیرتوں کا جامع ہے۔ اس نے سب سے زیادہ مسیح اور اُس کے زمانے کا ذکر کیا۔ اس کتاب میں کئی پیشین گوئیاں جمع کی گئی ہیں۔

ان کو سمجھنے کے لئے یہ لازمی ہے کہ ہم اُن پیشین گوئیوں کو الگ رکھیں جن کا تعلق بابل کی اسیری سے ہے کیونکہ ان میں یہ مان لیا گیا ہے کہ بابل سب سے بڑا دُشمن تھا اور بابل سے مخلصی مسیحی زمانہ کی برکت تھی حالانکہ یسعیاہ اشوری زمانہ کا بڑا نبی تھا۔ جن فصلوں کو الگ کرنا چاہیئے وُہ یہ ہیں۔

(۱) ۱۳ باب سے ۱۴: ۲۳ تک۔

(۲) ۲۴ باب سے ۲۷ باب کے آخر تک۔

(۳) ۳۴ و ۳۵ باب۔

(۴) ۴۰ باب سے ۶۶ باب تک۔

یہ گمنام پیشینگوئیاں یسعیاہ سے منسُوب کی گئیں۔ جیسے ضرب الامثال سلیمان سے، مزامیر داؤد سے اور شرعی قوانین مُوسیٰ سے۔ یہ پیشین گوئیاں طرزِ عبادت،

ہیں ۔افرائیم توجلاوطن ہوکر دانول کی طرح مِصر اَور اَشور میں منتشر ہوجاتا ہے۔ اُسے اُس سمندر میں سے گزرنا پڑتا ہے جو مصیبت اَور لہروں کا سمندر ہے لیکن وُہ مِصر اَور اَشور سے واپس آئے گا اَور یہوؔاہ کا نام لے کر چلے گا۔

فصل چہارم - ردّ کیا ہُوا گڈریا

نیک گڈریا یعنی خُداوند اپنے گلّے اسرائیل کو ردّ کر دیتا ہے۔ بنی اسرائیل نے اُس کی قیمت ایک غلام کی قیمت کے برابر ٹھہرائی۔ یہ ادنیٰ قیمت بھی ردّ کی گئی اَور گڈریے کی فضل و اِتحاد کی چھڑیاں توڑ دی گئیں جن سے مُراد جُدائی تھی (زکریاہ ۱۱: ۷ - ۱۴)۔

ماقبل قرینے سے ظاہر ہے کہ شریر گڈریے اپنے فائدے اَور نفع کے لئے گلّے کو تباہ کر رہے تھے۔ اب خُدا خُود اُس کم بخت گلّہ کا گڈریا ہوکر آتا ہے جو ابھی ذبح کئے جانے کو تھا۔ یہ پیشین گوئی نظم کی صُورت میں ہے۔ نبی نے دو چھڑیاں لیں اَور پھر اُنہیں توڑ ڈالا۔ اُس نے کسی سے تیس روپے مانگے جنہیں اُس نے پیچھے ردّ کر دیا۔ اس گڈریے کو صرف یہی حُکم نہ تھا بلکہ یہ خاص حُکم تھا کہ وُہ گڈریے کے طَور پہ کام کرے۔ اُس نے تین گڈریوں (غالباً اُس وقت کے بادشاہوں) کو کاٹ ڈالا۔ اُس کو کُچھ عرصے کے لئے لوگوں نے گڈریا تسلیم کر لیا لیکن بعد میں اُسے ردّ کر دیا اَور اُس کی مزدُوری اُس کو دی۔ یہ گڈریا خُداوند بادشاہ ہے۔ یہاں یہوداہ اَور اسرائیل کی دو بادشاہیوں کا ذکر ہے جن میں سے اسرائیل کی بادشاہی تباہ ہو گی کیونکہ اُنہوں نے یہوؔاہ کو اپنا بادشاہ تسلیم نہ کیا۔ مسیح نے بھی اس قسم کی قیمت کا ذکر کیا لیکن وہاں یہ قیمت یہوؔاہ نے اسرائیل کے لئے جو بطور لونڈی کے تھی، زرِ فدیہ ادا کیا۔ یہاں یہ قیمت اسرائیل نے یہوؔاہ کی نگرانی اَور خدمت کے معاوضہ

میں دی۔ جس چھڑی کا نام فضل تھا وُہ اس امر کا نشان تھی کہ یہوؔاہ اپنی اُمّت کی کیسی قدر کرتا ہے۔ اسی قسم کی محبّت کا ذکر ہوسیع نبی نے کیا۔ جس چھڑی کا نام اِتحاد تھا وُہ یہوداہ اَور اسرائیل کے دوبارہ اِتحاد کا نشان تھی۔ ہوسیع نے یہ ظاہر کیا کہ آخر کار بحالی کے وقت ان دونوں حصّوں میں پھر اِتّحاد ہو گا۔ حزقی ایل نے بھی اسی خیال کو ظاہر کیا۔

اس پیشین گوئی کی جُزوی تکمیل کا ذکر متی ۲۷: ۹ میں پایا جاتا ہے۔

یسعیاہ

یسعیاہ عہدِ عتیق کا سب سے بڑا نبی ہے۔ یہ پہلے نبیوں کی سیرتوں کا جامع ہے۔ اس نے سب سے زیادہ مسیح اَور اُس کے زمانے کا ذکر کیا۔ اس کتاب میں کئی پیشین گوئیاں جمع کی گئی ہیں۔

ان کو سمجھنے کے لئے یہ لازمی ہے کہ ہم اُن پیشین گوئیوں کو الگ رکھیں جن کا تعلق بابل کی اسیری سے ہے کیونکہ ان میں یہ مان لیا گیا ہے کہ بابل سب سے بڑا دُشمن تھا اَور بابل سے مخلصی مسیحی زمانہ کی برکت تھی حالانکہ یسعیاہ اَشوری زمانہ کا بڑا نبی تھا۔ جن فصلوں کو الگ کرنا چاہیئے وُہ یہ ہیں۔

(۱) ۱۳ باب سے ۱۴: ۲۳ تک۔
(۲) ۲۴ باب سے ۲۷ باب کے آخر تک۔
(۳) ۳۴ و ۳۵ باب۔
(۴) ۴۰ باب سے ۶۶ باب تک۔

یہ گمنام پیشینگوئیاں یسعیاہ سے منسُوب کی گئیں۔ جیسے ضرب الامثال سلیمان سے، مزامیر داؤد سے اَور شرعی قوانین مُوسیٰ سے۔ یہ پیشین گوئیاں طرزِ عبادت،

تاریخی موقعے اور تعلیم و تصور کے لحاظ سے یسعیاہ کی تصنیف سے متفرق ہیں گو ایک ہی رُوح سب میں جاری و ساری ہے۔ اس لئے جن پیشین گوئیوں کو ہم ٹھیک طرح سے یسعیاہ کی سمجھتے ہیں وُہ تین قسموں میں منقسم ہیں۔

(۱) ۱ سے ۱۲ باب کے آخر تک۔ اِن بابوں میں یہوداہ اور اسرائیل پر سزا کے نازل ہونے کا ذکر ہے۔ اس مجموعے میں ۲ سے ۵ باب کے آخر تک پہلے لکھے گئے۔ اس کے بعد ۶ سے ۱۲ تک اور پھر اسی مجموعہ کے دیباچہ کیلئے پہلا باب بڑھایا گیا۔

(۲) ۱۴: ۲۴ سے ۲۳ باب کے آخر تک۔ اس مجموعے میں گردو نواح کی قوموں کے خلاف پیغام ہیں۔ مثلاً فلسطیہ۔ موآب۔ دمشق۔ اسرائیل۔ کوش۔ مصر۔ بابل۔ اُدوم۔ عرب۔ صُور۔ رویا کی وادی (یروشلیم)۔

(۳) ۲۸ سے ۳۳ باب کے آخر تک۔ یہوداہ اور اسرائیل پر واویلا اُن کے خاص گناہوں کے باعث۔ یسعیاہ کی نبوّتوں کے پہلے حصے میں بہت کچھ مسیحی زمانہ کا ذکر ملتا ہے۔ پہلی پیشین گوئی کسی گمنام نبی کی تھی جس کا ذکر پہلے ہو چکا جس کے آخر میں نصیحت تھی (یسعیاہ ۲: ۵) لیکن یسعیاہ کی کتاب میں مسیحی تصوّر چوتھے باب سے شروع ہوتا ہے۔

فصل پنجم۔ صیحوّن کی پاکیزگی

یہوّاہ خداوند اپنی اُمّت کو پاک و صاف کرنے آئے گا تاکہ وُہ بقیہ پاک اور مُقدّس بنے۔ وُہ سرزمین حیرت انگیز طور پر سرسبز ہوگی اور یہوّاہ کی دائمی حضوری اُس کی حفاظت کرے گی۔

یسعیاہ ۴: ۲ سے ۶۔

اس پیشینگوئی میں دونئی باتیں بھی مُنکشف ہُوئیں۔ اس میں اُمّت کی تنبیہ و تربیت کا بھی ذکر ہے اور ایک مُقدّس بقیہ کا بھی جس کو سخت مُصیبت سے مخلصی ملے گی۔ اس پیشینگوئی میں سزا کا ذکر ہے۔ وُہ قوموں کی سزا نہیں جیسا یُوایل نے نبوّت کی تھی (یُوایل ۳: ۱۸) بلکہ برگشتہ اسرائیل کی سزا جیسا ہوسیع نے بتایا تھا (ہوسیع ۲: ۲۲) یہ سخت مُصیبت اسرائیل کو پاک کرنے کے لئے تھی جیسے سونا آگ کی بھٹی میں صاف کیا جاتا ہے۔ خُداوند کی اس آمد کا یہ نتیجہ ہوگا۔

اوّل۔ اس سرزمین کی اعلےٰ زرخیزی۔

دوم۔ خُدا کی اُمّت کی پاکیزگی۔

سوم۔ یہوّاہ ہمیشہ اپنی اُمّت کے درمیان سکُونت کرے گا اور اِس کے لئے خروج کی کتاب سے تشبیہ لی گئی (خرُوج ۱۴: ۱۹) یعنی بادل اور آگ کا ستُون پھر بحال ہوگا۔

فصل ششم۔ عمانُوایل

ایک نوجوان (یا کنواری) عورت سے عجیب بچّہ پیدا ہوگا اور اُس کا نام عمانُوایل رکھا جائے گا۔ وُہ اس بات کا نشان ہوگا کہ خُداوند اپنی اُمّت کے ساتھ ہے اور وُہ اُنہیں چھُڑائیگا۔ البتہ اُس کی بلُوغت تک مُلک میں مُصیبت رہیگی۔

اس پیشین گوئی کا وُہ موقعہ تھا جب ارامیوں اور اسرائیل نے یہوداہ پر حملہ کیا جس کی وجہ سے یہوداہ پر بڑی مُصیبت آئی۔ یہوداہ کے بادشاہ آخز سے یسعیاہ نبی نے یہ تقاضا کیا کہ وُہ خُداوند سے کوئی نشان مانگے زمین سے لے کر آسمان تک جس چیز کا چاہے۔ لیکن آخز نے نشان مانگنے سے انکار کیا تو خُدا نے خود ایک نشان بخشنے کا وعدہ کیا۔

یسعیاہ ۷: ۱۳ سے ۱۷ تک۔

اس پیشینگوئی کے پڑھنے سے یہ توقع پیدا ہوتی ہے کہ یہ بچہ آخز یا یسعیاہ کے یا کسی دیگر نامعلوم خاندان میں پیدا ہوگا۔ لیکن یاد رکھئے کہ اس نشان کا زور والدہ پہ نہیں بلکہ بچے اور اُس کے نام پہ ہے جس عبرانی لفظ کا ترجمہ نوجوان عورت یا کنواری عورت کیا گیا اُس میں کنوارپن پر زور نہیں۔ اگر نبی اِس بات پہ زور دینا چاہتا تو دُوسرا لفظ استعمال کرتا جس کے خاص معنی صرف کنواری ہی کے ہوتے۔

یہ بچہ اس امر کا نشان ہے کہ خُدا اپنی اُمت کے ساتھ ہے۔ اس میں اس امر پہ زور نہیں کہ آخز یاہ کو یہ یقین دلایا جائے کہ جن امُور کی پیشین گوئی ہوئی وہ یقیناً اشوریوں کے ذریعہ سوریا اور سامریہ کی اسیری کے بعد وقوع میں آئیں گے بلکہ اس امر پہ زور ہے کہ باوجود ان مصیبتوں کے خُدا اپنی اُمت کے ساتھ رہیگا۔ اس بچہ کی نسبت یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ خُدا کا مظہر یا مجسم ہوگا بلکہ یہ کہ وہ بچہ الٰہی مخلصی کی ضمانت ہے۔ یہ مخلصی اِس بچے کی پیدائش کے وقت وقوع میں نہیں آئے گی بلکہ اس کا بچپن تو تنگی و تکلیف میں گزریگا۔ وہ شہد اور دہی پہ گزران کریگا کیونکہ وہ سرزمین تباہ ہوگئی۔ وہاں صرف گڈریئے اور اُن کے گلّے پھرتے ہیں۔ اس زمین کی یہ مصیبت اُس بچے کی بلوغت تک رہے گی۔ یہ وعدہ اُس اٹل مصیبت کے وقت کیا گیا۔ مسیح کی پیدائش تک یہ وعدہ ہی رہا جس کی پیشین گوئی ہوئی۔ آخز کے زمانہ میں اس کے پُورا ہونے کی تلاش ہم کیوں کریں۔ یہ تو آئندہ کیلئے ایک نشان تھا۔ یہ امر دیگر ہے کہ وہ نبی یا اس کے سامعین اس کی جلد تکمیل کی اُمید رکھتے تھے۔ مخلصی کی جو تجویز خُدا نے کی اس کی میعاد مقرر کرنا ہمارا کام نہیں۔ آخز و حزقیاہ کے زمانے میں ایسے کسی بچے کے پیدا ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔ تین کے بچوں کے نام صاف بتائے گئے ہیں لیکن اس نام عمانوایل کا کچھ تعلق ان بچوں سے نہیں۔

یسعیاہ نے اس بچے کو بعض مقدس نام دئے اور میکاہ نے اس کی پیدائش کی جگہ بھی بیت لحم بتائی (یسعیاہ ۹: ۶ و ۱۱: ۱ و میکاہ ۵: ۲)۔ اشوریوں کے بعد آشوریوں

نے اسرائیلیوں کو دُکھ دیا۔ یہ مصیبت ختم ہونے کے بعد بابل نے ان کو اسیر کیا اور بابلی اسیری کے بعد یُونانیوں نے اور یُونانیوں کے بعد رُوم نے۔ دُنیا کی ان زبردست طاقتوں نے یکے بعد دیگرے اسرائیل کو ایذا پہنچائی۔ یسعیاہ کی نظر صرف اسُوری اسیری تک پہنچتی ہے اور جو اُس کے بعد وقوع میں آئے گا وہ اُس کی نظروں سے اوجھل تھا۔ پھر بھی اُس نے یہوداہ کے وفادار بقیہ کو عمانوایل کی پیشین گوئی کے ذریعہ تسلی دی اور یہ وعدہ مصیبت کے سارے زمانوں میں تسلی کا باعث رہا جب تک کہ مسیح کنواری مریم سے پیدا نہ ہُوا (متی ۱: ۲۱ و ۲۵)۔

فصل ہفتم ۔ سلامتی کا شاہزادہ (سردار)

اسرائیل کی شمال مشرقی سرحد پر ایک بڑی روشنی چمکنے والی تھی جو اُمت کو اتنا ہی سربلند کرے گی جتنا کہ وہ پست ہوئی تھی۔ اُسے ایک بڑی مخلصی نصیب ہوگی جو اُس مخلصی سے بہت بڑھ کر ہوگی جو مدیان کے دن جدعون کے ذریعہ ملی تھی۔ داؤد کے گھرانے میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے یہ نام ہونگے عجیب مشیر۔ خدائے قادر۔ ابدیت کا باپ۔ سلامتی کا شہزادہ۔ وہ داؤد کے تخت پر ہمیشہ تک راستی سے سلطنت کرے گا۔ اور لڑائی کے سب اوزار توڑے جائیں گے۔

اس پیشین گوئی کا موقعہ وہ تھا جب گلیل اور پیریا کے باشندوں کو تگلت پلاسر شاہِ اسُور اسیر کرکے لے گیا (۲۔ سلاطین ۱۵: ۲۹)۔ اس وقت سلامتی کے شاہزادہ کی پیشین گوئی ہُوئی۔ سارے مُلک کنعان میں غم اور اداسی کے بادل چھا گئے۔ سارے باشندے مایُوسی میں مبتلا تھے۔ یہ لوگ بنی اسرائیل میں سے سب سے پہلے اسیری میں گئے لیکن وہ سب سے پہلے سرفراز بھی ہونگے۔
یسعیاہ ۸: ۲۳ سے ۹: ۶ تک۔

میں نے شمال مشرقی سرحد پر جس کے باشندے سب سے پہلے اسیر ہو کر گئے ایک بڑی روشنی چمکتی دیکھی۔ اس سے وہ مخلصی مراد تھی جو اُس مخلصی سے بھی بڑی تھی جو جدعون نے مدیانیوں پر یزرعیل کے میدان میں حاصل کی تھی۔ یہ فتح داؤد کے گھرانے کا ایک شاہزادہ حاصل کرے گا۔ اس فتح کی وجہ سے اُس شاہزادے کو عظیم الشان لقب دئے گئے۔ یہ چار نام ہیں۔

(۱) **عجیب مُشیر**۔ کیونکہ اس کی عقلمندانہ تجویزوں سے یہ فتح حاصل ہوئی اس کی یہ عقلمندی بڑی روشنی کی طرح چمکتی ہے۔

(۲) **خدائے قادر**۔ بہادر ایل کیونکہ الٰہی شان سے اُس نے اِس مہم کو سرانجام دیا اور اُس نے جدعون کی فتح کی نسبت زیادہ شاندار فتح حاصل کی۔

(۳) **ابی عد** "ابدیت کا باپ" یا "لوٹ کا باپ" یعنی ابدیت رکھنے والا یا لوٹ کا مالک یا لوٹ کا بانٹنے والا۔ اگر پہلے معنی لئے جائیں تو مراد یہ ہو گی کہ یہ شاہزادہ ابد تک رہنے والا ہے۔ اگر دوسرے معنی لئے جائیں تو یہ مراد ہو گی کہ اُس کو ایسی بڑی فتح حاصل ہو گی کہ وہ اپنے لوگوں میں لوٹ کو تقسیم کرے گا جس سے لوگوں کے دل خوش ہو جائیں گے۔

(۴) **سلامتی کا شہزادہ**۔ یہ فتح قطعی اور کامل تھی جس کی وجہ سے اوزار توڑے اور جلائے جاتے ہیں کیونکہ آئندہ کو جنگ نہ ہو گی۔

سلامتی کے شاہزادے کا یہ تصور زکریاہ ۹ باب کی توسیع ہے۔ اور جنگ کے ہتھیاروں کی تباہی ہوسیع ۲ باب کی توسیع ہے۔ اور داؤد کے تخت پر ابدی حکومت زبور ۲ و ۱۱۰ و خاصکر زبور ۷۲ کی توسیع ہے۔

یہ صلح کا شاہزادہ خداوند یسوع مسیح ہے۔ اس پیشین گوئی کی تکمیل متی ۴: ۱۵ و ۱۶ میں پائی جاتی ہے۔

فصل ہشتم ۔ پھلدار شاخ

یسّی کے تنے سے ایک شاخ نکلتی ہے۔ رُوح کی ہفت چند نعمتیں اُس پر ٹھہرتی ہیں جن کے ذریعہ اُس کو پُورا کام کرنے کی قوت حاصل ہوتی ہے۔

اس پیشین گوئی کا موقعہ وہ تھا جب اسوریوں نے یہوداہ پر حملہ کیا اور وہ ملک اِتنا گھٹ گیا کہ خالی تنہ رہ گیا اور اب خود اس کے لئے بھی خطرہ تھا۔ اب اس تنہ میں سے ایک پھلدار شاخ نکلے گی۔

یسعیاہ ۱۱: ۱ سے ۱۶ تک۔

یہ شاخ بہت پھلدار ہو جائے گی کیونکہ الٰہی رُوح کی نعمتوں سے اُس کو مدد ملتی ہے۔ یہ نعمتیں ۳ جوڑوں میں ظاہر کی گئی ہیں۔

پہلا جوڑا۔ حکمت اور خرد کی رُوح۔ حکمت گہری باتوں کے دریافت کرنے والی اور خرد عمل امتیازی کرنے والی ہے۔

دُوسرا جوڑا۔ مصلحت اور قدرت کی رُوح۔ مصلحت سے وہ قوت مراد ہے جو تجویز اور ہدایت کرتی ہے۔ قدرت اُس کو عمل میں لاتی ہے۔

تیسرا جوڑا۔ معرفت اور خداوند کے خوف کی رُوح۔ معرفت سے مراد ہے خدا سے شخصی عملی واقفیت۔ خوف سے مراد ہے تعظیمی خوف جو حقیقی مذہب کا جزو ہے۔

اِن کے ذریعہ یہ مسیح راستی اور امن کے ساتھ سلطنت کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ مظلوموں کا انصاف کرنا۔ غریبوں کی مدد کرنا۔ ظاہری صورت کے مطابق نہیں بلکہ اندرونی سیرت کے مطابق انصاف کرنا اُس کا خاص کام ہے۔ اس کا نتیجہ عالمگیر امن ہو گا۔ انسان و حیوان میں جو دشمنی ہے وہ بھی جاتی رہے گی۔ عدن کی لعنت برکت سے بدل جائے گی۔ مصر کے خروج کی نسبت یہ بڑا

خروج ہوگا۔ سارے ملکوں سے خُدا کے لوگ اس شاخ کی طرف آئیں گے جو بطور جھنڈے کے کھڑی کی جائے گی۔ یہ پیشین گوئی زکریاہ ۱۰ باب کی پیشینگوئی کی توسیع ہے۔

فصل نہم مِصر اَور اَشور کا اِسرائیل کے ساتھ اِتّحاد

مِصر اَور اَشور اِسرائیل کے ساتھ مِل جائیں گے اَور خُدا کی اُمّت بن گے مُقدّس زبان بولیں گے اَور مذبح اَور قُربانی سے اُس کی عبادت کریں گے۔ گوش اَور صُور یہوّاہ کے لئے نذریں ادا کریں گے (یسعیاہ ۱۸: ۷ و ۲۳: ۱۸)۔

اس پیشین گوئی کا خاص تعلق دو بڑی حریف سلطنتوں سے ہے یعنی مِصر اَور اشور سے جو اسرائیل کی خاص دشمن تھیں۔

یسعیاہ ۱۹: ۱۶ سے ۲۵۔

مِصر اسرائیل کا قدیم دُشمن تھا۔ اشور اُس وقت سب سے بڑی طاقت تھی یہوداہ کا ایک فریق مِصر سے مدد کی اُمّید رکھتا تھا، اَور دُوسرا فریق اشور سے۔ یہوداہ کی بربادی قریب نظر آتی تھی۔ مگر یہوداہ کی بادشاہی خُدا کی تھی اس لئے خُدا خُود اُسے فتح بخشتا ہے۔ نبی نے مِصر کی تباہی کی پیشینگوئی کی۔ آخرکار یہ قدیم دُشمن اسرائیل کے دوست بن جائیں گے۔ وُہ اسرائیل کے خُدا کی پرستش کریں گے۔ یہ قدیم قومیں دُنیا کی قوموں کی نمائندہ تھیں۔ وُہ قدیم قومیں تو نیست و نابود ہو گئیں اس لئے اس پیشینگوئی کی تکمیل دُنیا کے امن و امان کی سلطنت میں ہوگی۔

فصل دہم۔ صیحُون کے کونے کا پتّھر

ایک کونے کا پتّھر صیحُون میں رکھا جائے گا جو سب کے اعتبار کے قابل ہوگا۔

وُہ سخت طُوفان کے وقت بھی مضبُوط رہے گا۔

یسعیاہ کی نبوّتوں کی تیسری فصل بھی مسیح کی نسبت نبوّتوں سے شروع اور اُن پر ختم ہوتی ہے۔ اشور نے جب یہوداہ پر حملہ کیا تو یہوداہ پر سخت مُصیبت آئی۔ جو لوگ اِتحادوں اَور عہدناموں پر بھروسہ رکھتے تھے اُن کو سخت مایوسی ہُوئی۔ اُن پر ظاہر ہوگیا کہ پناہ کی جگہ صرف ایک ہی تھی اَور وُہ خُدا کا شہر تھا۔ وُہ ساری مُصیبتوں کے درمیان اُس کے کونے کا مضبُوط پتّھر رہے گا۔

یسعیاہ ۲۸: ۱۴ سے ۱۸۔

اس مضبُوط و دیرپا کونے کے پتّھر کا تصوّر مابعد مزمُور میں پایا جاتا ہے کہ جس پتّھر کو معماروں نے ردّ کیا وُہی کونے کے سرے کا پتّھر ہوگیا۔ "یہ خُداوند کی طرف سے ہُوا اَور ہماری نظر میں عجیب ہے" (زبُور ۱۱۸: ۲۲، ۲۳)۔ نئے عہدنامہ میں اس کا کئی دفعہ ذکر ہُوا (متی ۲۱: ۴۲ و مرقس ۱۲: ۱۰ و لوقا ۲۰: ۱۷۔ اعمال ۴: ۱۱ و رومیوں ۹: ۳۳ و ۱۰: ۱۱ و ۱ پطرس ۲: ۶ و ۷)۔

فصل یازدہم۔ صیحُون بڑے بادشاہ کا شہر

صیحُون یہوّاہ کا پُرامن مسکن ہوگا۔ وُہ ذوالجلال جنگی مرد اور بادشاہ ہے۔ وُہ اُن ندیوں کی جگہ ہے جہاں مخالف جہاز ٹُوٹتے اَور خُدا کی اُمّت کے ہاتھ آتے ہیں۔

اشوریوں کے ذریعہ جو مُصیبتیں وارد ہُوئیں اُن کے ذریعہ ہی اَور اُس کے شاگردوں کا توکّل یہوّاہ پر زیادہ پُختہ ہوگیا۔ اس توکّل کا کمال ۳۳ باب میں نظر آتا ہے۔ نبی نے دیکھا کہ وُہ طُوفان گذر گیا۔ حملہ رُک گیا۔ شہر صیحُون محفُوظ ہوگیا اَور یہوّاہ سبھوں پر حُکمران ہے۔

یسعیاہ ۳۳ : ۱۳ سے ۲۴ -

یہ پیشین گوئی یسعیاہ ۴ باب کی پیشین گوئی کی توسیع تھی - اس پیشینگوئی کے شروع میں صیحُون کے حقیقی شہری کا حُلیہ دیا گیا ہے (مقابلہ کرو زبور ۱۵ اور ۲۴ : ۳ سے ۶ کے ساتھ) -

صیحُون کو خیمہ سے تشبیہ دی گئی جس کی رسیاں اور کھونٹیاں نہایت مضبُوط تھیں - پھر اُس کو ندیوں کی جگہ سے تشبیہ دی گئی جیسے وُہ شہر تھے جو دریائے نیل اور دریائے فرات کے ساحلوں پر واقع تھے - وہاں مخالف جہازوں کا گزر نہ ہوگا - اگر اُدھر سے گزریں گے تو اُن کو صیحُون کے باشندے توڑ کر اپنے قبضے میں کریں گے - اس کی ندیاں امن کی ندیاں ہیں - یہوواہ ذُوالجلال بادشاہ وہاں حکمران ہے -

یہ تشبیہ یُوایل ۳ : ۱۸ میں بھی آئی ہے - یہ پیشین گوئی اسُوری بادشاہ سنحریب کے حملے سے پہلے لکھی گئی - اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ اہلِ یہوداہ خُدا کی فرمانبرداری کرنے لگے - یسعیاہ کی پیشین گوئیوں میں یہ سب سے زیادہ فصیح عبارت میں لکھی گئی - اِس میں امن، معافی اور پاک خوشی کا خاص ذکر ہے - نبی کو یہ اُمید تھی کہ سنحریب کے لشکر کی شکست کے بعد یہ خوشی کی حالت اُس مُلک کو نصیب ہوگی - لیکن یہ اُمید پُوری نہ ہُوئی اور نہ ہوگی جب تک کہ ابنِ داؤد یعنی ابنِ خُدا کی سلطنت نہ آئے -

شرُوع کے دو مزامیر میں صیحُون کے اِس جلال کا ذکر آتا ہے - یسعیاہ ۳۳ باب کی طرح ان دو مزامیر میں بھی یہ ذکر ہے کہ اسُوریوں کے لشکر کی تباہی کے بعد صیحُون کی ایسی حالت ہوگی، اس لئے ان دو مزامیر یعنی ۴۶ و ۴۸ کو ہم اسی زمانہ سے منسُوب کرتے ہیں -

میکاہ

میکاہ اور یسعیاہ ہم عصر نبی تھے - یہ دونو یا تو اُستاد شاگرد تھے یا گہرے

دوست - البتہ اتنا فرق معلُوم ہوتا ہے کہ یسعیاہ اعلےٰ درجہ کے لوگوں میں نبوّت کرتا تھا اور میکاہ دیہاتی لوگوں میں - ان دونو نے یہ کوشش کی کہ یہوداہ کے ایمانداروں کا ایمان مضبُوط کریں - یرمیاہ نبی نے بتایا کہ میکاہ نے حزقیاہ بادشاہ کے ایّام میں نبوّت کی جس کا لوگوں پر گہرا اثر ہُوا - چُونکہ میکاہ کی کتاب ایک مکمل کتاب ہے اس لئے گمان غالب ہے کہ اس نے حزقیاہ کے زمانہ کے ذرا بعد نبوّت شرُوع کی -

میکاہ کے ۴ اور ۵ بابوں میں جو میکاہ کی نبوّت ہے اُس کے تین درجے ہیں - پہلے پہل تو اُس نے کسی ماقبل گمنام نبی کی پیشینگوئی کو پیش کیا کہ خُداوند کے گھر کا پہاڑ سب پہاڑوں سے بلند کیا جائے گا، اور میکاہ نے خُود یہ نبوّت کی کہ یروشلیم برباد ہوگا اور ہیکل کا پہاڑ ایک جنگل بن جائے گا (میکاہ ۳ : ۲۱) -

دُوسرا درجہ عامُوس کی پیشین گوئی کے مشابہ ہے - داؤد کے بُرج کی قدیم حکُومت جاتی رہی لیکن وُہ پھر بحال ہوگی - صیحُون کی بیٹی ذلیل ہوگی - لیکن صیحُون کے ساتھ اُن قوموں کو پامال کریں گے اور صیحُون آخر کار سب پر فتح پائے گی - (میکاہ ۴ : ۸ سے ۱۳) - یہاں تین تشبیہیں استعمال ہُوئیں - گڈریوں کا بُرج - صیحُون کی بیٹی اور سانڈھ یا بیل -

اور تیسرا اور اعلےٰ درجہ وُہ ہے جہاں یہ ذکر ہے کہ بیت لحم سے ایک حاکم نکلے گا -

فصل دوازدہم - بیت لحم سے حاکم

ایک حاکم بیت لحم میں پیدا ہوگا - اس کا نام صُلح ہوگا - اس کے ذریعہ قدیم وعدے پُورے ہوں گے، اور وُہ زمین کی حدوں تک سربلند ہوگا -

میکاہ ۵: ۱ سے ۴۔
نبی نے دیکھا کہ صیحُون سخت مُصیبت میں ہے۔ دُشمنوں نے اُس کا محاصرہ کیا اور اُسے اسیر کر لیا۔ اُس کے بادشاہ کی بے عزتی ہوگی۔ داؤد کا خاندان ویسا ہی پست ہو گیا جیسے وُہ پہلے بیت لحم میں محض ایک گڈریے کی حالت میں تھا۔ پھر نبی نے دیکھا کہ داؤد کا تباہ شُدہ خاندان پھر بحال ہوگا جیسا کہ عاموس نے خبر دی تھی۔ قدیم وعدے پُورے ہوں گے۔ داؤد سے جو عہد کیا گیا تھا وُہ پُورا ہوگا۔ داؤد کے خاندان سے ایک حاکم نکلے گا اور حاکم بنے گا۔ اس کی حکومت دُنیا کے کناروں تک وسیع ہوگی۔ اُس کے زمانے میں اسرائیل دُوسری قوموں کے لیئے اوس کی مانند ہوگا۔ وُہ اپنی ابدی کہانت کو پہچانینگے اور وُہ گلّے میں شیر کی طرح بنے گا۔ لیکن اُس کی آمد کا مقصد امن و صُلح ہے اور یہ حاکم صُلح کہلائے گا۔ اس کے ساتھ مقابلہ کریں متّی ۲: ۶ کا۔

Rev Michael Joseph. Cell # 92 300 7233 854.
yscaljesus@gmail.com
yesmicheal@yahoo.co.uk
Evenglist Yousaf Masih.
Cell # 92 300 7233 853.

آٹھواں باب

یرمیاہ اور اُس کے ہمعصر

حزقیاہ کی اچھی سلطنت کے بعد منسّی اور آمون کی خراب حکومت شرُوع ہُوئی۔ مُلک کی حالت بہت بگڑ گئی اگرچہ یُوسیاہ نے اصلاح کی کوشش کی۔ لوگوں کو مُوسوی شریعت پر عمل کرنے کی ہدایت ہُوئی۔ فراموش شُدہ ہیکل میں سے استثنا کی کتاب کا ایک نسخہ مل گیا۔ خُداوند کے گھر میں مزامیر گانے کا پھر اِنتظام ہُوا۔ انبیا اس کام میں بادشاہ کی مدد کرتے رہے (۲۔سلاطین ب۲۲ و ۲۔تواریخ ب۳۴)۔ اس اصلاح کے ذریعہ نیک لوگوں کا جتّھا عوام سے علیحدہ ہو گیا کیونکہ عوام النّاس نے اصلاح پر عمل نہ کیا۔

جب یہ نیک بادشاہ قدیم مجدّو کے مقام پر ایک جنگ کے وقت مارا گیا تو حالت بہت نازک ہو گئی (۲۔سلاطین ۲۲: ۲۹، ۳۰ و ۲ تواریخ ۳۵: ۲۰ سے ۲۵)۔ انبیا کی کوشش ناکام رہی۔ یُوسیاہ کے زمانہ کا بڑا نبی یرمیاہ تھا جس کی مدد دیگر انبیا صفنیاہ حبقوق وغیرہ کرتے رہے۔ ان انبیاء میں سب سے پہلا نبی صفنیاہ تھا جس نے یُوسیاہ کی سلطنت کے شرُوع میں نبوّت کی۔

صفنیاہ

اس نبی کے زمانہ میں صفنیاہ نبی کی نبوّتیں بہت کم ملتی ہیں۔ اُس نے پرُانی نبوّتوں کو بہت کچھ دُہرایا اور بعض اوقات تو لفظ بہ لفظ اُن کو نقل کیا۔ البتہ

طرزِ عبارت خاص ہے (دیکھو ۲: ۱ و ۲ و ۳: ۱۱ و ۱۸)۔ اِس کی نبوّت کی خصوصیت یہ ہے کہ سارے مُلکوں اَور قوموں پر اُس نے اپنی نظر ڈالی اَور اُن کی رُوحانی حالت کی نظرِ ثانی کی۔ یروشلیم کی تباہی کا اِتّفاقی ذکر کیا۔

فصل اوّل۔ خُداوند کی بڑی عدالت

صفنیاہ نے یہ نبوّت کی کہ خُداوند کی عدالت کا بڑا اَور خوفناک دِن یہُوداہ یروشلیم اَور ساری قوموں پر آنے والا ہے لیکن جو راستباز مُنتشر ہو گئے ہیں وُہ مخلصی پائینگے۔ اِسرائیل پھر اپنے مُلک میں آئے گا۔ یہوواہ نجات دہندہ اُن کے درمیان رہے گا اَور خوشی منائیگا۔ ساری دُنیا میں اسرائیل کی شُہرت اَور تعریف ہو گی اَور افریقہ کے دُور دراز علاقوں کے باشندے بھی اسرائیل کے ساتھ مِل کر خُداوند کی پرستش کریں گے۔

معلوم ہوتا ہے کہ صفنیاہ کے دِل میں سکوتی حملہ آوروں کا خیال تھا۔ یہ اجنبی گروہ ایشیا کے باشندوں کے درمیان ہل چل پیدا کر دیتے تھے۔ نبی نے یہ سمجھا کہ دُور و نزدیک کی قوموں کی بربادی کے لئے وُہ سکوتی خُدا کے ہاتھ میں ایک اوزار ہیں۔ (دیکھو صفنیاہ ۱: ۱۵ و ۲: ۳ و ۱۱ (۴-۱۸ و ۲: ۱۱-۳)۔

پھر نبی نے یکے بعد دیگرے فلسطین کے شہروں کی بربادی کا ذکر کیا۔ موآب اَور عموّن، سدوم و عمورہ کی طرح بگڑ گئے۔ کوشی لوگ تلوار سے مارے جائیں گے۔ اشور مغلوب ہو گا اَور نینوہ اُجاڑ ہو جائے گا۔

لیکن اِس سزا میں مخلصی کا مقصد نمودار ہے نہ صرف اسرائیل ہی کے لئے بلکہ ساری قوموں کے لئے بھی۔

صفنیاہ ۳: ۸ سے ۲۰۔

اِس نبوّت میں یہ امر قابلِ غور ہے کہ اس سزا کے بعد ساری قوموں کو مخلصی ملے گی۔ اس میں یسعیاہ ۱۹: ۱۸ سے ۲۵ کی توسیع پائی جاتی ہے۔ نبی کے خیال میں جو قومیں یہوواہ کی پرستش میں خاص حِصّہ لینی ہیں وُہ افریقہ کی قومیں ہیں یعنی کُوش اَور لبیان کے لوگ۔ یسعیاہ نے ذکر کیا تھا کہ مصر کی سرزمین میں مذبح نصب کیا جائیگا۔ یہاں اُسی کی طرف اشارہ ہے۔ مسیح کے ایّام میں عالمگیر یہوواہ کی عبادت کا ذکر عہدِ عتیق کے محاورے کے مطابق مذبح اَور قُربانیوں کے ذریعہ ہُوا۔

نبی نے اسرائیل اَور یہوواہ کے رشتہ کو بھی محبّت کے ذریعہ ظاہر کیا، جیسے ہوسیع نے کیا تھا یعنی نکاح کا رشتہ۔ اسرائیل کو نئے نام دئے گئے اَور شادی کی ایک بڑی ضیافت کا نقشہ پیش کیا گیا جس کا ذکر نئے عہدنامہ میں کئی دفعہ ہُوا۔

فصل دوم۔ صیحُون میں قوموں کا مُتبنّیٰ بننا

زبور ۸۷ میں ذکر ہے کہ صیحُون میں دیگر قومیں بھی صیحُون کے باشندوں میں شمار ہونگی۔

اس مزمُور کے ساتھ مقابلہ کرو زبور ۴۵ و یسعیاہ ۱۹: ۱۸ سے ۲۵ کا۔ اِس مزمُور کی پیشین گوئی صفنیاہ ۳: ۹ و ۱۰ سے بھی زیادہ وسیع ہے۔ مصر کے ساتھ بابل کا ذکر آتا ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہم اسُوریوں کے زمانے کو چھوڑ آئے اَور بابل کے زمانہ میں پہنچ گئے ہیں۔

ایک عالم (ڈیلیچ DELETZSCH) نے اس مزمُور کا نام رکھا ہے "قوموں کی نئی پیدائش کا شہرہ" یہ قومیں جو ایک وقت باہم بہت سخت مخالف اَور دشمن تھیں وُہ اب برادرانہ رشتے میں پروئی گئیں اَور اُن میں سے ہر ایک خُدا کے خاندان کے بچوں میں شمار ہونے لگی۔

زبُور ۴۵ میں اِس رشتے کو نکاح کے رشتے سے تشبیہ دی گئی تھی۔ یہاں یہ قومیں مُتبنّیٰ کہلاتی ہیں اور ان کا نام صیحُون کے باشندوں کے رجسٹر میں درج ہوتا ہے۔ یسعیاہ ۱۹: ۱۸ سے ۲۵ میں بھی مصر اور اسُور کا اِتّحاد اسرائیل سے ظاہر کیا گیا جو اسرائیل کو بیٹے کا لقب مِلا تھا اب وُہ دیگر قوموں کو بھی ملتا ہے۔

فصل سوم۔ تاکستانِ اسرائیل کی بحالی

اسرائیل کی تاک کو دریائے نیل اور فرات کے درندہ جانوروں نے پامال کیا تھا۔ زبُور ۸۰ میں بحال کے لئے دُعا ہے خاصکر مسیح ابنِ آدم اور یہوّاہ کے دائیں ہاتھ کے انسان کی مدد کے لئے۔

غالباً یہ ۸۰ مزمُور یُوسیاہ کے ایّام میں لکھا ہو گا۔ جبکہ یہُوداہ کا خاص دشمن تھا۔

یہاں اسرائیل کو تاک سے تشبیہ دی گئی جس کا ذکر یعقُوب کی برکتوں میں آیا تھا (پیدائش ۴۹: ۱۱ و ۱۲ وغیرہ)۔

ابنِ آدم کا لقب زبُور میں آیا تھا۔ اور "خُدا کے دائیں ہاتھ کا انسان" زبُور ۱۱۰ میں مذکور ہُوا۔ یہ دونوں لقب یہاں ملا دئے گئے ہیں۔

حبقُوق

یہ نبی (حبقُوق) بابلی زمانہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اُس نے غالباً صفنیاہ سے کچھ پیچھے یہویکین کے زمانہ میں نبوّت کی۔ اِس میں بُلند خیالات اور اعلےٰ زبان پائی جاتی ہے۔ یہ یروشلیم کی بربادی سے پیشتر زمانہ کا آخری نبی تھا۔ اگرچہ اس کی کتاب میں بھی ماقبل انبیا کی پیشین گوئیوں کے حوالے پائے جاتے ہیں تو بھی اس میں اُس کی ذاتی پیشین گوئیاں بھی ملتی ہیں۔

حبقُوق نے خُداوند سے یہ شکایت کی کہ کسدیوں کے حملوں کی وجہ سے مُلک میں جو مُصیبت وارد ہوتی ہے اُس پر نظر کر اور حملہ آوروں کو سزا دے۔ خُداوند نے اُس کی فریاد کا یہ جواب دیا کہ میں ظالموں اور بدکاروں کو سزا دُوں گا اور راستبازوں کی مدد کروں گا (حبقُوق ۲: ۴)۔

اِس سے یہ یقین ہو گیا کہ اسرائیل کے وفادار راستباز لوگ زندہ رہیں گے حالانکہ ظالم مغرور تباہ ہو گا۔ اس حصّے میں خُود خُداوند کی حضُوری کا یقین دلایا گیا (حبقُوق ۲: ۲۰)۔ قوموں کی اِن شکایات کے دَوران میں حبقُوق نے یسعیاہ ۱۱ باب کی پیشین گوئی کا حوالہ دیا (حبقُوق ۲: ۱۲ سے ۱۴) خاصکر اس کا مقابلہ کرو یسعیاہ ۱۱: ۹ سے، پھر نبی نے بیان کیا کہ خُداوند سزا اور مخلصی دینے کو آئے گا۔

فصل چہارم۔ خُداوند کی آمد

حبقُوق نے بیان کیا کہ خُداوند اپنی اُمّت کی مخلصی اور دشمنوں کی بربادی کے لئے آئے گا۔ (حبقُوق ۳ باب)۔

یہ پیشین گوئی اعلےٰ نظم میں بیان ہُوئی۔ اس میں پہلے تو نبی کی یہ دُعا ہے کہ شریر دشمنوں کو سزا دینے کے دَوران میں خُدا اپنی رحمت کو یاد رکھے۔ پھر مُوسیٰ کی برکت کی طرح اور دیبورہ اور داؤد کی غزل کی مانند (استثنا ۳۳ ب قضاۃ ۵ ب و زبُور ۱۸) خُداوند کی آمد کا بیان ہُوا۔ خُدا کے جلال کو دیکھ کر نبی پہلے پہل تو بہت خوفزدہ ہو گیا مگر آخر میں مخلصی کا تجربہ حاصل کر کے اُس نے خوشی کا اظہار کیا۔ خُداوند کی یہ آمد وُہی آمد ہے جو مسیحی پیشین گوئیوں میں بار بار پیش کی گئی۔ یہاں جو بات نبی کے مدِ نظر ہے وُہ اُمّت کی مخلصی ہے۔

فصل پنجم ۔ راستباز حاکم

زبور ۷۵ میں خُدا کو راستباز قاضی کے طَور پر ظاہر کیا گیا ہے ۔ وُہ عدالت کے لئے آتا ہے ۔ راستبازوں اَور شریروں دونو کو یہ آگاہی دی گئی کہ وُہ شُکر گزاری کے ہدیے گزرانیں اَور خُدا کا جلال ظاہر کریں تا کہ اُس کے غضب کی آگ اُس کو برباد نہ کرے۔

اس مزمُور کا طرز اَور تعلیم حبقُوق کے طرز اَور تعلیم کے مشابہ ہے اَور خُداوند کی آمد کا ذکر بھی قریباً ویسا ہی ہے۔ اس مزمُور کا ٹھیک موقع تو معلُوم نہیں، البتہ اس کی عام تعلیم حبقُوق کے زمانے کے مناسبِ حال ہے۔

یرمیاہ

یسعیاہ کے بعد دُوسرا بڑا نبی یرمیاہ گزُرا ہے ۔ یہ والدہ کے بطن ہی میں اس ہولناک کام کے لئے مخصُوص ہُوا کہ اپنی اُمّت کی جھُوٹی اُمیدوں کو رَدّ کرے اَور اپنی اُمّت کے ساتھ اُن کے دُکھوں میں شریک ہو۔

یرمیاہ کو عمُوماً ہم غم کا نبی کہہ سکتے ہیں۔ جو کام اُس کے سُپرد ہُوا وُہ غم و افسوس سے بھرا تھا۔ یہوؔاہ نے اُسے مضبُوط شہر، آہنی ستُون اَور پیتل کی فصیلوں کی مانند بنایا جو سارے مُلک ، بادشاہوں، سرداروں اَور کاہنوں اَور عوام النّاس کے خلاف قائم رہے گا (یرمیاہ ۱: ۱۸ و ۱۹) ۔ گو اُنھوں نے یرمیاہ کو ستایا اَور اُس پر ظُلم کئے، لیکن وُہ اُس پر غالب نہ آئے کیونکہ خُداوند اُس کے ساتھ تھا۔ اُس نے اپنی اُمّت کی یہ ساری مُصیبت دیکھی اَور اُن بقیہ کے

ساتھ مِصر کو بھاگ گیا۔ اُس نے اپنا تجربہ یرمیاہ ۱۹: ۱ و ۲ میں بیان کیا۔ اُس کی تصنیف میں اُس کی مایُوسی اَور عمر رسیدگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔

اِس نبی کا تعلق یُوسیاہ بادشاہ کے ساتھ تھا۔ بادشاہ کی اصلاحات میں یرمیاہ نے مدد کی۔ اِستثنا کی کتاب کا اُس پر گہرا اثر ہُوا۔

یرمیاہ کی نبُوّتوں کو ہم تین حِصّوں میں تقسیم کرسکتے ہیں جس کا پہلا باب بطور دیباچہ کے ہے۔ اُس میں نبی کی بُلاہٹ کا ذکر اَور آخری باب تاریخی بیان ہے۔

پہلا حِصّہ (۲ باب سے ۲۴ باب تک) یہوؔواہ کے متعلق تقریروں کا مجمُوعہ ہے۔

دُوسرا حِصّہ (۲۵ باب سے ۴۵ باب تک) سزا اَور تسلّی کے متعلق پیشین گوئیوں کا مجمُوعہ ہے۔

تیسرا حِصّہ (۴۶ باب سے ۵۱ باب تک) قَوموں کے لئے پیغام ہے۔

پہلے حِصّہ میں مسیحی زمانہ کی دو پیشین گوئیاں ہیں۔ ایک خُدا کی آمد کی اَور دُوسری مسیح بادشاہ کے بارے میں ہے۔

فصل ششم ۔ یروشلیم خُداوند کا تخت

یہوؔاہ نجات دہندہ اپنی جلا وطن اُمّت سے شادی کرتا ہے۔ وُہ ایک کو شہر میں سے اَور دو کو خاندان میں سے چُن کر صیوُن میں بحال کرتا ہے۔ وُہ شمال کی زمین سے جمع ہوکر اپنے آباواجداد کی میراث لینے کو آئیں گے۔ وُہ اُن پر اپنی مرضی کے مُطابق ایک گڈریے کو مُقرّر کرے گا۔ سارا یروشلیم خُداوند کا تخت کہلائے گا اَور ساری قومیں وہاں جمع ہوں گی۔

یرمیاہ ۳۱ : ۳ ۱ سے ۱۸۔

یہ نبوت یوسیاہ کے دنوں کی ہے۔ اس میں وہی خیال ہے جو ہوسیع ۲ باب میں پایا جاتا ہے کہ یہوواہ اور اسرائیل کا نکاح ہوگا۔ گو لوگ پراگندہ ہو گئے لیکن خداوند کسی کو فراموش نہیں کرے گا۔ عاموس نبی کی نبوت کی طرح یہاں بھی یہ ذکر ہے کہ ایک دانہ بھی ضائع نہ ہوگا (عاموس ۹ : ۹)۔

اسرائیل کے انتظام میں عہد کا صندوق سب سے مقدس تھا جس میں عہد نامہ کی تختیاں محفوظ تھیں۔ اس صندوق کے اوپر کروبیوں کی مورتیں تھیں اور وہ خداوند کا تخت تھا، جہاں سے خدا امت پر ظاہر ہوتا تھا۔ لیکن نئے عہد نامہ میں یرمیاہ کی پیشین گوئی کے مطابق جلا وطنی سے بحالی کے بعد عہد کا صندوق موجود نہ رہا۔ اس عہد کے صندوق کا جاہ و جلال فراموش ہو جائیگا۔ کوئی دوسرا صندوق اس کے عوض بنایا نہ جائے گا کیونکہ اس سے ایک اعلےٰ اور بہتر شے عطا ہوگی۔ سارا نیا یروشلیم شہر ان کا قائم مقام ہوگا۔ سارا شہر خدا کا تخت ہوگا۔ سارا شہر ہیکل کے پاکترین حصہ کی طرح پاکترین ہوگا اور سارے باشندوں کو کاہنی حقوق حاصل ہوں گے۔ البتہ یرمیاہ کے دل میں بادل اور آگ کے ستونوں کا خیال تھا اور اس میں یسعیاہ کی پیشین گوئی (یسعیاہ ۴ : ۵ و ۶) سے کچھ ترقی پائی جاتی ہے۔

فصل ہفتم ۔ راستباز شاخ

یرمیاہ نے مسیح کو راستباز شاخ کہا۔ یہ نام یہوواہ صدقنو (یہوواہ ہماری راستبازی) اس کو اور نئے یروشلیم کو دیا گیا۔ مصر سے خروج کرنا لوگ فراموش کردیں گے کیونکہ ایک بڑا خروج اعلےٰ پیمانے پر ہوگا جس میں وہ سب لوگ جو

سارے ملکوں میں منتشر ہو گئے تھے نکل کر پھر مقدس سرزمین میں آئیں گے۔ داؤد کے خاندان کی بادشاہی اور لیوی کہانت ابدی ہوگی۔

مسوریٹک نسخہ میں دو مقامات دیئے گئے ہیں۔ پہلا مقام تو پہلے مجموعہ ۲۳ : ۵ سے ۸ میں اور دوسرا مقام دوسرے مجموعہ کے ۳۳ : ۱۴ سے ۲۲ میں ہے۔ یہ دونوں مقامات ایک دوسرے سے بہت مشابہ ہیں۔ البتہ اتنا فرق پایا جاتا ہے کہ دوسرا پہلے مقام کی توسیع ہے۔ دوسرا مقام سترول کے ترجمے میں نہیں پایا جاتا کیونکہ جس نسخے سے سترول کا ترجمہ کیا گیا اس میں وہ مقام نہ تھا۔ پھر بھی کچھ شک کی گنجائش نہیں کہ یہ مقام اصلی ہے۔ ان دونو مقاموں کو بالمقابل رکھ کر پڑھو۔

ان مقامات میں یرمیاہ نے یسعیاہ نبی کی پیشین گوئی (یسعیاہ ۷ : ۱۴ و ۱۱ : ۲) کو لے کر اسے نئے خیالات کا لباس پہنایا۔ یہ نام "یہوواہ ہماری راستبازی" یسعیاہ کے اس مقام کو یاد دلاتا ہے جہاں لکھا ہے کہ "ایل ہمارے ساتھ" (عمانوائیل)۔ مسیح بادشاہ کو یہ نام دیا گیا اور یہ اس امر کا ضامن تھا کہ اسرائیل کی راستبازی یہوواہ میں پائی جائے گی۔ اسی طرح دوسرے مقام میں یہی نام نئے یروشلیم کو دیا گیا کیونکہ وہ یہوواہ کا تخت تھا۔ قوموں میں سے منتشر بنی اسرائیل کا خروج ایسا شاندار ہوگا کہ مصر کا خروج اس کے سامنے ماند پڑ جائے گا۔

دوسرے مقام میں اس پیشین گوئی کو توسیع دی گئی اور چند قدیم عہدوں کو اس میں شامل کیا۔ مثلاً نوح کے ساتھ عہد کو جو موسموں کے قائم رہنے کا نشان تھا۔ ابرہام کے ساتھ عہد کو جو اس کی نسل کی کثرت کا تھا۔ فنحاس کے ساتھ عہد کہانت کی مداومت کو، داؤد کے ساتھ عہد کو جو اس کی نسل کی

اَبدی بادشاہی کا نشان تھا۔ یہ سارے عہد یقینی تھے۔ اِن کے ٹوٹنے کا امکان نہ تھا۔

فصل ہشتم ۔ بحالی اَور نیا عہد

راخل کو جو اپنے بچّوں کے لئے روتی ہے یہ تسلّی دی جاتی ہے کہ وُہ دُشمن کے مُلک سے واپس آئیں گے۔ یہوواہ اَبدی محبّت کے ساتھ اُنہیں پیار کرتا ہے۔ جب اُن کے گُناہوں کی سزا اِل چکے گی اَور وُہ توبہ کریں گے تو خُداوند اُن کو بحال کرے گا۔ ہر قسم و درجہ کے لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ واپس آئے گی اَور خُداوند اپنے خُدا کی اَور داؤد اپنے بادشاہ کی اطاعت کرے گی۔ خُداوند اُسے اُس کے ہی مُلک میں لگائے گا اَور وُہ عجیب طَور سے پھلدار ہوگی اَور لوگوں کو ایسی خُوشی ہوگی جیسی عہد کے وقت ہوتی ہے۔ ایک نیا عہد باندھا جائے گا اَور الٰہی تعلیم اُن کے دِلوں پر لکھی جائیگی تاکہ وُہ خُداوند کو جانیں۔ یروشلیم از سرِ نَو تعمیر ہوگا اَور وُہ اپنے سارے قُرب و جوار کے ساتھ خُداوند کے لئے مُقدّس ہوگا۔

یرمیاہ نے اپنی نبوّت کے زمانہ کے آخر کے قریب ایک چھوٹی کتاب تسلّی کے لئے لکھی جس میں مسیحی زمانہ کا خاص تصوّر پایا جاتا ہے۔ اس چھوٹی کتاب کا مضمون وُہی ہے جو حبرسیح کی کتاب کے پہلے تین ابواب میں پایا جاتا ہے۔ یہ نبوّت اس بڑی نبوّت کی جو تسلّی کی کتاب کہلاتی ہے بُنیاد ہے۔ (دیسعیاہ ۴۰ تا ۶۶ باب) یہ نبوّت نظم میں ہے۔

یرمیاہ ۳۰ و ۳۱ باب۔

اس پیشینگوئی کا اعلےٰ معراج آخری حصّہ میں ملتا ہے کہ خُدا کا عہد ٹوٹ

نہیں سکتا اَور اسرائیل کی نسل کُلّیۃً طَور پر ردّ نہ کی جائے گی۔ راستبازوں اَور شریروں کو الگ الگ کر دیا جائے گا۔ یروشلیم گو تباہ ہُوا لیکن وُہ از سرِ نَو تعمیر ہوگا اَور پہلے سے زیادہ شاندار ہوگا۔ عرب کی پہاڑی جہاں کوڑھی رہتے تھے اَور ہنوم کی وادی جہاں گندگی اَور لاشیں پھینکی جاتی تھیں پاک ہوں گے اَور اُس سارے علاقے کا نام پاکترین مقام ہوگا۔ جو کتبہ سردار کاہن کے تاج پر ہوتا تھا، وُہ سارے یروشلیم پر لکھا جائے گا۔ تیسرے باب کے مضمون کی طرح وُہ سارا شہر عہد کے صندوق کا قائم مقام ہوگا۔ ۳۳ باب کا بھی یہی مضمون ہے کہ اس کا نام "یہوواہ صدقینو" (خُداوند ہماری راستبازی) ہوگا۔

یرمیاہ نے جو مسیحی زمانے کا تصوّر پیش کیا وُہ پہلے تصوّرات سے کہیں زیادہ اعلیٰ ہے۔ مسیح بادشاہ کا تصوّر ماند پڑ جاتا ہے کیونکہ یہ بادشاہ خُود یہوواہ ہے جس نے اپنی اُمّت کو مخلصی عنایت کی۔ اس نبوّت میں خروج کا قصّہ اَور کوہِ سینا کا عہد نامہ اِس اعلےٰ تصوّر کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا گیا۔ یہوواہ خُود آئے گا، اَور اپنی اُمّت کو عجب طرح سے مخلصی دے گا، اَور ان کے ساتھ ایک نیا عہد باندھے گا۔ اس نبوّت کی طرف متی ۲: ۱۷ و ۱۸ میں اشارہ پایا جاتا ہے۔

فصل نہم ۔ داؤد کے ساتھ لا مُبدّل عہد

خُداوند نے داؤد کے ساتھ عہد باندھا تھا کہ خُداوند وفادار ہے۔ اگرچہ داؤد کا خاندان زوال پکڑ گیا کیونکہ خُداوند کی رحمتیں اَبدی ہیں۔ وُہ آکر صیحُون میں اَبد تک رہے گا اَور وہاں کے باشندوں کے لئے سامان بکثرت مہیّا کرے گا اَور داؤد کے لئے شان و شوکت پیدا کرے گا۔

زبُور ۸۹ و ۱۳۲ میں عہد کے اٹل ہونے کا خیال یرمیاہ ۳۳ باب کی طرح ہے۔ مسیح بادشاہ کا تصوّر کچھ دُھندلا سا ہے کیونکہ یہوواہ خُود اُن کی اُمید ہے۔

زبُور ۸۹ میں اُس عہد کی تشریح ہے جو داؤد کے ساتھ باندھا گیا تھا اور اس میں داؤد کے خاندان کے گُناہوں کے باعث قائم کیا گیا۔

زبُور ۱۳۲ بھی زبُور ۸۹ کی طرح ہے۔ اس میں بھی اس پیشینگوئی کا حوالہ ہے جو ناتن نبی نے کی تھی۔

اس مزمُور میں نہ صرف داؤد کے ساتھ عہد کا ذکر ہے بلکہ اُن پیشینگوئیوں کی طرف بھی اشارہ ہے جو یسعیاہ اور یرمیاہ نبیوں نے شاخ اور کونپل کے بارہ میں کی تھیں۔

صیحوُن مخلصی کا مرکز ہوگا کیونکہ وُہ خُداوند کا اَبدی تخت ہے۔ زبُور ۷۲ کی طرح یہ مسیح کی سلطنت کا نتیجہ ہے۔ کاہن نجات کے درمیانی نہ ہوں گے بلکہ وُہ خُود بھی نجات کے لباس سے ملبّس ہوں گے۔ اور یُوں اَبدی کہانت کی خِدمت کو سرانجام دیں گے جیسا کہ یرمیاہ ۳۳ باب میں مذکور ہے لیکن داؤد ثانی کو خاص شفقت عنایت ہوگی۔

اس مزمُور کے ساتھ مُقابلہ کریں زکریاہ کے گیت کا لُوقا ۱: ۶۸ سے ۷۰)۔

نواں باب

حزقی ایل

جلاوطنی کے نبیوں میں حزقی ایل پہلا نبی تھا۔ اس زمانہ میں مسیحی نبوّت کا نیا زمانہ شرُوع ہُوا۔ وُہ شاہ یہویکین کے ساتھ یروشلیم کی بربادی سے گیارہ سال پہلے اسیری میں گیا۔ وُہ دریائے کبار کے کنارے رہتا تھا۔ وُہ جلاوطنی کے پانچویں سال نبوّت کے لئے بُلایا گیا اور کم ازکم بائیس۲۲ سال تک نبوّت کرتا رہا۔ وُہ کاہنی خاندان سے تھا۔ اس نبی نے نشانوں اور تمثیلوں کو بہت استعمال کیا۔

اِس نبی کی نبُوّت کے زمانے کو ہم دو حصّوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔ یروشلیم کی بربادی سے جو صِدقیاہ بادشاہ کے گیارہویں سال میں ہُوئی، اس بربادی سے پیشتر اِس کا یہ کام تھا کہ وُہ ان لوگوں کو خُدا کی سزاؤں سے ڈرائے۔ لیکن اس بربادی کے بعد اُس کا پیغام تسلّی کا تھا اور اُس نے خُدا کے وعدوں کو پیش کیا کہ وُہ اُن کو بحال کرے گا۔

دیباچہ (۱ سے ۳: ۲۱ تک) میں اُس کی بُلاہٹ کے طریقہ کا ذکر ہے۔
پہلا حصّہ (۳: ۲۲ سے ۲۴ باب کے آخر تک) یروشلیم اور یہُوداہ کے خلاف سزا کی نبُوّتیں ہیں۔

دُوسرا حصّہ (۲۵ باب سے ۳۲ باب کے آخر تک) سات پیشینگوئیاں غیر اقوام کے خلاف ہیں، جیسا کہ یسعیاہ اور یرمیاہ کی کتابوں میں مندرج ہیں۔

تیسرا حصّہ (۳۳ سے ۴۸ باب تک) اسرائیل کی بحالی کی پیشین گوئیاں اور دُنیا کی قوموں کی تباہی کی خبریں، نئی ہیکل اور خُدا کی بادشاہی کی پیشین گوئی۔ پہلے حصّے میں تین مقامات میں مسیح کے زمانہ کی پیشین گوئیاں ہیں۔

فصل اوّل ۔ خُداوند مُقدّس

جلاوطنی کے ایّام میں خُداوند خُود اپنی اُمّت کے لئے مُقدِس ہوگا۔ وُہ پھر اُنہیں اُن کی سرزمین میں بحال کرے گا۔ وُہ اُس کی ساری نفرتی اشیا کو دُور کریگا اور اُنہیں گوشت کا دِل اور نئی رُوح عطا کریگا۔ تب وُہ اُس کی راہوں میں چلینگے۔

حزقی ایل ۱۱: ۱۶ سے ۲۰

اِس مقام میں یہوّاہ خُود مُقدِس کہلایا۔ اِس پیشین گوئی کے ساتھ یسعیاہ ۴۰ باب کا مقابلہ کرو کہ خُدا تنبیہ دے کر اپنی اُمّت کو پاک کرے گا۔ اِس میں یرمیاہ ۳۰ و ۳۱ بابوں کی مزید تشریح ہے۔ الٰہی تعلیم پتّھروں کی لوحوں کی بجائے خُود دِلوں پر جو صاف ہوگیا لکھی جاتی ہے کسی مقامی ہیکل کی ضرورت نہ ہوگی بلکہ ہر جگہ خُدا خُود ان کا مُقدِس ہوگا۔ خُدا بلا ہیکل کے بہتر ہے بہ نسبت ہیکل بلا خُدا کے۔ زرو بابل کے دِنوں میں جو بحالی ہُوئی اُس میں خُدا کی ایسی آمد کا پتہ نہیں چلتا اس لئے اِس کی تکمیل یسُوع میں ہوتی ہے۔

فصل دوم ۔ دیودار کی عجیب شاخ

خُدا کی سلطنت دیودار کے درخت کی شاخ کی طرح ہے جو ایک بُلند درخت ہے، کاٹ کر اسرائیل کے پہاڑ پر لگائی گئی اور وُہ بڑھتے بڑھتے بہت عظیم الشان اور بُلند ہوگئی۔

(حزقی ایل ۱۷: ۲۲ سے ۲۴)

زبُور ۸۰ اور میکاہ ۴ باب کی طرح بیان بھی یہ خُوبصُورت تشبیہ یا مثال پیش کی گئی۔ اِس تشبیہ میں یہ دکھایا گیا کہ خُدا کی سلطنت ایک نرم شاخ سے بڑھتے بڑھتے ایک عالیشان درخت بن گیا۔ شاخ سے مُراد اسرائیل کا وفادار بحال شُدہ بقیہ ہے۔ اِس بقیہ کو مسیحی زمانے کی ساری برکتیں حاصل ہوں گی۔ اگرچہ قوم تباہ ہوگئی تو بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ یہ بقیہ خواہ کتنا ہی تھوڑا ہو سارے وعدوں کا وارث ہوگا۔ مقابلہ کرو متّی ۱۳: ۳۱ سے۔

فصل سوم ۔ مُستحق بادشاہ

کاہن کا سربند اور بادشاہ کا تاج جاتا رہے گا اور سلطنت کھنڈروں کا ڈھیر رہے گی جب تک کہ وُہ نہ آئے جس کو یہوّاہ نے مقرّر کیا ہے۔

حزقی ایل ۲۱: ۲۵ سے ۲۷۔

کاہن کے سربند اور بادشاہ کے تاج کے جاتے رہنے سے عُہدے سے اُن کی معزولی مُراد ہے۔ کچھ عرصے کے لئے کہانت اور سلطنت جاتی رہے گی۔ موجُودہ سلطنت مسیح کی سلطنت نہیں۔ آج کل جو لوگ بحیثیّت عُہدہ کاہن اور بادشاہ ہیں وُہ اِس مسیحی تصوّر تک نہیں پہنچتے۔ یہ دونو برباد رہیں گے جب تک کہ یہوّاہ کا مقرّر کیا ہُوا مسیح نہ آئے۔ بعض نے یہ سمجھا کہ یہاں پیدائش ۴۹ کے شیلوہ کی طرف اشارہ ہے۔ زرو بابل کی امارت اور یشُوع کے ایّام میں یہ پیشین گوئی تکمیل کو نہ پہنچی۔ یہ تو فینحاس کی کہانت اور داؤد کی بادشاہی کا گویا عکس تھیں کیونکہ اِن کاہنوں کے اُوریم وتمیم نہ تھے اور نہ اِن سرداروں کے ہاتھ میں حقیقی اختیار تھا۔ منجانب اللہ مقرّر شُدہ شخص صرف یسُوع مسیح ہے۔

حزقی ایل کی کتاب کے دُوسرے حصّہ میں کوئی پیشین گوئی مسیحی زمانہ کے

متعلق نہیں۔ البتہ تیسرا حصّہ قریباً سارا ایسی پیشین گوئی سے بھرا پڑا ہے۔

فصل چہارم - وفادار گڈریا

خُداوندِ اسرائیل کا وفادار گڈریا اپنی مُنتشر بھیڑوں کو بحال کریگا اور اُن کو پھر اُن کے مُلک میں پہنچائے گا اور اُن پر داؤدِ ثانی کو گڈریا مقرر کرے گا اور اُن کے ساتھ امن و برکت کا نیا عہد باندھیگا۔

<u>حزقی ایل ۳۴: ۱۱ سے ۳۱</u> -

یہوؔاہ اِسرائیل کا گڈریا ہے اور جلاوطن اِسرائیل اس کا گلّہ ہے۔ وُہ اُن کو جمع کرکے اُن کے قدیم بھیڑ خانے میں لائے گا۔ نبی کے دِل میں زبُور ۸۰ اور زکریاہ ۱۱ باب کا تصوّر تھا۔ یہاں اس اچھے گڈریے نے اپنی بھیڑوں کو پھر حاصل کیا اور اُن کے ساتھ نیا عہد باندھا۔ اس عہد کا نام اَمن کا عہدنامہ ہے، کیونکہ اُس کے دَوران میں جنگ وجدل نہ ہوگا بلکہ حیوانوں اور انسانوں میں بھی صُلح ہوگی۔ فِطرت کے ساتھ یہ عہد ویسا ہی ہے جس کا ذکر ہوسیع اور یرمیاہ کی کتابوں میں آیا تھا۔ اس گڈریے کو یہوؔاہ خُود مقرّر کرے گا۔

فصل پنجم - بڑی طہارت

اِسرائیل اپنے مُلک میں بحال ہوگا۔ ان پر صاف پانی چھڑکا جائیگا اور وُہ پاک وصاف ہوں گے۔ وُہ سنگین دِل کی بجائے نیا دِل اور نئی رُوح حاصل کریں گے۔ وُہ مُلک میں بڑے خُوش وخُرّم رہیں گے۔ وُہ سرزمین باغِ عدن کی طرح ہوگی۔

<u>حزقی ایل ۳۶: ۲۵ سے ۳۵</u> -

حزقی ایل نے ظاہر کیا کہ اس بحالی کے ساتھ بڑی طہارت یا پاکیزگی ہوگی۔ پہلی فصل میں یہ پاکیزگی بذریعہ سیاست وسزا دکھائی گئی تھی مگر یہاں صرف پانی کے ذریعہ یہ پاکیزگی حاصل ہوگی، اور یہ غسل اور طہارت کاہنوں یا شرعی رسُوم کے ذریعہ عمل میں نہ آئے گی بلکہ خُود یہوؔاہ کے ذریعہ۔ یہ قومی بپتسمہ ہوگا جس کے ذریعہ ساری قوم اندر اور باہر سے صاف ہوجائے گی۔ بُتوں کی آلُودگی اور ہر طرح کی بدی کی آلائش جاتی رہے گی۔ سب کو نیا دِل ملے گا۔ سنگین دِل نکال دیا جائے گا اور نئی رُوح خُود خُدا کی طرف سے عطا ہوگی۔ یہ پاک شُدہ قوم اُس پاک شُدہ مُلک میں بسے گی۔ فردوس بحال ہوگا اور کُل زمین باغِ عدن کی طرح ہوگی۔ نبی کے دِل میں آدم کی آزمائش اور اُس کے گِرنے اور فروغِ انسان کے آغاز کا خیال تھا (<u>پیدائش ۲: ۷</u>)۔

فصل ششم - بڑی قیامت

اگرچہ قوم مُردہ اور خشک ہڈیوں کے ڈھیر کی طرح ہے مگر خُداوند کا رُوح اُنہیں زِندہ کرے گا اور اُن کے اندر بہادری کی رُوح پھُونکی جائے گی اور وُہ ایک بڑی فوج بن جائے گی۔

<u>حزقی ایل ۳۷: ۷ سے ۱۴</u> -

یہاں وُہی خیال ہے جب خُدا نے آدم کے نتھنوں میں زِندگی کا دَم پھُونکا اور وُہ جیتی جان ہوگیا۔ اسی طرح قومی قیامت ہوگی جس کا ذکر ہوسیع کی کتاب میں ہُوا۔ یہاں اِس مسیحی مسئلہ کا ذکر نہیں کہ سب لوگ مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے۔ یہاں قومی موت اور قومی قیامت کا تصوّر ہے۔ قوم اسرائیل

مُردہ تھی۔ وُہ میدانِ جنگ میں ماری گئی۔ وُہ میدان مقتولوں کی ہڈیوں سے اَٹا پڑا تھا۔ لیکن خُدا کا وعدہ پُورا ہوگا۔ یہ سُوکھی ہڈیاں خُدا کے رُوح سے زِندہ ہوکر ایک بڑی فوج ہوجائینگی۔ یہ قومی قیامت نوعِ انسان کی قیامت کی ایک مثال تھی۔

فصل ہفتم۔ بڑا اِتّحاد

داؤد ثانی کے وقت اِسرائیل اَور یہُوداہ میں اِتّحاد ہوگا۔ ان کے ساتھ امن کا ایک نیا اَور دائمی عہد کیا جائے گا اَور خُداوند کا مَقدِس ان کے درمیان ہمیشہ تک رہے گا۔

حزقی ایل ۲۱:۳۷ سے ۲۸۔

اس میں ماقبل چند پیشین گوئیوں کو ایک کئی صُورت میں پیش کیا ہے۔ یہ اِتّحاد اسرائیل اَور یہُوداہ کے درمیان ہوگا۔ اسرائیل کی شمالی سلطنت پہلے اسیری میں گئی تھی۔ اس کے بعد یہُوداہ کے لوگ اسیر ہوکر گئے۔ اَب وُہ دونو حصّے داؤد ثانی کے زمانے میں متّحد ہوجائیں گے جیسا کہ ہوسیع نبی نے ظاہر کیا تھا۔ اس اِتّحاد کے وقت ایک نیا عہد اُن کے ساتھ باندھا جائیگا جو ابد تک قائم رہے گا۔ حزقی ایل ۳۴ باب میں بھی اس قسم کا ذکر تھا کہ خُدا کا مسکن اُن کے ساتھ ابد تک رہے گا۔

فصل ہشتم۔ جُوج کو سزا

جُوج دُنیا کے کناروں سے قوموں کو جمع کرکے ایک بڑی لڑائی کرے گا۔ خُداوند آکر اُن سب کو برباد کرے گا۔ وُہ آگ اَور گندھک کا مینہ برسائے گا لیکن

اپنی اُمّت پر اپنا رُوح اُنڈیل دے گا اَور اُن کو اُن کی سرزمین میں بحال کرے گا۔

حزقی ایل ۳۸ و ۳۹ باب۔

اس پیشین گوئی میں نبی دیکھتا ہے کہ بنی اسرائیل مُقدّس زمین میں پھر آباد ہوتے ہیں۔ وہاں وُہ امن چین سے رہیں گے۔ لیکن آخری دنوں میں اُن کی بختاوری دیکھ کر دُوسری قوموں کو لالچ آئے گا کہ اس مُلک پر حملہ کریں۔ وُہ جبّار لوگ جو قدیم ایّام میں بڑے غارت گر گذرے ہیں اور وسط ایشیا کے تاتاری سوار جن کی طرف اشارہ صفنیاہ کی پیشین گوئی میں پایا جاتا ہے وُہ نبی کی باطنی آنکھ کے سامنے آخری ایّام کے دُشمنوں کا نشان تھے۔ ان وحشی قبیلوں کے سرداروں کا سردار جُوج ہوگا جو آندھی و طُوفان کی طرح مُقدّس زمین پر ٹوٹ پڑے گا۔ ان کے ساتھ دُنیا کی دُوسری قومیں بھی ہوں گی۔ مثلاً فارس۔ مصر (کوش)۔ لیبیا۔ گومر۔ توگرماہ۔ مسک اَور توبال اس حملہ میں شامل ہوں گے۔ یورپ۔ ایشیا اَور افریقہ کے دُور و دراز مُلکوں سے بھی حملہ آور آئیں گے اَور اس معصوم قوم کو ستائیں گے اَور اس کے اَمن و امان کو تلف کر دیں گے۔ ایسے جنگ کا ذکر یوایل کی نبوّت میں بھی آیا ہے لیکن وہاں اس جنگ کا دائرہ تنگ تھا۔ وہاں وُہ میدانِ جنگ یہُوسفط کی وادی تھی یہاں اس جنگ کا میدان اِسرائیل کا پہاڑ ہے۔ یہ حملہ آور بادلوں کی طرح ساری سرزمین پر چھا جاتے ہیں لیکن یہوؔاہ اپنی اُمّت کا محافظ ہے۔ جُوج اَور اُس کا لشکر تباہ ہوجائیں گے۔

خُداوند کی آمد کے وقت ایک بڑا بھونچال آئے گا جس سے بڑے بڑے ٹیلے اَور پہاڑ گر پڑیں گے پھر آندھی کا طُوفان برپا ہوگا اَور آسمان سے آگ گندھک اَور اَولوں کی بارش ہوگی۔ اس کے ذریعہ فوجوں میں ایسی کھلبلی مچ جائے گی کہ وُہ ایک دُوسرے کو قتل کریں گے۔ پھر رہے سہے لوگ مری سے

تباہ ہوں گے۔ اُن کی ہڈیاں اِس کثرت سے ہوں گی کہ اسرائیل کا خاندان سات مہینوں تک اُن کے دفن کرنے میں مصروف رہے گا اور لاشوں سے ایک بڑی وادی بھر جائے گی۔ اُن کے اوزار اس کثرت سے ہوں گے کہ زمیندار سات سالوں تک اُن کو ایندھن کی جگہ جلاتے رہیں گے۔ یہ شکست قطعی و آخری ہو گی۔ اس کے بعد نبی نے بحال شُدہ اسرائیل کے محفوظ ہونے کا ذکر کیا۔ خُدا کا رُوح اُن پر نازل ہوگا، اور وُہ یہوؔاہ کو اپنا مخلصی دینے والا تسلیم کریں گے۔

اس پیشین گوئی میں ماضی تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ نہیں۔ یہ ایک طرح کا مکاشفہ ہے اور اُس جنگ کی طرح اشارہ کرتا ہے جو بحالی کے بعد ہوگا۔ اس جنگ کا ذکر پھر نئے عہد نامہ کی کتاب مکاشفہ میں ہُوا جہاں عالمگیر لڑائی کا ذکر ہے (مکاشفہ ۲۰: ۷ سے ۱۰)۔

فصل نہم - بحالی کی مُقدّس زمین

حزقی ایل نے اس سرزمین کا مفصل بیان کیا اور بتایا ہے کہ کس طرح وُہ مختلف فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ کاہنوں، لاویوں اور بادشاہ کو کونسا حِصّہ ملے گا۔ مُقدّس شہر کا نام یہوؔاہ شمہ (خُداوند وہاں) ہوگا۔ ہیکل اور اُس کی شاندار ساخت اور قُدسیت کا ذکر کہانت، صدُوق کی وفادار اور مُقدّس نسل تک محدُود ہوگی، اور اس کی رسمیات سابق رسمیات سے کُچھ متفرق ہیں۔ ہیکل سے زندگی کے پانی کی ایک ندی بہ نکلے گی جو گہری اور تیز ہوتی جائے گی۔ اس کے پانی سے نہ صرف بنجر زمین ہی زرخیز بن جائے گی بلکہ وُہ مُردہ سمندر اور اُس کے کناروں کو بھی سوائے چند شور قطعوں کے زرخیز بنا دے گی۔ اس ندی

کے کناروں پر زندگی کے درخت لگے ہوں گے جن کے پتے شفا بخش ہونگے۔ ان پر ہر مہینے پھل لگیں گے۔ عدن کا باغ اور نیا یروشلیم ملا دئے گئے ہیں۔

حزقی ایل نے اپنی کتاب کے آخر میں ایسا بڑا نشان استعمال کیا ہے جو پہلے کسی نبی نے استعمال نہ کیا تھا۔ اس نے فردوس کے قصّے، بحال شُدہ زمین، سلیمان کی ہیکل اور بابل کی سلطنت اور بڑے شہروں کی عمارتوں یعنی جو اس کی قوم کی نظر میں نیز تاریخ میں سب سے عالیشان منظر تھے اکٹھا کر دیا تاکہ بحالی کی مُقدّس سرزمین کی شان و شوکت کو کسی طرح ظاہر کر سکے۔

زمانہ حال کے بعض عُلما حزقی ایل ۴۰ تا ۴۹ ابواب کو مسیحی زمانہ سے متعلق نہیں سمجھتے، اور بعض صرف ۴۷: ۱ تا ۱۲ کو مسیحی زمانہ سے متعلق سمجھتے ہیں۔

جس ہیکل کا ذکر حزقی ایل کی کتاب میں ہے وُہ ایک نہایت بلند پہاڑ پر واقع ہے جیسا کہ میکاہ اور یسعیاہ نے بیان کیا۔ یہ شہر کی طرح ایک شاندار عمارت ہے۔ اس کے چاروں طرف فصیل ہے۔ اس کی پیمائش وغیرہ کا بیان ۴۵ باب میں ہُوا۔ یہ مُقدّس سرزمین بحیرہ شام کے ساحل پر حامات سے لے کر مصر کے دریا تک اور یردن کے مغرب کی طرف ہے۔

اِس نئی ہیکل کے تقدّس پر بہت زور دیا گیا۔

دسواں باب

جلاوطنی میں نبیانہ آوازیں

جب شاہ بابل نبوکدنضر نے یروشلیم کو برباد کیا اور اُس کے باشندوں کو اسیر کر کے لے گیا تو ایسا معلوم ہوا کہ گویا یہودی قوم مرگئی اور اُن کا مذہب فنا ہو گیا۔ اس وقت خدا نے ایک بڑا نبی برپا کیا۔ اس نبی کا نام (اگر یسعیاہ نہ ہو تو) بتایا نہیں گیا۔ اس کی نبوتیں جلاوطنوں میں مشہور کی گئیں اور نظم کی صورت میں جمع ہوئیں یعنی یسعیاہ ۲۰ سے ۲۶ باب تک۔ شاید ۱۳ و ۱۴ و ۳۴ و ۳۵ باب بھی اسی مصنف کے ہیں۔

جب یہوداہ اسیر ہو کر جلاوطنی میں گئے، تو موآب اور ادوم وغیرہ قوموں کے ظلم کے باعث ان کی مصیبت میں بڑا اضافہ ہو گیا۔ یہ لوگ بابل سے مل کر یہودیوں کو ستاتے رہتے۔ اس لئے یہ طبعی نتیجہ تھا کہ بحالی سے ان قوموں کی سزا کا تصور ملحق ہو۔ جلاوطنی کے اوائل ایام میں ایسی چند پیشین گوئیاں اُن نبیوں نے کیں جن کی آنکھوں کے سامنے شہر یروشلیم برباد ہوا۔ ان میں یسعیاہ ۲۴ تا ۲۷ ابواب کا مکاشفہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ پُرانے عہدنامہ میں یہ سب سے نفیس اور اعلیٰ نظم ہے۔

فصلِ اوّل۔ بڑے دارالخلافہ کی بربادی

بابل کی تباہی اور موت و غم کا نیست و نابود ہونا۔

اس مکاشفہ میں قوموں کی سزا کا نقشہ دیا گیا ہے جن میں موآب اور دنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں مثلاً بابل کے لویاتان اور مصر کے اژدہا کا خاص طور سے ذکر ہوا۔

زمین ایسی لڑکھڑاتی ہے جیسے نشہ میں چُور انسان۔ یہ تباہ اور اُجاڑ ہو گئی۔ اس کے باشندے منتشر ہو گئے۔ دنیا کے بادشاہوں اور آسمان کی بد طاقتوں کو قید خانے میں بند کر کے سزا دی گئی۔ شریر ظالم ہمیشہ کے لئے برباد ہوئے لیکن اسرائیل کی لاش خداوند سے تعلق رکھتی ہے۔ زندگی کا نور اُن کے مُردہ بدنوں کو زندگی بخشے گا اور اُن کی رُوحیں پاتال (شیول) سے باہر نکلیں گی۔ موت اور غم ہمیشہ کے لئے نیست ہو گا۔ جہاں جہاں لوگ جلاوطن ہو کر گئے تھے وہاں سے وہ ایک ایک کر کے جمع ہوں گے اور کوہ صیحون میں واپس آئیں گے وہاں وہ ساری قوموں کے ساتھ مل کر اُس ضیافت میں شریک ہوں گے جو خداوند نے اُن کے لئے تیار کی ہے۔

۲۴ سے ۲۷ ابواب تک۔

اس کے بعد کسی بڑے نبی نے پیشین گوئی کی کہ مادی لوگ فارس کو برباد کریں گے اور دنیا کو سزا ملے گی۔ یسعیاہ ۱۳ تا ۱۴: ۲۳۔ یہ اس سزا کا پیش خیمہ ہے جو خورس بادشاہ کے ذریعہ بابل کو ملی (یسعیاہ ۴۰ تا ۴۸) اسی قسم کی پیشین گوئیاں دوسرے پہلے نبیوں نے بھی کی تھیں۔ مثلاً یوایل صفنیاہ اور حزقی ایل نبیوں نے (یوایل ۴: ۹ و یرمیاہ ۲۲: ۷ و ۵۱: ۲۷ و ۲۸ و صفنیاہ ۱: ۷)۔

پھر ایک اور مکاشفہ کسی دوسرے نبی کا یسعیاہ ۳۴ و ۳۵ بابوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ ماقبل مکاشفات سے طرز تحریر میں مختلف ہے۔ یہ اُس مکاشفہ سے مشابہ ہے جو یسعیاہ ۴۰ سے ۶۶ تک میں مندرج ہے۔ ماقبل مکاشفہ میں بڑا ذہن

بابل تھا جس کے ساتھ مصر اور خاص کر موآب شامل تھے۔ اس مکاشفے میں ادوم کا ذکر ہے اور اس کو خاص سزا ملتی ہے۔

فصل دوم۔ خداوند کا لہو میں غسل کرنا

اس مکاشفہ میں زمین کی عدالت کی تصویر ہے۔ یہ عدالت ایک بڑا مقاتلہ ہے۔ ادوم میں خداوند گویا خون میں غسل کرتا ہے۔ آسمان و زمین مقتولوں کی لاشوں اور خون سے بھر گئے۔ آسمان و زمین طوماروں کی طرح لپیٹے گئے اور اُن کے لشکر درختوں کے پتوں کی طرح مرجھا گئے۔

یسعیاہ ۳۴: ۱-۱۰۔

پہلی چند پیشین گوئیوں میں بھی ایسے مقاتلہ کا ذکر ہوا (یوایل ۴: ۱۸ سے ۲۱ و حزقی ایل ۳۸ و ۳۹ باب) لیکن یہاں اس مقاتلہ کی خونناک تفصیل دی گئی ہے۔ پہاڑوں سے خون بہ نکلتا ہے اور زمین لاشوں سے بھر جاتی ہے۔

دو دیگر تشبیہیں بھی استعمال ہوئی ہیں۔ طومار کی طرح آسمانوں کا لپیٹا جانا اور اجرامِ فلکی کا درخت کے پتوں کی طرح مرجھا جانا۔ اس قسم کی تشبیہہ متی ۲۴: ۲۹ اور مکاشفہ ۶: ۱۳ میں بھی پائی جاتی ہے۔ ادوم کی خاص سزا ویسی ہے جیسی سدوم اور عمورہ کو ملی تھی (پیدائش ۱۹: ۲۴-۲۸)۔

زمین کی تباہی کے بعد وہ از سرِ نو تیار ہو گی جیسا کہ یسعیاہ ۳۵ میں ذکر ہوا۔ ادوم کی سزا کا ذکر دو دیگر پیشین گوئیوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ ایک تو یسعیاہ ۶۳: ۱ سے ۶ میں درج ہے۔ اسی کا قرینہ سے کچھ تعلق نہیں، اس لئے اس کا بیان ذکر کرنا مناسب ہے۔

دیگر پیشین گوئیوں کی طرح ادوم یہاں خدا کے دشمنوں کا نشان ہے۔ خدا

نے اس قوم کو ایسی سزا دی کہ اُن کے خون سے خداوند نے گویا غسل کیا۔ ادوم کا فتح کرنے والا خود خداوند ہے چنانچہ مکاشفہ ۱۹: ۱۳ میں یہی پیشین گوئی مدِ نظر ہے۔ یہ خدا کے بندے کی پیشین گوئی ہے، اور یہ بندہ دراصل خود خداوند ہے۔

ادوم پر فتح پانے کی ایک پیشین گوئی عبدیاہ کی کتاب میں پائی جاتی ہے۔ عبدیاہ کے زمانے کے متعلق علما کی رائے مختلف ہے۔ بعضوں نے سمجھا کہ انبیائے صغیر میں یہ سب سے پہلے تھا جس کی نبوتوں کو یوایل اور یرمیاہ نے استعمال کیا۔ عبدیاہ ۱ سے ۴ اور یرمیاہ ۴۹: ۱۴ باہمدگر بہت مشابہ ہیں۔ بہت پیشین گوئیوں میں ادوم خدا کے دشمنوں کی ایک مثال ہے (نوحہ کی کتاب ۴: ۲۱ و ۲۲ - حزقی ایل ۲۵: ۸ و ۱۲-۱۴ - عبدیاہ ۱-۲۱ و یرمیاہ ۴۹: ۷-۲۲ - یسعیاہ ۶۳: ۱ سے ۴)۔

عبدیاہ ۱۵ میں خداوند کے دن کا ذکر ہے اس کے ساتھ مقابلہ کرو یوایل ۱: ۱۵ - صفنیاہ ۱: ۱۴ کا۔

اس آیت میں یہ جملہ بھی آیا ہے "تیرا کیا تیرے سر پڑے" مقابلہ کرو یوایل ۴: ۳ سے ۷۔ ۱۷ آیت کے ساتھ مقابلہ کرو یوایل ۳: ۵ و ۴: ۱۷، اور ۱۸ کے ساتھ یوایل ۲: ۵ کا۔

اس پیشین گوئی میں یہ خاص بیان ہے کہ مقدس زمین قطعہ بہ قطعہ پھر آباد ہو گی۔ اس کے ساتھ مقابلہ کرو زبور ۸۰ اور حزقی ایل ۴۸ باب کا۔

فصل سوم۔ فطرت کی تبدیلی

اس مکاشفہ (یسعیاہ ۳۴ و ۳۵ ابواب) کی دوسری فصل پہلی فصل کے بالمقابل،

ہے۔ پہلی فصل میں ذکر تھا کہ زمین بگڑ گئی اور وہ ویران اور سنسان ہو گئی۔ اس دوسری فصل میں یہ ذکر ہے کہ وہ ویران اور سنسان جگہ بدل کر ایک باغ بن جائیگا۔ مخلصی یافتہ لوگوں کے لئے ایک شاہراہ تیار کی گئی تاکہ وہ اپنے ملک کو واپس آئیں۔ وہ ویرانہ سے باغ میں منتقل ہو گئی۔ ہر طرح کی بُرائی وہاں سے نکال دی گئی۔ غم جاتا رہا اور اُس کی جگہ دائمی خوشی نے لے لی۔

یہاں مخلصی یافتہ لوگوں کی سرزمین کی اعلیٰ تصویر پیش کی گئی ہے۔ حزقی ایل کی کتاب میں بھی زمین کی زرخیزی کا ذکر ہوا۔ (حزقی ایل ۳۴: ۲۵-۲۷ و ۳۶: ۳۵ و ۴۷: ۱۲) لیکن جیسی تفصیل مذکورہ بالا پیشین گوئی میں دی گئی وہ ماقبل پیشین گوئیوں میں پائی نہیں جاتی۔ اس لئے یہ پیشین گوئی یسعیاہ ۴۰ سے ۶۶ بابوں کی بنیاد ہے۔ خداوند کی آمد ان ساری برکتوں کا سرچشمہ ہے۔ اُس کے آنے پر فطرت کی شکل بدل جائے گی۔ اُس کے غضب سے زمین ویران ہو گئی تھی لیکن اب وہ پھر آباد ہوتی ہے فلسطین کے زرخیز حصے مثلاً لبنان۔ کرمل اور شرون کی طرح سارا ملک زرخیز ہوگا۔ انسان کی بدنی تکلیفیں جاتی رہیں گی۔ اندھے لنگڑے اور گونگے شفا پائیں گے۔ گناہ کا نام و نشان نہ رہے گا۔ ایک شاہراہ بن جائے گی جس کے ذریعہ سارے مخلصی یافتہ لوگ خدا کے باغ میں آئیں گے۔

فصل چہارم۔ بڑا دکھ اُٹھانے والا

دیندار اسرائیلیوں کے لئے جلاوطنی ایک سخت تجربہ تھا۔ مصری غلامی بھی اُس کے آگے ماند تھی۔ مقدس سرزمین خدا کی اُمت کے گناہ اور حماقت کے باعث اُن کے ہاتھ سے چھن گئی۔ لوگ مایوس تھے کہ جن برکتوں کے وہ وارث تھے اُن

سے وہ محروم کر دئے گئے۔ یہ دیندار لوگ سب سے زیادہ مصیبت محسوس کرتے تھے۔ ایسے حالات سے دُکھ اُٹھانے والے مسیح کا تصور پیدا ہوا۔ مخلصی کا مسئلہ پیچیدہ ہو گیا کیونکہ نہ صرف گنہگاروں کو تکلیف پہنچی بلکہ دینداروں کو بھی ایسے دُکھ کی پیشین گوئی اُس وعدہ میں پائی جاتی ہے جو حوّا سے کیا گیا تھا کہ وہ تیری ایڑی کو کاٹے گا اور تو اُس کے سر کو کچلے گی۔ نیز فتح دُکھوں کے وسیلے حاصل ہوتی ہے۔ ابرہام کے ساتھ جو عہد ہوا اُس میں بھی اِس کا ذکر ہے اور داؤد کے ساتھ عہد میں بھی۔ جو حال ابرہام کی نسل کا مصر میں ہوا وہی داؤد کی نسل کا بابل کی جلاوطنی میں ہوگا۔

جلاوطنی کے ایام کے بعض مزامیر میں اس بڑے دُکھ اُٹھانے والے کا ذکر ہوا اور وہ سوائے مسیح کے اور کون ہو سکتا ہے؟

زبور ۲۲

اس مزمور میں ایک دُکھ اُٹھانے والے کا ذکر ہے جو ہاتھ پاؤں پھیلائے ایک کمزور بدن ہے۔ اُس کے ہاتھ پاؤں چھدے ہیں۔ ظالم دشمنوں سے گھرا ہے جو اُس پر ہنستے ہیں کیونکہ اُس نے خدا پر بھروسہ رکھا۔ اُس کے کپڑوں کو لوگوں نے آپس میں بانٹ لیا۔ ایسا معلوم ہوا کہ خدا نے اُسے چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ وہ موت کی خاک میں جا بیٹھا ہے۔ پھر اُس نے رہائی پائی اور قربانیوں کے ذریعہ اپنے رہائی دینے والے کی تعریف کی۔ اُس میں اسرائیل کی بڑی جماعت شریک ہوئی۔ زمین کے کناروں کو دعوت دی گئی کہ خداوند کی طرف پھریں۔ کوئی شخص ایسی تکلیفوں میں نہیں پڑا سوائے یسوع مسیح کے۔

ایسے دُکھ اُٹھانے والے کا ذکر زبور ۴۰ و ۶۹ و ۷۰ میں بھی پایا جاتا ہے ۔

ان مزامیر میں ایک ایسے دُکھ اُٹھانے والے کا ذکر ہے جو سراسر خُدا کی خدمت میں مصروف تھا ۔ اُس نے خُدا کی خدمت کے لئے دُکھ اُٹھایا ۔ وُہ خُدا کے گھر کے لئے غیرتمند تھا ۔ وُہ روزہ رکھتا اور دُعا مانگتا ہے تو بھی خُدا نے اُسے ترک کر کے اُس کے دُشمنوں کے قبضے میں چھوڑ دیا ۔ ان دُشمنوں نے اُس سے سخت کلامی اور بدسلوکی کی ۔ وُہ گڑھے میں ڈالا گیا اور اُس کی جان معرضِ خطر میں تھی ۔ اُسے سخت پیاس لگی اور شکستہ دِل ہو کر موت کے قریب جا پہنچا ۔ اُس پر کسی نے رحم نہ کیا ۔ اُس کے عزیزوں نے بھی اُسے ترک کر دیا ۔ شریروں نے اُسے حقیر جانا اور اُسے سرکہ اور پت پینے کو دِیا لیکن آخرکار اُس صبر و تحمّل کی اُسے جزا ملی ۔ اُس کے دُشمنوں پر سخت فتوٰی دیا گیا ۔ اُس نے اپنی رہائی کا اعلان بڑی جماعت میں مشتہر کیا جس کو سُن کر حلیم لوگ خُوش ہو گئے ۔

اس مزمور میں یرمیاہ کا تجربہ مدِنظر ہے ۔

گیارھواں باب

خُداوند کے بندے کے بارے میں پیشین گوئی

یسعیاہ ۴۰ سے ۶۶ ابواب تک جلاوطنوں کے لئے تسلی اور خُوشی کی کتاب ہے جس میں وعدہ ہے کہ خُداوند اسرائیل کو قید سے چھڑانے اور اُن کو اُن کی مقدّس زمین میں بحال کرنے کو آنے گا ۔ یسعیاہ ۳۴ و ۳۵ باب اس کا گویا پیش خیمہ ہیں صرف عدالت و مخلصی کی ترتیب میں فرق ہے ۔ قوموں کی عدالت ، بابل کی عدالت سے الگ کی گئی اور نئے یروشلیم کے بیان میں ملا دی گئی ۔ یہ مصنّف نبوّت کی اعلٰی چوٹی پر بیٹھا ہے جتنی پیشین گوئیاں اس مصنّف نے جمع کیں کسی اور پہلے نبی نے نہیں کیں ۔ اس کو ہم سب سے زیادہ انجیلی نبی کہتے ہیں کیونکہ اِس کتاب میں نئے عہد کا بہت مفصّل بیان ہوا ۔ پہلے تو اُس نے کُل جلاوطنوں کا تجربہ بیان کیا ۔ پھر نبیوں کا تجربہ ، پھر خاصکر خداوند کے بندہ کا پُردرد تجربہ ۔

اس نبوّت کے تین حصّے ہیں ۔ ہر حصّہ نو حصّوں پر منقسم ہے اور ہر حصّہ کے آخر میں ایک ہی قسم کا جملہ آیا ہے ۔ خُداوند فرماتا ہے کہ شریروں کے لئے سلامتی نہیں (۴۸ : ۲۲ و ۵۷ : ۲۰ و ۲۱ و ۶۶ : ۲۴) ۔ خُداوند کی آمد اور بابل سے رہائی کا ذکر بار بار آیا ہے (۴۲ : ۱۴ سے ۱۷ و ۴۸ : ۲۰ سے ۲۲ و ۵۲ : ۱۱ و ۱۲ و ۵۷ : ۱۴ سے ۲۱ و ۶۲ : ۱۰ سے ۱۲) ۔

ایک طرح سے اس کے پانچ حصّے ہیں۔

(۱) ۴۰ سے ۴۱ : ۱۰ تک اور ۴۱ : ۱۴ سے ۴۲ : ۱۳ تک۔

(۲) ۴۲ : ۱۸ سے ۴۴ : ۲۳ تک۔

(۳) ۴۸ : ۱ سے ۱۱ و ۴۹ : ۱ سے ۱۳ تک۔

(۴) ۵۲ : ۱۳ سے ۵۳ تک اور ۵۵ باب۔

(۵) ۵۸ و ۵۹ و ۶۱ ابواب۔

اِن حصّوں کے آخر میں چھوٹے چھوٹے گیت جیسے آتے ہیں۔ اِن گیتوں کا عام مضمون خُداوند کے بندے کی مخلصی ہے اور اس امر کے بارے میں عُلما میں اختلاف ہے کہ یہ بندہ کون ہے۔ اِن مسیحی پیشین گوئیوں میں یہ نیا تصوّر ہے۔ اس نبی نے مخلصی کے مسئلہ کی بُہت کُچھ تشریح کر دی۔

مُوسیٰ اور داؤد کو بُہت مقامات میں خُداوند کے بندہ کا لقب دیا گیا (استثنا ۳۴ : ۵ و یرمیاہ ۳۳ : ۲۱) لیکن یہ لقب انہی پر محدُود نہیں بلکہ یشُوع - ایّوب - دانی ایل اور زرو بابل بھی خُداوند کے بندے کہلاتے ہیں۔ یرمیاہ اور حزقی ایل نبیوں نے یہ لقب کُل اسرائیل کے لئے استعمال کیا (یشُوع ۲۴ : ۲۹ و ایّوب ۱ : ۸ و دانی ایل ۶ : ۲۱ و حجی ۲ : ۲۳ و یرمیاہ ۳۰ : ۱۰ و ۴۶ : ۲۷ و ۲۸ و حزقی ایل ۳۷ : ۲۵) اس میں کُچھ شک نہیں کہ اسرائیل بحیثیت مجموعی خُداوند کا برگزیدہ بندہ تھا (یسعیاہ ۴۱ : ۸ - ۱۰)۔ یہاں اسرائیل کا مقابلہ بُت پرستوں سے کیا گیا۔ مشرق سے جو حملہ آور آ رہا تھا اُس سے بُت پرست ڈرتے ہیں لیکن اسرائیل کو ڈرنے کا اندیشہ نہیں۔ اب اسرائیل خُداوند کا بندہ کہلایا جیسے پہلے وہ خُداوند کا بیٹا کہلایا تھا۔ لفظ "بندہ" عام ہے اس لئے جن مقامات میں یہ لفظ آیا ہے وہاں ہم اس کی تشریح کریں گے۔

فصلِ اوّل - وُہ بندہ جس سے خُداوند خُوش ہے

خُداوند اپنے بندے اسرائیل کا مخلصی دینے والا ہے۔ وُہ اُس کے آگے بیابان کو فردوس بنا دے گا، اور اُس کی ساری ضروریات مہیّا کرے گا۔ اُس نے ایک بندے کو برپا کیا جس سے وُہ خُوش ہے۔ اُس کو اُس نے اپنا رُوح عطا کیا۔ یہ بندہ کمزوروں سے حِلم کے ساتھ سلُوک کرتا ہے اور جہان کے تعلّقات میں بُہت حلیم ہے لیکن وُہ اسیروں کو مخلصی دے گا۔ وُہ اسرائیل کے لئے عہد اور غیر قوموں کے لئے نُور ہوگا (یسعیاہ ۴۱ : ۱۵ سے ۲۰ و ۴۲ : ۱ سے ۱۲)۔

اِس دُوسرے بیان سے ظاہر ہے کہ یہ بندہ قومِ اسرائیل سے متفرق ہے کیونکہ وُہ اسرائیل کے لئے ایک عہد ہے۔ مقابلہ کرو متّی ۱۲ : ۱۷ سے۔ اُس نے اسرائیل کے اور دیگر قوموں کے لئے کُچھ کام کرنا ہے۔ یہ عہد وہی نیا عہد ہے جس کا ذکر یرمیاہ اور حزقی ایل نے کیا تھا۔ یہ غیر قوموں کے لئے نُور ہے یعنی اُن کی ہدایت و تعلیم کے لئے۔ اسی لئے قومِ اسرائیل کاہنوں کی سلطنت کہلاتی تھی۔ یہ بندہ بادشاہ نہیں بلکہ ایک نبی اور ساتھ ہی مخلصی دینے والا بھی ہے کیونکہ اُس نے اسیروں کو قید سے چُھڑایا۔ اس عُہدے کے لئے خُدا نے اُس کو الٰہی رُوح سے ممسُوح کیا جیسے مسیح بادشاہ کو ممسُوح کیا تھا۔ یہ بندہ خُدا کو مقبُول و پسند ہے اس لئے گُناہ آلُودہ اور برگشتہ اسرائیل سے متفرق ہے۔ اِس کا واسطہ کمزوروں اور فنا ہونے والوں سے پڑتا ہے۔ اِن کو ٹُوٹے ہُوئے سرکنڈے اور جلتی ہُوئی سَن سے تشبیہ دی گئی۔

پس اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ خُداوند کا بندہ کون ہے؟ زمانہ حال کے مفسّروں کی یہ رائے ہے کہ یہ کامل اسرائیل کا تصوّر یا نمونہ ہے یعنی چیدہ دبندہ

حصّہ اسرائیل کا یہاں خُداوند کا بندہ کہلایا۔ ایک اور عالم نے اس خیال کو مخروطی مینار کی تشبیہ سے یُوں ظاہر کیا کہ اس مینار کا قاعدہ تو کُل اسرائیل ہے۔ اس کا وسطی حصّہ برگزیدہ اسرائیل اور اس کی چوٹی وُہ مسیح ہے جو اسرائیل میں سے ہے لیکن وُہ اسرائیل کا درمیانی بھی ہے۔

اس مسیحی تصوّر کی نشوونما ہم نے دکھا دی۔ کُل نوعِ انسان میں سے ایک بیج یا نسل نکلی۔ پھر وُہ نسل ابرہام کے خاندان میں محدود ہُوئی۔ رفتہ رفتہ داؤد کے خاندان میں اور پھر خُود مسیح میں۔

یہ لفظ بیٹا پہلے پہل کُل قومِ اسرائیل کے لئے استعمال ہُوا۔ پھر داؤد کی نسل بیٹا کہلائی اور آخرکار مسیح بادشاہ۔

اِسی طرح یہ لقب "بندہ" پہلے کُل اسرائیل کے لئے استعمال ہُوا۔ پھر رفتہ رفتہ اُس نبی میں اس کی تکمیل ہُوئی جس کو ہم مسیح کہتے ہیں۔ مُصنّف کے دِل میں مُوسیٰ۔ داؤد اور یرمیاہ کا خیال تھا لیکن یہ تصوّر اُن میں اُس وقت تک پُورا نہ ہُوا جب تک کہ مسیح کا ظہور نہ ہُوا۔

فصلِ دوم۔ خُداوند اپنے بندے اسرائیل کو چُھڑاتا ہے

خُداوند اپنے بندے اسرائیل کو اُن کی جلاوطنی میں سے جمع کرے گا۔ وُہ اُن کے سارے گناہ مٹا ڈالے گا۔ وُہ آگ اور پانی میں سے گذریں گے یسعیاہ ۱۱ سے مقابلہ کرو اور زکریاہ کے مُصیبت کے دریا سے (لال سمندر میں سے گذرنا) لیکن اُن کو کُچھ گزند نہ پہنچے گا۔ وُہ اُن کے لئے بیابان میں شاہراہ تیار کرے گا اور بیابان کو بدل کر باغِ عدن بنا دے گا۔ وُہ اُن کی نسل پر رُوح نازل کرے گا اور وُہ پھلدار ہونگے اور یعقُوب کا نام بطورِ عزّت کے لقب کے طور پر اختیار کیا جائے گا۔

(یسعیاہ ۴۳: ۱-۷ و ۴۳: ۱۶-۲۱ و ۴۴: ۱-۵)۔

یہ آخری بیان یُوایل اور حزقی ایل کی نبوّتوں کے مُطابق ہے اور یسعیاہ ۱۹ باب کے مُطابق کہ مصر اور اسور اسرائیل کا لقب اختیار کریں گے زبور ۸۷ کے مُطابق۔

اس فصل کے آخر میں گُناہ سے رہائی کی پیشین گوئی اور تعریف کا گیت ہے (یسعیاہ ۴۴: ۲۱ سے ۲۳)۔

فصلِ سوم۔ اس بندہ کی اعلیٰ بُلاہٹ

خُداوند کا بندہ یعقُوب کے فرقوں کو برپا کرنے کے لئے ماں کے بطن ہی سے بُلایا گیا۔ اوّلاً وُہ خاکساری کی حالت میں چھپا رہے گا لیکن آخرکار بادشاہ اور شاہزادے اُس کی عزّت کریں گے۔ وُہ اسرائیل کو اُس کی میراث پر بحال کریگا اور قوموں کے لئے نُور و نجات ہوگا۔ جلاوطن اسرائیلی دُور دُور مُلکوں سے واپس آئیں گے۔ خُداوند خُود اُن کی رہبری کرے گا۔ وُہ آئندہ بُھوک پیاس یا گرمی سے دُکھ نہ اُٹھائیں گے کیونکہ فطرت یا نیچر خُود بدل کر اُن کے لئے شاہراہ بن جائے گی۔

یسعیاہ ۴۹ باب و ۵۲: ۱۳-۱۵۔

گذشتہ فصل کی نسبت اس فصل میں خُداوند کے بندے کے تصوّر میں کُچھ ترقی پائی جاتی ہے۔ وہاں تو یہ ذکر تھا کہ وُہ خُدا کے رُوح سے مسح ہُوا (یسعیاہ ۴۲: ۱)۔ یہاں وُہ ماں کے بطن ہی سے بُلایا گیا اور اُس کی پیدائش سے پہلے اُس کی خدمت مقرّر ہُوئی۔ وہاں وُہ تیز داؤنے والا اوزار تھا۔ یہاں وُہ تیز تلوار ہے جو خُدا کے ہاتھ میں چُھپی ہے (یسعیاہ ۴۹: ۱۵)۔

یہاں ہمیں یسعیاہ ۱۱: ۴ کی وہ شاخ یاد آتی ہے جس کا مُنہ عصا تھا اور جس کی سانس شریروں کو بھسم کرتی تھی (یسعیاہ ۱۱: ۴)۔

اس فصل میں یہ نیا خیال ہے کہ وہ ذِلّت اور خاکساری کی حالت میں پیش کیا گیا۔ وُہ تو غلام ہے۔ وہ غیر قوم بادشاہوں کا اسیر ہے۔ اُس سے لوگ نفرت کرتے ہیں لیکن اُس کی یہ خاکساری اُس کے جلال پر ایک نقاب تھی۔ یہ تلوار اپنی آب و تاب دکھاتی اور یہ تیر اپنے نشانے پر بیٹھتا ہے اور بادشاہ اُس کی عزت کرنے لگ جاتے ہیں۔

یہاں یہ بندہ اسرائیل سے مُتفرق ہے۔ اس لئے یہاں بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ بندہ کوئی نبی ہے یا اسرائیل کا محض تصور؟ ہمارے خیال میں یہ مسیح نبی ہے جو یرمیاہ کی طرح اپنی ماں کے بطن سے بُلایا گیا۔ (یرمیاہ ۱: ۵) یہ نبی یعقُوب ثانی ہے جیسے مسیح دیگر مقامات میں آدم ثانی، مُوسیٰ ثانی اور داؤد ثانی کہلایا۔ یہ اشخاص یکے بعد دیگرے مسیح کا نشان ٹھہرے۔

فصل چہارم۔ گُناہ اُٹھانے والا بندہ

خُداوند کا یہ بندہ دُکھ اُٹھانے والا ہے۔ اس کی شکل بھی دلکش نہیں۔ وُہ حقیر اور رد کیا جاتا ہے۔ وُہ مرد غمناک اور خارج شُدہ ہے۔ اگرچہ وُہ برّہ کی طرح معصُوم ہے تو بھی وُہ چھیدا گیا۔ اُس نے کوڑے کھائے اور اپنی اُمّت کے لئے کُچلا گیا۔ خُداوند اُس پر بطور خطا کی قُربانی (عبرانی۔ آشام) کے سبھوں کی بدکاریاں دھر دیتا ہے۔ وہ سب کا قائم مقام ہوکر دُکھ اُٹھاتا ہے۔ بعد ازاں وہ سرفراز ہُوا اور اُس کے صلہ میں اُس کو فتح کی لُوٹ ملی اپنی خدمت میں وُہ بہرہ ور ہُوا اور اُس نے بڑی عزّت

حاصل کی۔

یسعیاہ ۵۳ باب۔

یہ اس اصلی نبوّت کی چوتھی فصل ہے۔ اس میں اس مسیح بندہ کا تصوّر اعلیٰ درجہ تک پہنچتا ہے۔ پہلی فصل میں اس بندے کی نرمی اور حلم پر زور دیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ یہ نہ کمزور ہوگا اور نہ توڑا جائے گا جب تک کہ اپنے کام کو سرانجام نہ دے۔ دُوسری فصل میں یہ بندہ قوم اسرائیل ہے۔ تیسری فصل میں یہ ذکر ہُوا کہ یہ بندہ کُچھ عرصے کے لئے اپنی ذِلّت و خاکساری میں چُھپا رہے گا۔ پھر خُداوند اُس کو مخلصی کا کام سرانجام دینے کے لئے ظاہر کرے گا۔ اس فصل میں اُس بندے کے دُکھوں کا ذکر ہے کہ وُہ مخلصی کا وسیلہ ہیں۔ زبُور میں جس دُکھ اُٹھانے والے مسیح کا ذکر تھا اس سے یہاں کُچھ زیادہ ترقی دکھائی گئی۔ یہاں یہ بندہ گُناہ اُٹھانے والا ظاہر کیا گیا، جو اپنے لوگوں کو اُن کے گُناہوں سے بچائے گا۔

مضمُون کی ترتیب یہی ہے جو زبُور ۲۲ میں دی گئی۔ یہاں یہ دکھایا گیا ہے کہ اُس کو سرفرازی حاصل ہُوئی جسے دیکھ کر قومیں اور بادشاہ دنگ رہ گئے۔

یہ کونپل ایک جڑ کی طرح خُشک زمین میں سے پُھوٹ نکلتی ہے۔ اِس کا آغاز تو پستی میں ہُوا لیکن ترقی حیرت انگیز ہُوئی۔ یہ ہمیں اُس پھلدار شاخ کی یاد دلاتی ہے جو یسّی کی جڑ اور تنے سے نکلتی ہے (یسعیاہ ۱۱: ۱) اور دُوسری طرف اس امر کی کہ خُداوند نے اپنے بندے کو چھپایا (یسعیاہ ۴۹: ۲) لوگوں نے اُس کے ساتھ ایسا سلوک کیا جیسے کسی کوڑھی سے کرتے ہیں۔

اس نبوّت کے تیسرے حصّے میں اِن دُکھوں کی وجہ بتائی گئی کہ وُہ اپنے گُناہوں کے باعث دُکھ نہیں اُٹھا رہا بلکہ اپنی اُمّت کے گُناہوں کے لئے۔ وُہ اُن کی جگہ اور بطور قائم مقام کے دُکھ اُٹھاتا ہے۔ وُہ چھیدا گیا۔ اُس پر کوڑے پڑے۔ وُہ کُچلا

گیا اور اُس کو سخت ایذا دی گئی۔ ظُلم اور بے انصافی کے باعث اُس کا غم زیادہ بڑھ گیا۔ یہ گناہ اُٹھانے والا بندہ سوائے نبی کے اور کون ہو سکتا ہے؟ نبوّت کرنے والا شخص تو اپنے تئیں دُوسروں کے ساتھ کھوئی ہُوئی بھیڑوں میں شمار کرتا ہے جن کے گناہوں کو اِس بندے نے اُٹھایا۔

آخرکار اِس بندے کی مَوت واقع ہوتی ہے اور اس کو بھیڑ کی قُربانی یا شہید کی مَوت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہ مَوت بھی ظاہر کرتی ہے کہ یہ کسی نبی کی مَوت ہے۔ اگرچہ قومی مَوت اور قومی قیامت کا تصوّر مسیحی پیشینگوئیوں میں کئی دفعہ ہُوا لیکن وُہ قومی مَوت جائز سزا کے طَور پر تھی لیکن یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ بندہ دُوسروں کے گناہوں کے لئے مارا جاتا ہے۔ وُہ خُود معصُوم ہے۔ یہ مَوت خُدا کی تجویزِ مخلصی کا جُز ظاہر ہوتی ہے۔ یہ مَوت اُمّت کے لئے خطا کی قُربانی کے طَور پر ہے۔ اِس مَوت کے بعد اُس بندے کی سرفرازی شروع ہوتی ہے۔ اگرچہ اُس کی قیامت کا خاص ذِکر نہیں لیکن یہ بیان اُس پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اُس کی خدمت کا اجر ملتا ہے۔ اِس پیشینگوئی کی تکمیل یسُوع مسیح کی مَوت میں اُس کے جی اُٹھنے اور آسمان پر صعُود کرنے میں ہُوئی۔

فصلِ پنجم - بڑی دعوت

ایک بڑی دعوت سبھوں کو دی جاتی ہے کہ نئے عہدنامہ کی برکتوں کو مُفت حاصل کریں۔ یہ خُدا کی اُن رحمتوں کی تصدیق ہے جن کا یقین داؤد اور اُس کی نسل کو دلایا گیا۔ خُداوند کا کلام ویسا ہی مستقل ہے، جیسے آسمان۔ یہ کلام اُس کا مقصد پُورا کرے گا اور کُل خلقت اُس کی اُمّت کی مخلصی سے خُوشی منائے گی۔

(یسعیاہ ۵۵ باب) مقابلہ کرو یرمیاہ ۳۳ اور حزقی ایل ۳۴ باب سے۔

اِس نبوّت میں مخلصی کے نئے عہد کا مفصّل ذکر ہُوا۔ یہ عہد اُن رحمتوں کی تصدیق ہے جن کا وعدہ خُدا نے ناتن نبی کے ذریعہ داؤد اور اُس کی نسل کے ساتھ کیا تھا۔ یہ رحمتیں ساری اُمّت کو حاصل ہوں گی یعنی اُن کو جو اِس دعوت کو قبُول کریں گے۔ جو اپنے گناہوں سے توبہ کر کے سچّے دل سے خُداوند کی طرف پھریں گے اُن کو یہ برکتیں مُفت ملیں گی۔

فصلِ ششم - راستباز کا اَجر

اسرائیل کو یہ دعوت دی گئی کہ وُہ روزہ رکھ کر توبہ کرے۔ راستبازی اور رحمت کے کام کرے اور سبت کو مانے۔ تب خُداوند اُن کا نُور وجلال ہو کر آئیگا اور بطور جنگی مَرد کے اُن کے دُشمنوں سے اُن کو چھُڑانے کے لئے آئے گا۔ وُہ اُنہیں نیا عہد بخشے گا اور خُداوند کا رُوح ہمیشہ تک اُن کے ساتھ رہے گا۔

یسعیاہ ۵۸: ۸ سے ۱۱۔

یسعیاہ ۵۹ باب میں اسرائیل کی بدیوں اور گناہوں کا ذکر ہے جن کی وجہ سے اُن پر یہ مُصیبت نازل ہُوئی۔ اس لئے جتنی زیادہ اُن کی مُصیبت بڑھی اتنی ہی زیادہ یہ ضرورت ہُوئی کہ خُدا اُن کے لئے مداخلت کرے۔

یسعیاہ ۵۹: ۱۶ سے ۲۱۔

چنانچہ خُداوند نے مداخلت کی کیونکہ اُس نے اپنے بندے کو درمیانی اور گناہ اُٹھانے والا مقرّر کیا۔ خُداوند کی مداخلت اِن دُکھوں میں نہیں کیونکہ یہ کام تو اُس بندے کا تھا۔ اُس کی مداخلت بطور فاتح کے تھی کہ اپنی اُمّت کے دُشمنوں کو اُن کے کاموں کے مُطابق سزا دے۔ اِس مقصد کے لئے وُہ سر سے پاؤں تک مسلح ہوتا نظر آتا ہے۔ اس جنگ کا نتیجہ فتح ہُوا اور اس کے دُشمن تباہ ہُوئے۔ اُمّت

کے ساتھ نیا عہد باندھا گیا۔ یرمیاہ اور حزقی ایل سے بھی ایسے عہد کا ذکر کیا۔ یرمیاہ کی کتاب میں یہ ذکر ہے کہ خدا کی باتیں اُس اُمت کے دِلوں پر لکھی گئیں۔ حزقی ایل میں یہ ذکر ہے کہ نیا دِل اور نئی رُوح اُن کو عطا ہوئی تاکہ وہ خداوند کے احکام پر عمل کریں۔ ان مختلف بیانوں کی غرض یہ ہے کہ رسمی و شرعی رسُوم کی بجا آوری کی جگہ باطنی حقیقی اور رُوحانی اطاعت لے لے گی۔ یُوایل اور حزقی ایل وغیرہ کی کتابوں میں جو وعدے تھے وہ یہاں دُہرائے گئے۔

اس نبوّت کے پانچویں حصّہ میں اِس بندے کا مزید بیان ہے۔

فصل ہفتم ۔ بڑا واعظ

خداوند کے بندے کو الٰہی رُوح سے مَسح ملا۔ وہ غریبوں اور مُصیبت زدوں کی مَخلصی کے لئے ایک حلیم منادی یا واعظ بن گیا۔ اُس نے سالِ مقبُول اور روزِ عدالت کا اعلان کیا۔ اُس نے غم کو خُوشی سے بدل دیا۔ خداوند کی اُمّت کے لوگ کاہن بن گئے اور قومیں ان کی خِدمت گار ہو گئیں۔ یہوداہ کے شہر پھر بنائے گئے اور جو جلاوطن واپس آئے وہ نئے عہد کی برکتوں کا مزا اُڑانے لگے، اور وُہ ایسی نسل تسلیم کئے گئے جو الٰہی برکتوں کا حظ اُٹھاتی ہے۔ اپنے اِس کام کی تکمیل کو مدِنظر رکھ کر یہ بندہ تعریف کا گیت خُوشی سے گاتا ہے۔

یسعیاہ ۶۱ باب۔

اس مقام میں خداوند کے بندے کا تصوّر چوٹی تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ بے وجہ نہ تھا کہ مسیح نے اُس میں اپنی تصویر دیکھی اور ناصرت کے عبادت خانہ میں اُس نے اپنی رسالت کے کام کو اسی پیشین گوئی کے ذریعہ پیش کیا (لُوقا ۴: ۱۷-۲۲)۔ یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح نے مَخلصی کی انجیل سامعین کے سامنے پیش کی۔ خدا کے

رُوح سے اُس کو مسح ملا اور وُہ ایک حلیم واعظ بن گیا (یسعیاہ ۴۲: ۱-۷) یہاں وُہ شکستہ دِلوں کے زخم پر مرہم لگاتا اور ماتم کرنے والوں کو تسلّی دیتا اور اُنہیں خُوشی کا لباس پہناتا ہے۔ پہلی پیشین گوئی میں وُہ قوموں کے لئے نُور اور قومِ اسرائیل کے لئے ایک عہد تھا۔ دُوسری پیشین گوئی میں وُہ یعقوب کے فرقوں کو بحال کر کے اُن کو اُن کے مُلک میں آباد کرتا ہے اور دُنیا کی حدُود تک نجات بنتا ہے (یسعیاہ ۴۹: ۱-۷)۔ اس پیشین گوئی میں پھر توسیع ہوئی۔ یہاں یہ مَخلصی یافتہ لوگ راستبازی کے لوگ بن جاتے اور یہوداہ اور یروشلیم کے کھنڈروں کو ازسرِنو تعمیر کرتے ہیں۔ وُہ قوموں کیلئے کاہن بن جاتے ہیں اور قومیں اُن کی خادم ہو جاتی ہیں۔ یُوں وُہ تصوّر پُورا ہوتا ہے جو حوریب کے عہد نامے میں پیش کیا گیا تھا (خروج ۱۹: ۳ سے ۶)۔ قومیں یہ تسلیم کرتی ہیں کہ یہ وُہ نسل ہے جو خداوند کی برکتوں کی وارث ہے (پیدائش ۱۲: ۱ سے ۳)۔ اب وُہ اُس نئے عہد کی برکتوں کا حظ اُٹھاتے ہیں جن کا ذکر یرمیاہ اور حزقی ایل نبیوں نے کیا تھا۔ یُوں اس پیشین گوئی میں وُہ سارے تصوّرات پائے جاتے ہیں جو ماقبل پیشین گوئیوں میں مندرج تھے۔ سوائے دُکھوں کے تصوّر کے جو یہ بندہ بحیثیت قائم مقام ہونے کے اُٹھاتا ہے۔ اس میں اس بندے کی پست حالی کو پُورے طور پر منکشف کیا گیا۔ شروع اور آخر میں اس سرفرازی کا ذکر ہُوا اور تصوّر میں جو کسر رہ گئی تھی وُہ اس پیشین گوئی میں پُوری کر دی گئی۔ اب اس کا لقب بندہ نہیں آتا بلکہ وُہ غریبوں اور غمزدہ لوگوں کو نجات کی خُوشی کے لئے تیار کر رہا ہے۔ اس لئے مناسب تھا کہ پیشین گوئی خُوشی کے گیت پر ختم ہو جو اس بڑے واعظ کے مُنہ سے نکلا۔ اس نے اپنی خدمت کو سرانجام دیا اور اب اَجر کا مستحق ہے۔

بارھواں باب

صیحُون کی بحالی کی نبُوّت

یسعیاہ کی کتاب ۴۰: ۱-۱۱ و ۴۲: ۱۴-۱۷ میں جو پیشین گوئی ہے وُہ صیحُون کی تسلّی کے لئے ہے۔ اس میں صیحُون خُداوند کی بیوی کہلاتی ہے اور وہاں کے باشندوں کی والدہ۔ خُداوند کی آمد قریب ہے۔ وُہ صیحُون کو تسلّی دینے اور اُس کے ویرانوں کو تعمیر کرنے آتا ہے۔ اُس کی اُمّت بابل سے رہائی پاکر بیابان سے گزر کر مُقدّس زمین کو جاتی ہے۔ مصر سے خرُوج کرنے کے واقع سے یہ واقع زیادہ عجیب و غریب ثابت ہوتا ہے۔ الغرض اس نبُوّت کا مرکز صیحُون ہے جیسے پچھلی فصل کا مرکز خُداوند کا بندہ تھا۔

فصل اوّل۔ صیحُون کے لئے خُداوند کی شاہراہ

صیحُون کے گُناہ کے باعث جو مُصیبت نازل ہُوئی اُس کا زمانہ اب پُورا ہو گیا۔ اب قدیم وعدے پُورے ہوں گے۔ خُداوند کی آمد سے پہلے ایلچی بھیجے جائیں گے۔ نیچر یعنی فطرت میں عجیب تبدیلی ہوگی اور صیحُون خُوشخبریاں سُنائے گی۔ خُداوند حاکم کی طرح قوی بازو کے ساتھ آئے گا اور محبّت بھرے گڈریے کی طرح مخلصی کی شاہراہ پر سے اُن کو پہنچائے گا۔

یسعیاہ ۴۰: ۱-۱۱ و ۴۲: ۱۴-۱۷۔

یسعیاہ ۴۰: ۱ سے ۱۱ میں تسلّی کا پیغام ہے جو نبی نے ان آیات میں پیش

کیا۔ صیحُون کی مُصیبت اور جنگ و جدل کا زمانہ ختم ہوگیا۔ خُداوند کے آنے پر اب اُس کو اجر ملے گا۔ آمد کے ایلچی نے پہلے فطرت کو حکم دیا کہ وُہ ایک شاہراہ تیار کرے۔ پہاڑ اور ٹیلے گر جائیں۔ وادیاں اُبھر آئیں۔ ٹیڑھے راستے سیدھے ہو جائیں۔

اس پیشین گوئی کے دُوسرے حصّے میں آوازیں سُننے میں آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہتی ہے کہ خُداوند کا کلام ابد تک قائم رہتا ہے اور دُوسری آواز یہ کہتی ہے کہ انسان کمزور اور فانی ہے۔

زکریاہ میں جو پیشین گوئی تھی اس میں گڈریے نے اپنے گلّہ کو ادنیٰ مزدُوری کی وجہ سے رد کر دیا تھا۔ مزمُور میں بھی وُہ گڈریا ناراض نظر آتا ہے اور اُس کے لوگ اُس سے اِلتجا کرتے ہیں کہ وُہ آکر اُن کو نجات دے۔ حزقی ایل کی کتاب میں یہ ذکر ہُوا کہ وُہ گڈریا اپنے بکھرے ہُوئے گلّہ کو جمع کر کے اُن کے مُلک میں لے جاتا ہے۔ اس پیشین گوئی میں وُہ گڈریا اپنے گلّہ کو شاہراہ پر سے لے جاتے ہُوئے نظر آتا ہے۔ وُہ حلیم اور ہمدرد ہے۔ وُہ چھوٹے دُودھ پیتے بچّوں کی بھی فکر کرتا ہے۔ مقابلہ کرو یسعیاہ ۳۵: ۵ سے۔

فصل دوم۔ خُداوند واحد خُدا اور نجات دہندہ ہے

اس فصل میں یہ ذکر ہے کہ خورس بادشاہ نے بابل کو تسخیر کیا۔ نبی نے خورس کے کام کا بیان کیا جس کے ذریعہ اسرائیل رہائی پاتا ہے اور بابل اور دُوسری قوموں پر خُدا کی طرف سے سزا نازل ہوتی ہے۔ خورس کا وُہی کام ہے جو اُس سے پہلے اسُوریوں اور کسدیوں کو دیا گیا تھا۔ فرق صرف یہ ہے کہ اسُوریوں نے اسرائیل کو سزا دی تھی لیکن خورس نے اُن کو مخلصی دی۔ خورس صیحُون کے دُشمنوں کو فتح کرتا ہے اور بنی اسرائیل کو مخلصی اور رہائی بخشتا ہے۔

بنی اسرائیل خوشی کے گیت گاتے ہوئے بابل سے نکل جاتے ہیں۔ خداوند بیابان میں سے اُن کو لے جاتا ہے۔ چٹان سے پانی نکال کر اُن کی پیاس بجھاتا ہے۔ اُس وقت دُنیا کے کناروں کے لوگ بھی خداوند کی طرف پھریں گے، اور ہر زبان اُس کی اطاعت کی قسم کھائے گی۔

یسعیاہ ۴۵: ۲۱-۲۵۔

یہوواہ کے سوا کوئی دُوسرا خُدا نہیں۔ وُہی اکیلا خُدا نجات دہندہ ہے۔ نبی نے یہ تصوّر حاصل کیا کہ آخرکار خُود خُدا ہی نہ صرف یہودیوں بلکہ ساری دُنیا کو نجات دے گا۔ یسعیاہ کی کتاب کے پہلے حصّے میں اس نجات میں مصر۔ اسُور۔ اہلِ سبا اور صُور بھی شریک ہوتے ہیں۔ صفنیاہ کی کتاب میں اہلِ کوش اور اہلِ لیبیا اس سے حصّہ پاتے ہیں (یسعیاہ ۱۹: ۱۶-۲۵ و صفنیاہ ۳: ۸-۲۰ و ۲: ۱۱)۔

زبور ۸۷ میں یہ ذکر تھا کہ غیر قومیں منتخب بنائی جاتی ہیں۔ مصر۔ بابل فلسطین صُور اور کوش یکے بعد دیگرے خُدا کے شہری حقوق حاصل کریں گے۔ یرمیاہ نے بیان کیا کہ ساری قومیں نئے یروشلیم میں جمع ہوں گی (یرمیاہ ۳: ۱۴-۱۸ و ۸: ۶)۔

لیکن یسعیاہ کی کتاب کے دُوسرے حصّے میں پہلی دفعہ اس عالمگیر نجات کا ذکر ہوا جب کُل نوعِ انسان مل کر واحد خُدا اور نجات دہندہ کی پرستش کریں گے۔

یسعیاہ ۴۸: ۱۷-۲۲۔

اِس مقام میں جلا وطنی کی وجہ بتائی گئی کہ بنی اسرائیل نے خُدا کے احکام کو پسِ پُشت ڈال دیا تھا اس لئے وُہ جلا وطن ہوئے ورنہ جو وعدے خُدا نے اُن سے کئے تھے وُہ پُورے ہوتے۔ ابرہام کی نسل ریت کی طرح کثیر التعداد ہوتی۔ اُن کا امن و امان سدا بہنے والے دریا کی طرح ہوتا اور اُن کی راستبازی سمندر کی لہروں کی طرح۔ لیکن وُہ بحال کئے جائیں گے، جیسے مصر سے نکلے تھے

ویسے وُہ بابل کی اسیری سے نکلیں گے۔

فصل سوم۔ خُداوند صیحُون سے وفادار ہے

خُداوند والدہ سے بھی زیادہ وفادار ہے۔ وُہ کبھی صیحُون کو نہ بھُولے گا، بلکہ وُہ اُسے بحال کرے گا اور اُس کے بچوّں کو بڑھائے گا۔ وُہ اپنے بازو کو ننگا کرے گا اور یروشلیم کو خلاصی دے گا۔ وُہ بابل سے رحلت کریں گے اور ایک مُقدّس اُمّت مُقدّس برتنوں کو اُٹھائے ہُوئے لے جائیگی۔ خُداوند خُود اُن کا ہراول اور چنداول ہوگا۔ بادشاہ اور ملکہ اُن کے دینی باپ اور دینی ماں ہوں گے۔ صیحُون کے نگہبان آمد کی خوشخبریاں سُنائیں گے اور یروشلیم کے ویرانے تالی دیں گے۔

یسعیاہ ۴۹: ۱۴ سے ۲۳۔

اس پیشین گوئی میں خُدا کی وفاداری کی تعریف کی گئی۔ وُہ علیم باپ ہے جیسے کہ وُہ حلیم گڈریا تھا۔ پُرانا صیحُون تو برباد ہوگیا۔ خُدا نئے صیحُون اور نئے یروشلیم کی بُنیاد ڈالتا ہے۔

صیحُون کا جو رشتہ قوموں سے ہے اُس کا بھی بیان آیا ہے کہ وُہ بھی اس نئے یروشلیم کی تعمیر میں حصّہ لیں گے۔ وُہ صیحُون کے خادم بنیں گے اور اُس کے بچوّں کو اپنے کاندھوں پر اُٹھا کر لائیں گے۔ وُہ گویا دینی باپ اور دینی ماں بنیں گے۔

یسعیاہ ۵۱: ۱-۸۔

اس مقام کے شروع میں صیحُون سے درخواست کی گئی کہ وُہ قدیم وعدوں کو نہ بھُولے اور اُس کو یقین دلایا گیا کہ خُداوند صیحُون کو تسلّی دیگا۔ مثلاً ابرہام سے جو وعدہ کیا گیا تھا اُسے یاد دلا کر اُسے تسلّی دی کہ وُہ وعدہ پُورا ہوگا۔ اُس کا ویرانہ باغ

عدن کی طرح سرسبز اور شاداب ہوگا۔ یہاں یرمیاہ کا وہ مقام یاد آتا ہے جو تسلی کی کتاب کہلاتا ہے (یرمیاہ ۳۰ و ۳۱ باب) اور حزقی ایل کا وہ وعدہ جو اس کی کتاب کے ۳۶ : ۲۵ سے ۳۵ میں پایا جاتا ہے، پرانی زمین اور پرانے آسمان کی جگہ نئی زمین اور نیا آسمان ہوگا۔

یسعیاہ ۵۲ : ۷ سے ۱۲۔

اس مذکورہ بالا مقام میں یہ درخواست ہے کہ خداوند کا بازو جاگ اُٹھے اور اپنی اُمت کو مخلصی دے۔ پہلے تو یہ ذکر تھا کہ صیحون اور یروشلیم پہاڑوں پر سے خداوند کی آمد کا اعلان کر رہے ہیں۔ یہاں وہ منادی پہاڑوں پر ہیں اور جو لوگ امن و سلامتی کا پیغام اُن سے سُنتے ہیں وہ اُن کی تعریف کے گیت گاتے ہیں۔ اُمت کو یہ حکم ہے کہ وہ بابل سے نکلے۔ پھر آخر میں ایک نیا خیال ہے۔ بابل سے نکلنا فرار کی صورت نہیں رکھتا جیسا کہ مصر سے۔ بلکہ یہ پُرامن پُروقار دل کا خروج ہے جو مقدس لباس پہنے خدا کے مقدس برتنوں کو اُٹھاتے لئے جاتے ہیں۔ جیسے مصر سے خروج کے وقت آگ اور بادل کا ستون اُن کا رہنما ہوا اب خود خداوند اُن کی رہبری کرتا ہے۔

اس مقام کے آخر میں اس قسم کی تصویر ہے جو خداوند کے بندے کی سرفرازی کی یسعیاہ ۵۲ : ۱ سے اور ۵۳ باب میں دی گئی تھی مگر یہاں وہ تصویر صیحون کی سرفرازی کی ہے جس نے کچھ عرصہ دُکھ اُٹھایا تھا۔

فصل چہارم۔ خداوند صیحون کا تسلی دینے والا ہے

صیحون تھوڑے عرصے کے لئے ترک کی گئی اور اس نے مصیبت اُٹھائی لیکن خداوند اس کا شوہر اور نجات دہندہ ہے۔ وہ اُس سے وفادار ہے۔

اور اُسے اپنا صُلح کا عہد عطا کرے گا اور اُس کی سرزمین میں اُس کو بحال کریگا اور اُس کے بچے ایسی کثرت سے ہوں گے کہ وہ ہر طرف ٹوٹ پڑیں گے اور قوموں پر قبضہ کریں گے اور یروشلیم قیمتی پتھروں سے بنایا جائے گا۔ اُس کے سب بچے خداوند کے شاگرد ہوں گے اور ابد تک اُس میں رہیں گے۔

یسعیاہ ۵۴ : ۱-۱۷۔

اس نفیس نظم میں وہی خیال ظاہر کیا گیا جو یسعیاہ ۴۹ : ۱۴ سے ۲۳ میں پایا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ ماقبل نبیوں مثلاً ہوسیع، صفنیاہ، یرمیاہ اور حزقی ایل نے جو خیال ظاہر کیا تھا اُس کا خلاصہ یہاں دیا گیا۔ صیحون کی دو مختلف حالتوں کا ذکر ماقبل بیانوں کی نسبت زیادہ صفائی سے کیا گیا ہے۔ صیحون جوانی کی جورو ہے جسے خداوند نے اُس کے گناہ کے باعث ترک کر دیا تھا۔ خداوند اُس سے ناراض تھا اور اُس کی بیوگی کی شرم اُٹھاتی۔ اُس کی جان ملول ہوئی اور وہ مصیبت میں مبتلا ہوئی اور کوئی اُس کو تسلی دینے والا نہ تھا۔ یہ بیوی جسے خداوند نے ترک کیا اُس بیوی کی یاد دلاتی ہے جس کا ذکر ہوسیع ۲ : ۳-۲۰- یرمیاہ ۳۳ : ۱۴-۲۲ میں ہوا۔ لیکن یہ ذلت صرف تھوڑی دیر تک رہے گی۔

خداوند وفادار ہے۔ اُس کا عہد ٹوٹ نہیں سکتا، اس لئے وہ پھر اُس کو قبول کرے گا۔ وہ اُسے یقین دلاتا ہے کہ وہ پھر کبھی اُسے ترک نہ کرے گا۔ یہاں اُس عہد کی طرف اشارہ ہے جو نوح کے ذریعہ خدا نے باندھا تھا اور جس کا ذکر یرمیاہ نے کیا (یرمیاہ ۳۳ : ۱۴-۲۲)۔

اس بحالی کے بعد اُس کی اولاد بکثرت ہوگی۔ یہاں بانجھ اور شادی شدہ عورت کی طرف اشارہ ہے کہ یہ بانجھ عورت بچے جنے گی، لیکن جلاوطنی میں اس کے

بچے مارے گئے اور منتشر ہو گئے جن پر راخل نوحہ کرتی ہے (یرمیاہ ۳۱: ۱۵، ۱۶)
لیکن بحالی کے بعد پھر اُس کے اولاد ہوگی اور یروشلیم از سرِ نو تعمیر ہوگا اور اُس
کی خوبصورتی اور شان پہلے یروشلیم سے کہیں زیادہ ہوگی۔ اِس نئے یروشلیم کا
ذکر یرمیاہ اور حزقی ایل نبیوں نے بھی کیا۔ اس کے ساتھ مکاشفہ ۲۱ باب کے نئے
یروشلیم کا مُقابلہ کرو۔

بحالی کے بعد امن و امان ہوگا جیسا کہ حزقی ایل نے ظاہر کیا تھا (حزقی ایل
۳۴: ۲۵ و ۳۷: ۲۶ وغیرہ)۔ خُداوند خُود اُس کا بادشاہ بنے گا (مُقابلہ کرو صفنیاہ
۳: ۱۶ و ۱۷ اسے)۔ اس میں سب سے بڑھ کر خیال یہ ہے کہ خُدا ابد تک اُس
کا تسلی دینے والا اور نجات دہندہ ہوگا (یرمیاہ ۳۱: ۳۳ و ۳۴ وحزقی ایل
۳۶: ۲۵-۳۵)۔

فصل پنجم

خُداوند کی عبادت کا گھر ساری قوموں کے لئے ہوگا

نہ صرف ایماندار اسرائیل بلکہ ساری اجنبی قومیں بھی جو عہد اور سبت کی محافظت
کرتی ہیں مُقدس پہاڑ کی وارث ہونگی کیونکہ خُداوند فروتنوں اور خستہ دلوں کے
ساتھ رہتا ہے اور اُس کا گھر ساری قوموں کے لئے عبادت کا گھر ہوگا۔ راستباز
صُلح کے عہد کا لُطف اُٹھائیں گے لیکن شریروں کے لئے کوئی سلامتی نہیں۔
اس پر یہ حکم صادر ہوتا ہے کہ شاہراہ تیار کرو اور واپس آنے والے جلاوطنوں
کے راستے سے ہر طرح کی رکاوٹ دُور کرو۔
یسعیاہ ۵۶: ۶ و ۷ میں یہ پیشین گوئی ہے کہ غیر قومیں بھی مسیحی زمانے کی

برکتوں میں شریک ہوں گی اور خوجے جو پُرانے عہد میں خارج کئے گئے تھے وہ
بھی نئے یروشلیم میں آباد ہوں گے اور پُورے حقُوق حاصل کریں گے۔
یسعیاہ ۵۷: ۱۱-۲۱۔

اِس مقام میں راستبازی اور شریروں کے درمیان امتیاز کا ذکر ہے۔ بُت
پرست ہلاک ہوں گے۔ شریروں کے لئے کوئی سلامتی نہیں لیکن جو خُداوند پر توکل
کرتے ہیں وہ کوہِ مُقدس کے وارث ہوں گے۔ مُقابلہ کرو یسعیاہ ۱۹: ۲۱ اور
صفنیاہ ۳: ۱۰ وغیرہ۔ نیز دیکھو یسعیاہ ۴۲: ۱۴ اور ۴۰: ۳)۔

فصل ششم - صیحُون جہان کا نُور ہے

خُداوند کے بندے کا تصوّر یسعیاہ ۶۱ باب میں اعلےٰ درجے تک پہنچتا ہے
لیکن اب صیحُون کی بحالی کا تصوّر کمال کو پہنچتا ہے۔

صیحُون میں خُداوند کی آمد طلُوعِ آفتاب کی طرح ہے جو اُسے روشن کرتا
اور اُسے جہان کے لئے نُور بناتا ہے۔ وہاں قومیں جمع ہوتی ہیں کہ اپنے خزانوں
کے ساتھ صیحُون اور اُس کے خُدا کی تعظیم کریں۔ اب وہ شہر قیمتی دھاتوں سے
بنایا جائے گا۔ سلامتی اور راستبازی وہاں کے حاکم ہوں گے۔ سارے لوگ وہاں
کے راستباز اور سارا شہر بالکل ذُوالجلال ہوگا۔
یسعیاہ ۶۰ باب۔

یہ نظم ساری کتاب کا گویا موتی ہے۔ یہ یسعیاہ ۴۹: ۱۴-۲۲ پر مبنی ہے۔ پہلے
حصے میں صیحُون کو حکم ہے کہ اُٹھے اور اپنی روشنی چمکائے تاکہ دیگر قومیں اور اُن
کے بادشاہ اُس کی روشنی میں چلیں۔ اس میں خُداوند آفتاب کی طرح طلُوع ہوا ہے
تاکہ اُس کی روشنی دُنیا کی حدّوں تک پہنچے۔ یہ اُس خیال کی توسیع ہے جو یسعیاہ کی

کتاب میں تھا کہ سارا شہر خُداوند کا تخت ہے اَور سراسر مُقدّس ہے (یرمیاہ ۳ : ۱۴ - ۱۸ و ۳۱ : ۴۰) - اس شہر کا نام یہوّاہ شمّہ اَور یہوّاہ صدقینو (یرمیاہ ۳۳ : ۱۶ و حزقی ایل ۴۸ : ۳۵) ہو گیا - پھر صیّون کو حکم ہے کہ اپنی بحال شدہ اَولاد کو دیکھے جن کو غیر قومیں نوکروں کی طرح اُٹھاتے چلی آتی ہیں (یسعیاہ ۴۹ : ۱۸ و ۲۲) - وُہ نہ صرف اُس کی اَولاد کو لاتی ہیں بلکہ اپنے خزانوں کو بھی -

اُس کے دُوسرے حِصّے میں وُہ فاختاؤں کے جھنڈ کی طرح اپنے گھونسلوں کی طرف اُڑتے چلے آتے ہیں -

تیسرے حِصّے میں اُس کی ذِلّت کی حالت کا اُس کی سرفرازی سے مقابلہ کیا گیا - اُس کے دُشمنوں کی اَولاد اُن کے پاؤں تلے ذلیل پڑی ہے (یسعیاہ ۴۹ : ۲۲ و ۲۳) - اب اُس کی سلامتی محفوظ ہو گئی (یسعیاہ ۵۴ : ۱۳ سے ۱۷) - اب اس شہر کی دیواریں پتھر کی نہ ہوں گی نہ ہیرے موتیوں کی جیسا کہ پہلے ذکر ہُوا (یسعیاہ ۵۴ : ۱۱ و ۱۲) - بلکہ اُن کا نام نجات اَور حمد ہوگا (یسعیاہ ۲۴ : ۲۷ و ۲۶ : ۱) -

آخری حِصّہ میں پھر وُہی بیان ہے جو پہلے حِصّے میں گُزرا کہ خُداوند اُن کا آفتاب اَور چاند ہوگا ، اَور اُسے موجُودہ چاند اَور سُورج کی ضرُورت نہ ہوگی - مُوسوی شریعت میں جن برکتوں کا وعدہ تھا وُہ اب پُوری ہوتی ہیں (دیکھو استثنا ۳۲ : ۳۰ و احبار ۲۶ : ۸) صیّون کے اِس جلال کا کمال نئے یروشلیم میں دکھایا گیا (مکاشفہ ۲۱ : ۲۲ - ۲۷ و ۲۲ : ۵) -

یسعیاہ ۶۲ باب میں اِس خیال کو یُوں ظاہر کیا گیا ہے کہ صیّون کا نام پہلے متروکہ اَور خرابہ ہو گیا تھا لیکن اب اُس کا نیا نام بعولاہ (شادی شدہ) اَور حفظیباہ (میری خُوشی مُجھ میں) ہوگا - خُداوند اُس پر ایسی خوشی کرے گا جیسے شوہر

اپنی دلہن کے لئے کرتا ہے اَور وُہ اُسے اپنے جلال کا تاج بنائے گا - خُداوند یہ تک خاموش نہ رہے گا جو نگہبان دیواروں پر بیٹھے ہیں وُہ چُپ نہیں رہ سکتے - آمد نزدیک ہے - نقیب یا مُنادی پکار رہے ہیں کہ "راہ تیار کرو" - یہ اشتہار زمین کے کناروں تک جا پہنچا ہے کہ نجات آ رہی ہے "

یسعیاہ ۶۲ باب -

جو خیال پہلی دو نبوتوں (یسعیاہ ۴۲ : ۱۴ و ۵۷ : ۱) میں ظاہر کیا گیا تھا وُہ یہاں اکٹھا کر دیا گیا ہے - اب وُہ دو نام (متروکہ اَور خراب) ترک کر دئے گئے - اب تو وُہ خُداوند کے تاج کا موتی بن گئی اَور اُسے نئے نام بعولاہ اَور حفظیباہ دئے گئے - صیّون کی شادی کے متعلق جو پہلی پیشینگوئیاں تھیں (ہوسیع ۲ : ۱۹ تا صفنیاہ ۳ : ۱۷ و یسعیاہ ۵۴ : ۵) وُہ یہاں جمع کر دی گئیں - نگہبان دیواروں پر سے چِلّاتے ہیں جیسے یسعیاہ ۵۲ : ۸ میں تھا - اب یہ اعلان ہے کہ خُداوند آتا ہے نجات آ رہی ہے -

فصل ہفتم - نیا یروشلیم - نئے آسمان اَور نئی زمین

یسعیاہ ۶۳ سے ۶۶ باب کے آخر تک بطور تتمّہ کے ہیں - ۶۳ : ۷ سے ۶۴ باب کے آخر تک ایک نوحہ اَور التجا ہے - اس میں کوئی پیشینگوئی نہیں - ۶۵ و ۶۶ باب بطور مکاشفہ کے ہیں -

خُداوند کی آمد کا یہ نتیجہ ہوگا کہ نئے آسمان ، نئی زمین اَور نیا یروشلیم پیدا ہوگا - وہاں نہ رونا ہوگا نہ قبل از وقت موت ، بلکہ لوگ بڑی خوشی منائیں گے - خُداوند دریا کی طرح صیّون کو سلامتی بخشے گا - بحالی سے قومیں حِصّہ پائیں گی اَور نئی کائنات اَور

نذرانوں میں شریک ہوں گی۔ ہر نئے چاند اور سبت کو خداوند کے سامنے بڑا مجمع اکٹھا کرے گا لیکن شریر ان برکتوں میں سے حصّہ نہ پائیں گے۔ اُن پر آگ اور تلوار نازل ہوگی۔ مقدّس شہر کے باہر اُن کی لاشیں کوڑے کرکٹ کی جگہ سڑیں گی اور جلیں گی۔

یسعیاہ ۶۵ : ۱۷ سے ۶۶ باب کے آخر تک۔

یہ مکاشفہ پہلے مکاشفات کی نسبت کچھ زیادہ قابلِ غور ہے۔ نبی نے نئے آسمان، نئی زمین اور نئے یروشلیم کو دیکھا اور خدا کی آمد نے ان کو وجود دیا۔ اِس باب کے شروع میں بھی اسی قسم کا مکاشفہ تھا۔ وہاں یہ ذکر تھا کہ زمین شکستہ ہوئی۔ وہ متوالے کی طرح ڈگمگائی۔ وہ گرے گی اور پھر نہ اُٹھے گی (دیکھو یسعیاہ ۲۴ : ۱۰ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۵ : ۷ و ۸) لیکن وہاں اُن کی بحالی اور نئے بننے کا کچھ ذکر نہ تھا۔ لیکن اِس مکاشفہ میں پرانی زمین، آسمان اور یروشلیم کی جگہ سے نیا آسمان، زمین اور یروشلیم پیدا ہوتا ہے۔ اس مکاشفہ میں پہلے نبیوں کی نبوّتوں سے بھی کچھ لیا گیا تاکہ تصویر کو مکمل کیا جائے۔ مثلاً عاموس اور یسعیاہ کے مکاشفہ سے (عاموس ۹ : ۱۱ سے ۱۵ و یسعیاہ ۱۱ : ۱ سے ۵)۔

اس نبوّت میں اُن سب سے یہ درخواست ہے جو یروشلیم کو پیار کرتے ہیں کہ وہ اس کے ساتھ خوشی منائیں۔ اس کے بعد عدالت و سزا کا ذکر ہے کہ خدا آگ اور تلوار لے کر بت پرستوں کو تباہ کرنے کو آتا ہے۔ اس میں یسعیاہ ۴۹ و ۶۰ بابوں کی پیشین گوئیوں کی توسیع ہے۔ قومیں اپنے نذرانے لائیں گی جیسے بنی اسرائیل لائیں گے۔ ان میں لاویوں کے کاہن چنے جائیں گے۔ یوں یہ نئی ہیکل ساری قوموں کے لئے دعا کا گھر بنے گا (یسعیاہ ۵۶ : ۶ و ۷)۔

آخر میں یہ مقابلہ دکھایا گیا ہے کہ شہر کے اندر تو راستباز عبادت کے لئے

جمع ہیں اور باہر شریروں کی لاشیں گل سڑ رہی ہیں۔ ایک طرف تو مخلصی یافتہ لوگوں کی دنیا ہے اور دوسری طرف شریروں کے لئے جہنّم ہے۔ آئندہ زندگی کی جھلک نظر آتی ہے جو مسیح کے زمانہ میں حاصل ہوگی۔ یہودی جہنّم اور نئے عہدنامہ کے دوزخ کا مسئلہ یہاں نظر آتا ہے (۲۔پطرس ۳ و مکاشفہ ۲۱ باب)۔

اس پیشین گوئی کا رشتہ حزقی ایل کی کتاب سے ہے۔ اگر حزقی ایل کو یسعیاہ ۴۰ سے ۶۶ بابوں تک کی خبر ہوتی تو وہ اپنی پیشین گوئی نہ کرتا کیونکہ وہ ایک طرف تو موسوی شریعت سے متفرق ہے اور دوسری طرف یسعیاہ ۴۰ سے ۶۶ تک کے بابوں سے۔ یہ مشکل اس طرح حل ہو سکتی ہے کہ حزقی ایل نبی مسیحی تصورات میں یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصّے کے مصنّف سے نیچی جگہ پر کھڑا ہے۔ اس دوسرے حصّے کے مصنّف کے سامنے حزقی ایل، یرمیاہ اور جلاوطنی کی اور ماقبل پیشینگوئیاں موجود تھیں، اس لئے اُس کی نظر زیادہ بلندی تک پہنچی۔

تیرھواں باب

دانی ایل نبی

حضرت دانی ایل بلحاظ عہدے کے نبی نہ تھے بلکہ ایک دانا حکیم۔ ان کی پیشین گوئیاں رویتوں یا خوابوں کی تعبیر کے طور پر ہیں جیسے یوسف مصر میں کرتے تھے۔ اِس کتاب کے سوا حضرت دانی ایل کا ذکر بہت کم ملتا ہے۔ وُہ شریف خاندان سے تھے اور یاہویکین کی سلطنت کے تیسرے سال اسیر ہو کر بابل کو گئے۔ اور شاہِ بابل نبوکد نضر کے زمانہ سے لے کر خورس بادشاہ کے زمانے تک کام کرتے رہے۔ یہ کتاب عزراہ کی کتاب سے مشابہ ہے۔ عبرانی اور آرامی زبان میں لکھی گئی۔ چنانچہ ۲ : ۵ سے، باب کے آخر تک تو آرامی زبان میں ہے اور باقی کتاب عبرانی زبان میں۔

اس کتاب کے پہلے چھ باب تو ترتیبِ وقت کے مُطابق ہیں۔ ا سے ۴ باب تک میں نبوکد نضر کا بیان ہے۔ ۵ باب میں بیلشفر کی ضیافت کا ذکر ہے۔ ۶ باب میں دارا بادشاہ کے عہدِ سلطنت کا جب ان کو شیروں کی مانند سے مخلصی ملی۔ اور اس باب کے آخر میں یہ لکھا ہے "پس دانی ایل دارا کی سلطنت اور خورس فارس کی سلطنت میں کامیاب رہا۔" (دانی ایل ۶ : ۲۸) اِن بابوں میں مصنّف نے دانی ایل اور اُس کے تین رفیقوں کے قِصّے جمع کئے ہیں۔

ترتیبِ وقت کے لحاظ سے اس کتاب کا دُوسرا حِصّہ ایک الگ مجموعہ ہے

جس کے شروع میں اس خواب کا ذکر ہے جو دانی ایل نے بیلطشفر بادشاہ کی سلطنت کے پہلے سال میں دیکھا (۷ باب) پھر اُس رویا کا بیان ہے جو شاہِ بیلطشفر کے تیسرے سال دیکھی (۸ باب)۔ پھر وُہ رویا جو اُس نے دارا کی سلطنت کے پہلے سال میں دیکھی (۹ باب) اور آخر میں وُہ رویا جو اُس نے خورس کے تیسرے سال میں دیکھی (۱۰ سے ۱۲ باب) اِن میں سے پہلی رویا ارامی زبان میں لکھی گئی اور باقی عبرانی زبان میں۔ اس لئے یہ دُوسرا حصہ دانی ایل نبی کے خوابوں اور رویتوں کا مجموعہ ہے۔ اس حِصّے میں کبھی تو حضرت دانی ایل کے لئے صیغہ متکلم آیا ہے اور کبھی صیغہ غائب۔ کتاب میں اِس بات کا کوئی دعویٰ نہیں کہ وُہ حضرت دانی ایل کی تصنیف ہے۔ اس میں وُہ کہانیاں جمع کی گئیں جو حضرت دانی ایل اور اُن کی رویتوں کے بارے میں مشہور تھیں۔ اِس کتاب کا مؤلف غالباً مکابی زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ سترول کے یُونانی ترجمے میں کئی ایک اپوکرفل قِصّے وغیرہ بھی زائد ڈالے گئے۔

البتّہ عام رائے یہی چلی آتی ہے کہ یہ کتاب خُود حضرت دانی ایل کی تصنیف ہے۔ یہاں سب سے بڑا سوال یہ نہیں کہ اس کا مصنّف یا مؤلف کون تھا؟ بلکہ یہ ہے کہ آیا تواریخی طور پر یہ قابلِ اعتبار ہے یا نہیں۔ کتاب کی اندرُونی شہادت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ کتاب بذریعہ الہام لکھی گئی جنہوں نے اس کتاب پر شک کیا وُہ فوق العادت معجزوں اور پیشین گوئیوں کے قائل نہیں۔ چونکہ اس کتاب میں فوق العادت عنصر بہت غالب پایا جاتا ہے اس لئے انہوں نے اسی کے معتبر ہونے پر اعتراض کیا۔ جو قِصّے اس میں مندرج ہیں اُن کا عام سبق یہ ہے کہ خُدا سے وفادار رہو۔ اِس میں تو کُچھ شک نہیں کہ یہ پیشین گوئیاں حضرت دانی ایل کی ہیں جو جلاوطنی کے زمانے میں اُس کو عطا ہُوئیں اگرچہ وُہ مکابیوں کے زمانے میں کتاب کی صُورت میں جمع ہُوئیں۔

فصل اوّل - اِبنِ آدم کی سلطنت

دانی ایل نبی نے بیان کیا کہ اس جہان کی سلطنتیں خُدا کی سلطنت کی مخالف ہیں۔ اُن کا ذکر اُس بڑی اَور خوفناک مُورت کے ذریعہ ہُوا جس کے چار حِصّے ہیں جو یکے بعد دیگرے شان و شوکت میں تنزّل کرتے جاتے ہیں اَور مغائرت کا عنصر بڑھتا جاتا ہے۔ نیز اُن چار حیوانوں کے ذریعہ کیا گیا جو یکے بعد دیگرے سمندر سے نکلتے ہیں اَور تشبیہی اعداد ۳ و ۴ و ۱۰ کے ذریعہ ظاہر کیا گیا کہ اُن سلطنتوں کی وُسعت بڑھتی جاتی ہے۔ آخری حیوان میں سے ایک چھوٹا سینگ نکلتا ہے۔ وُہ مخالفِ مسیح ہے۔ خُدا کی سلطنت کو اس چھوٹے پتھر سے تشبیہ دی گئی جو بلا ہاتھ لگائے پہاڑ میں سے کاٹا گیا۔ اس پتّھر نے اس مُورت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اَور بڑھتے بڑھتے ایک بڑا پہاڑ بن گیا جس سے زمین معمور ہو گئی۔ ابنِ آدم بادلوں کے تخت پر سوار ہو کر مخالفِ مسیح اَور اُن حیوانوں کو ہلاک کرنے آتا اَور عالمگیر سلطنت کی لگام اپنے ہاتھ میں لیتا ہے۔ قدیم الایّام بھی شعلوں کے تخت پہ بیٹھ کر عدالت کے لئے آتا ہے۔ وہاں سے آگ کی ندی بہ نکلتی ہے۔

دانی ایل نبی کی کتاب میں مسیح کی سلطنت کے ذریعہ دُنیا کی بادشاہیوں کی تباہی دو نشانوں کے ذریعہ بتائی گئی۔ ایک تو نبوکدنضر کے خواب میں (دُوسرا باب)۔ دوم دانی ایل کی رویت میں (۷ باب)۔

دانی ایل ۲: ۳۱ سے ۴۵۔

اِس خواب میں یہ بالکل ایک نئی تصویر ہے جو ماقبل پیشین گوئیوں میں نہیں پائی جاتی، نہ حزقی ایل کی کتاب میں جہاں نشانوں اَور تشبیہوں کو بہت استعمال کیا گیا۔ یہ تصویر مختلف دھاتوں سے بنی ہے، اس لئے دُنیا کی سلطنتوں کا یہ مناسب نشان تھا اَور پہاڑ

سے بلا ہاتھوں کے کاٹا گیا۔ پتھر خُدا کی سلطنت کی موزوں علامت تھی۔ لیکن یہ خواب تن تنہا نہیں۔ اس کے ساتھ دانی ایل کی رویت کو پڑھیں جس میں دُنیا کی سلطنتوں کا بیان چار حیوانوں کے ذریعہ کیا گیا جو سمندر میں سے یکے بعد دیگرے نکلتے ہیں۔ ان کے بالمقابل ابنِ آدم اَور قدیم الایّام کو پیش کیا ہے اس لئے ان دونوں نشانوں کا مطالعہ اکٹھا کرنا چاہیے۔

دانی ایل ۷: ۲ سے ۲۷۔

اِن سلطنتوں کی تعداد چار ہے۔ اس مُورت میں تو یہ سب پیوستہ ہیں لیکن ساتویں باب میں یہ سلطنتیں یکے بعد دیگرے برپا ہوتی ہیں۔ ان کی تفسیر مختلف عُلماء نے مختلف طور سے کی ہے۔ عام رائے یہ ہے کہ چوتھی سلطنت رُوم کی سلطنت ہے جس میں وُہ ساری باتیں پُوری ہوتی ہیں جو ان دو تصویروں میں پیش کی گئی ہیں۔ عدد ۴ کسی شَے کی از حد وُسعت کے لئے آتا ہے۔ یہ سلطنتیں یکے بعد دیگرے برپا ہو کر دُنیا کے چاروں کناروں سے خُدا کی اُمّت کو مطیع اَور زیر کرتی ہیں۔

سونے کا سر اَور شیر پہلی سلطنت کا نشان اَور چاندی کا سینہ اَور بازو اَور ریچھ جس کے مُنہ میں تین پسلیاں تھیں مادی فارسی سلطنت کا نشان تھیں۔ ان تین پسلیوں سے عموماً مصر، بابل اَور لُدیا مُراد لی جاتی ہے جن کو مادی سلطنت نے فتح کیا تھا۔ پیتل کا پیٹ اَور رانیں اَور وُہ چیتا جس کے چار سر تھے وُہ یُونانی سلطنت تھی جو سکندرِ اعظم اَور اُس کے چار جانشینوں نے قائم کی۔ چار سروں اَور چار پاؤں سے سکندرِ اعظم کے چار جانشین مُراد ہیں جن میں سکندر کی سلطنت منقسم ہو گئی۔ لوہے کی ٹانگیں، مٹی اَور لوہے کے پاؤں اَور وُہ خوفناک حیوان جس کے دس سینگ تھے وُہ رُومی سلطنت کا نشان تھا۔ ان دس سینگوں سے رُومی سلطنت کے وُہ مختلف حِصّے مُراد ہیں جن میں وُہ سلطنت تقسیم ہو گئی۔

عدد دس کمال کا نشان ہے۔ اِن اعداد ۳ و ۴ اور ۱۰ اس سے ظاہر ہے کہ یہ سلطنتیں وُسعت میں تو بڑھتی لیکن عظمت، شوکت و اتفاق میں گھٹتی گئیں۔
اس چوتھی اور آخری سلطنت میں سے ایک چھوٹا سینگ نکلتا ہے جس کی آدمی کی سی آنکھیں ہیں اور جو بہت بڑی باتیں بولتا اور مُقدّسوں کے ساتھ جنگ کرتا ہے جب تک کہ قدیم الایّام ظاہر نہیں ہوتا۔

یہ چھوٹا سینگ کوئی چھوٹی باغی طاقت ہوگی جس نے چند دیگر سینگوں کو توڑا یا مغلوب کیا۔ یہ چھوٹا سینگ یا حکومت مغرور، ظالم اور مُقدّسوں کو ستانے والی ہے۔ اِس سینگ کا جو حُلیہ دیا گیا اس سے ظاہر ہے کہ وہ کوئی خاص شخص ہے۔ یہ مخالفِ مسیح ہے۔ ساتویں باب میں جس چھوٹے سینگ کا ذکر ہوا اُس کو بعضوں نے سمجھا کہ یہ وُہی ہے جس کا ذکر آٹھویں باب میں آتا ہے لیکن غالباً یہ دُرست نہیں کیونکہ ایک کا تعلق تو تیسری سلطنت سے ہے اور دُوسرے کا چوتھی سلطنت سے۔ یُوں پہلا سینگ دُوسرے کا گویا پیش خیمہ ہے۔ چھوٹے سینگ کے بارے میں جو لکھا گیا وُہ انتی اوخس اپی فینس کی تاریخ پر بہت کچھ صادق آتا ہے۔ لیکن بعض اُمور ایسے ہیں جو جلاوطنی کے زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یُوں مفسّروں میں بہت اختلاف ہے۔ اس پیشین گوئی کو سمجھنے کے لئے ہم ان اُمور کا لحاظ رکھیں کہ نام، بیج یا نسل۔ بیٹا اور بندہ نبیوں کے کلام میں ایک بیج کی طرح بڑھتے بڑھتے مسیح میں تکمیل پاتے ہیں۔ اس تشبیہ کو مدِّنظر رکھتے ہُوئے یہ قرینِ قیاس ہے کہ دُنیا کی سلطنتیں وُسعت اور طاقت میں بڑھتے بڑھتے ایک مخالفِ مسیح کی شکل میں ظہور پائیں گی جسے مسلمانوں کی اصطلاح میں دجّال المسیح کہا جاتا ہے اور یہ دجّال مسیح کی آمدِ ثانی سے پیشتر برپا ہوگا۔

اِس مخالفِ مسیح کے زمانے میں خُدا کی اُمّت کی مُصیبتیں بہت بڑھ جائیں گی۔

اُن کو اُن کے مذہب کے باعث سخت ایذا دی جائے گی لیکن اس مخالفِ مسیح کا زمانہ بہت محدُود اور قلیل ہوگا۔ نبیانہ کلام میں یہ تین اوقات اور آدھا کہلاتا ہے یعنی نبیانہ زبان میں نصف ہفتہ کیونکہ خُدا نے یہ زمانہ گھٹا دیا۔ خُدا اِس ظالم مخالفِ مسیح کو سزا دینے آئے گا۔

یہ پتھر جو بلا ہاتھوں کے پہاڑ سے کاٹا گیا اور جس نے بڑھتے بڑھتے زمین کو بھر دیا مسیح کی سلطنت کا نشان ہے۔ اس قسم کی پیشین گوئی یسعیاہ ۲: ۱ و میکاہ ۴: ۱ میں بیان ہُوئی۔ یہ اُس تاک کی مانند ہے جس کا ذکر مزمور ۸۰: ۸-۱۲ میں ہُوا اور اُس شاخ کی مانند جس کا ذکر حزقی ایل نے کیا (حزقی ایل ۱۷: ۲۲-۲۴)۔ اسی طرح یہ ابنِ آدم بمقابلہ جنگلی حیوانات کے مسیح کی سلطنت کا نمونہ ہے۔ یہ ابنِ آدم بادلوں پر سوار ہو کر قدیم الایّام تک پہنچتا ہے اور اُس کو ابدی سلطنت دی جاتی ہے۔ قدیم الایّام کی آمد خُدا کی آمد ہے جو آگ کے شعلوں کے تخت پر بیٹھا ہے اور جس کے تخت سے آگ کی ندیاں بہ نکلتی ہیں۔ یہ شعلے اُس کے غضب کا اظہار ہیں۔ یہ فضل کی ندیوں کی ضد ہیں (دیکھو یوایل ۳: ۱۸ و زبور ۴۶: ۵ یسعیاہ ۳۳: ۲۱ و حزقی ایل ۴۷: ۶ سے ۱۲)۔ الغرض خُدا کی اور مسیح کی یہ آمد سزا کے لئے ہے اور نئے عہدنامے کے مُطابق یہ آمدِ ثانی ہے۔

یہ نبُوّت باقی نبوّتوں سے اس امر میں امتیاز رکھتی ہے کہ اس میں اعمال ناموں اور کتابوں کا ذکر آتا ہے جن کی بنا پر سزا دی جاتی ہے اور اُس آگ کی ندی کا ذکر ہے جس میں خُدا کے دشمن پھینک دئے جائیں گے۔ یہ جہنّم کی آگ کی دُوسری صُورت ہے (یسعیاہ ۶۶: ۲۴ و مکاشفہ ۲۰: ۹-۱۱)۔

فصلِ دوم۔ آخری ایّام

دانی ایل نبی نے پیشین گوئی کی کہ ستّر مقدّس سالی ہفتے (YEARLY WEEKS) یروشلیم کے دوبارہ بنانے کے حکم سے لے کر دُنیا کے آخر تک گذریں گے۔ آخری ہفتے کے دن بتائے گئے ہیں۔ اس آخری سالی ہفتے کے وسط میں بڑی مُصیبت ہوگی۔ مسیح مارا جائے گا۔ عبادت موقوف ہوگی اور مقدّس شہر برباد ہوگا۔ یہ مُصیبت نصف ہفتے سے کُچھ زیادہ دیر تک رہے گی، اور پھر کُچھ تھوڑے ہفتے کے بعد برکت نازل ہوگی۔ مُردوں کی قیامت اور عدالت کا دن آئے گا جب راستبازوں کو اُن کی میراث ملے گی اور وہ ہمیشہ تک ستاروں کی طرح چمکیں گے۔

دانی ایل کی کتاب کے دُوسرے حصّے میں یہ دو مسیحی پیشین گوئیاں ہیں جن کا مُطالعہ اکٹھا ہونا چاہیئے۔ دانی ایل نے دارا بادشاہ کے پہلے سال میں دُعا مانگی اور اس کا جواب دانی ایل ۹: ۲۴ سے ۲۷ میں قلمبند ہے۔ اس جواب میں اُس زمانے کی پیشین گوئی ہے جو مسیح کی آمد اور آخری زمانوں تک پہنچتی ہے (دانی ایل ۹: ۲۴-۲۷)۔

دُوسری رویا خورس بادشاہ کے تیسرے سال میں دکھائی گئی۔ ان پیشین گوئیوں کا مطلب اس امر کے سمجھنے پر حصر رکھتا ہے کہ ستّر ہفتوں سے کونسا زمانہ مُراد ہے۔ اس کے متعلق تین مُختلف رائیں ہیں۔

(۱) قدیم رائے یہ تھی کہ اُن کا تعلّق مسیح کے جسم میں ظاہر ہونے اور اُس کی موت اور رومیوں کے ذریعہ یروشلیم کے برباد ہونے سے ہے۔

(۲) زمانۂ حال کے مفسّر یہ کہتے ہیں کہ ان دونوں مقاموں کا تعلّق انتی اوخس

اپی فینس کے زمانے سے ہے۔

(۳) بعض قدیم بزرگ اور زمانۂ حال کے چند مفسّروں کا یہ خیال ہے کہ ان کا تعلّق اُس زمانے سے ہے جو جلاوطنی کے اختتام سے شروع ہوکر مسیح کی آمدِ ثانی تک پہنچتا ہے۔ اُس زمانے میں خُدا کی سلطنت کے نشو ونما کا ذکر ان میں ہے۔

پہلے تو یہ سوال لازم آتا ہے کہ آیا یہاں ستّر ہفتوں کو دو حِصّوں پر مُنقسم کریں؟ ۶۲ ہفتوں کو پہلے سات ہفتوں سے ملائیں یا تین حِصّوں پر تقسیم کریں یعنی سات ہفتے۔ ۶۲ ہفتے اور ایک ہفتہ؟

اس تیسری تاویل میں یہ مشکل ہے کہ مسیح کے کاٹے جانے کی تسلّی بخش تشریح نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں مسیح کی آمد اور آخر کے درمیانی ۶۲ ہفتوں کا دراز زمانہ عہد عتیق کی پیشین گوئی کے مُطابق نہیں کیونکہ وہاں آمدِ اوّل اور آمدِ ثانی میں امتیاز نہیں کیا گیا۔ یہ امتیاز صرف نئے عہدنامے ہی میں پایا جاتا ہے۔ عبارت کے پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خورس کے حکم کے نافذ ہونے سے مسیح شاہزادہ کی آمد تک ۶۹ ہفتے گذریں گے اور آخری ہفتہ مسیح کی آمد کا ہفتہ ہے جس کے وسط میں مسیح مارا جاتا ہے اور پُرانے عہد کی عبادت ختم ہوجاتی ہے۔ مقدّس شہر برباد اور نیا عہد قائم ہوتا ہے۔ یُوں نبی نے زمانے کے آخر تک نگاہ ڈالی۔ دانی ایل میں مسیح کے مارے جانے کا ذکر کوئی نئی بات نہیں۔ یسعیاہ میں خُداوند کے بندے کے مارے جانے کا (یسعیاہ ۵۳: ۹)، اور جلاوطنی کے مزامیر میں اُس کے دُکھوں کا ذکر ہم معلوم کرچکے ہیں (زبور ۲۲: ۱۶)۔ جلاوطنی کے زمانے میں مسیح کے دُکھ اُٹھانے کا ذکر خاص مضمون کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن یسوع کی آمدِ اوّل سے اس کے پُورے معنی ظاہر نہ ہُوئے۔

ہم اِس تاویل کو قبول نہیں کر سکتے کہ اس نبوّت کا تعلق اُن مُصیبتوں سے ہے جو انتی اوخس اپی فینس کے زمانے میں خُدا کی اُمّت نے اُٹھائیں۔ ممکن ہے کہ ممسُوح یا مسیح سے مُراد کوئی سردار کاہن ہو جو اُس زمانے میں مارا گیا یا کوئی سردار مُراد ہو جس نے یہُودیوں کی مدد کی ہو۔ لیکن یہ لقب بیان اسرائیل کے شہزادے اَور خُداوند کے ممسُوح کا ہے۔ البتّہ مکابی زمانے میں کسی نے یہ سمجھا کہ یہاں انتی اوخس کے زمانے کی ایذا رسانی کا ذکر ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ انتی اوخس کے زمانے کی ایذا رسانی اس بڑی مُصیبت کا پیش خیمہ تھا نہ کہ تکمیل۔

آخری پیشین گوئی میں آخری ہفتہ کی زیادہ توسیع ہے۔ یرمیاہ نے جو ستّر سالوں کی اسیری کی پیشین گوئی کی تھی (یرمیاہ ۲۹ : ۱۰) وہ شاید دانی ایل ۹ باب کے ستّر ہفتوں کی پیشین گوئی سے تعلّق رکھتی ہو کہ یروشلیم کے ازسرِ نَو بنانے کے حکم سے لے کر مسیحی زمانہ کے آخر تک پہنچے۔ یُوں ستّر ہفتوں کے آخری ہفتے کے دن بنائے گئے۔ سالی ہفتے کے کُل ایّام ۲۵۲۰ دِن ہیں جن میں سے ۱۲۹۱ کا ذکر ہُوا یعنی سالی ہفتے کے نصف دِنوں سے ۳۰ دِن زیادہ، اَور ۱۳۳۵ دِن یا ۴۵ دن زیادہ۔ اِسی قسم کے اعداد کا ذکر آٹھویں باب میں ہُوا یعنی ۲۳۰۰ صُبح وشام جو $6\frac{7}{18}$ سالی دِنوں کے برابر ہیں یعنی سالی ہفتے کا ایک بہت بڑا حصّہ۔ تیسری سلطنت کے چھوٹے سینگ کی ایذا رسانی تو قریباً سارے سالی ہفتے تک رہے گی، لیکن چوتھی سلطنت کے چھوٹے سینگ کی ایذا رسانی صرف نصف ہفتے تک یا اس سے ذرا زیادہ عرصے تک۔

آخری برکت نہ صرف اُن ہی کے لئے ہوگی جو اُس وقت زندہ ہوں گے، بلکہ وفادار دانی ایل اَور اُن لوگوں کے لئے بھی جن کے ذریعہ دُوسرے لوگ

راستباز بن گئے، یعنی فی الحقیقت مُردوں کی قیامت ہوگی۔ مُردوں کی قیامت کی تین پیشین گوئیاں پائی جاتی ہیں (ہوسیع ۱۳ : ۱۴، حزقی ایل ۳۷ : ۱-۱۴ و یسعیاہ ۲۶ : ۱۹)۔

یہاں پہلی دفعہ مسیحی تصوّر میں افراد کی قیامت کا ذکر آتا ہے۔ بعضوں کی قیامت ابدی اجر پانے کے لئے ہوگی اَور بعضوں کی ابدی ذِلّت وندامت اُٹھانے کے لئے۔ جو راستباز مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے وہ مُقدّس کی برکتوں میں شریک ہوں گے۔ لیکن عام قیامت کا مکاشفہ کہ راستباز اَور شریر سبھوں کی قیامت ہوگی اب تک نہ ملا۔ وہ مکاشفہ نئے عہد نامہ میں آکر ظاہر ہُوا۔

چودھواں باب

بحالی کے زمانے میں مسیحی تصوّر

کسدی سلطنت کی بربادی اور فارسی سلطنت کا قیام خُدا کی طرف سے وقُوع میں آیا؛ اور یہ خُدا کی اُمّت کی خاطر ہُوا۔ خورس یہُودیوں پر مہربان تھا۔ اُس نے اُنہیں اجازت دی کہ یروشلیم کو واپس جائیں اور ہیکل اور عبادت کو بحال کریں۔ یہُودی نبیوں نے اِس کی پیشین گوئی کی تھی۔ اِس کے پُورا ہونے پر خُدا کے بندوں کی اُمّید بہت بڑھ گئی۔ اُن کو وُہ عجائبات یاد آئے جب اُس قوم نے مصر سے رہائی پائی اور بیابان میں سے گزر کر کنعان کو گئے۔ یسعیاہ۔ یرمیاہ اور حزقی ایل کی نبوّتوں سے اُن کی دلیری زیادہ ہُوئی۔ اب اُن کو یقین ہو گیا کہ خُدا آئے گا اور اُن کے آگے آگے صیحُون کو جائے گا اور اُس کا یہ ظہُور پہلے ظہُوروں سے زیادہ شاندار ہوگا۔

۶۸ مزمُور میں بھی یہ خیال ظاہر کیا گیا جس سے یہ گمان پیدا ہوتا ہے کہ یہ مزمُور اسی زمانہ میں تیّار ہُوا۔

فصل اوّل - خُداوند کا کُوچ کرنا

زبُور ۶۸ میں یہ بیان ہے کہ خُدا صیحُون کی طرف کُوچ کر رہا ہے وُہ اپنے سارے دُشمنوں پر فتح پا کر خُوشی کرتا ہے۔ جن اسیروں کو اُس نے چھُڑایا وُہ دھُوم دھام کے ساتھ غنیمت کا مال ساتھ لے کر اپنے ساتھ صیحُون کے مَقدِس میں

داتا ہے اور گوشش اور ساری قومیں اُس کی عبادت اور تعریف میں شریک ہوتی ہیں۔

اِس مزمُور کے پانچ حِصّے ہیں اور ہر حِصّہ میں پندرہ پندرہ آیتیں ہیں اور یہ دبورہ کے گیت کے نمونے پر بنایا گیا اور یسعیاہ کی کتاب کے دُوسرے حِصّے کے مؤلّف کے تصوّرات اس میں پائے جاتے ہیں۔ پہلے حِصّے میں یہ ذکر ہے کہ جب خُدا ظاہر ہوگا تو شریر دُھوئیں کی طرح بھاگیں گے اور موم کی طرح پگھل جائیں گے (مُقابلہ کرو گنتی ۱۰: ۳۵ سے)۔ لیکن راستباز خُوشی کے نعرے ماریں گے۔

اس حِصّہ کے آخر میں یہ ذکر ہے کہ شاہراہ تیّار کی جائے جہاں سے خُداوند کی رتھ بیابانوں میں سے گُزرے (مُقابلہ کرو یسعیاہ ۴۰: ۳ و ۵۷: ۱۴ و ۶۲: ۱۰)۔ اور اُس نے اپنے تئیں یتیموں کا باپ، بیوگان کا منصف، قیدیوں کا نجات دہندہ اور پیداوار کا بخشنے والا ظاہر کیا۔ (مُقابلہ کرو ۴۰: ۱۱ و ۴۲: ۱۶ و ۴۹: ۱۵ و ۱۶)۔

دُوسرے حِصّہ میں یہ ذکر ہے کہ خُداوند نے کوہِ سینا سے فلسطین جانے کے لئے کُوچ کیا۔ (دیکھو دبورہ کا گیت۔ قضاۃ ۵: ۴ و ۵)۔ اور اپنی اُمّت کے لئے سامان مہیا کیا (مُوسیٰ کا گیت خروج ۱۵: ۱۳ و ۱۷)۔ اور آخر میں خُدا فتح کا اعلان کرتا ہے اور عورتیں خُوشی کا گیت گاتی ہیں (خروج ۱۵: ۲۱ و یسعیاہ ۴۰: ۹ و ۴۸: ۲۰ و ۵۲: ۷-۸ و ۶۲: ۶ و ۱۱)۔

لُوٹ کے مال کے لئے دیکھو قضاۃ ۵: ۱۶۔ قوموں کے بادشاہ بھاگ گئے اور لُوٹ کا مال میدانِ جنگ میں پڑا رہا۔ تیسرے حِصّے میں ذکر ہے کہ خُدا نے برف کے طُوفان کے ذریعہ دُشمنوں کو پریشان کر دیا اور اُس کے کُوچ کا دوبارہ ذکر ہے۔ خُدا کے ساتھ فرشتوں کی بے شمار رتھیں تھیں (استثنا ۳۳: ۲)۔

مخلصی یافتہ اسیروں کی قطاروں کے ساتھ مقابلہ کرو قضاۃ ۵: ۱۲ کا اور افسیوں ۴: ۸ کا۔

چوتھے حصہ میں دشمنوں کے کچلے جانے کا ذکر ہے (قضاۃ ۵: ۱۸)۔

پانچویں حصہ میں ایک دعا ہے کہ صیحون کو تقویت ملے اور اس کے دشمن برباد ہوں۔ ان دشمنوں کو اُن حیوانوں سے تشبیہ دی گئی جو مصر کے جنگلوں اور دلدلوں میں پائے جاتے تھے۔ پھر نبی نے دیکھا کہ مصر اور کوش ہدیے لاکر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔

جب خورس نے اجازت دی کہ یہودی اپنے ملک کو واپس جائیں اور ہیکل کو از سرِ نو تعمیر کریں تو بہت یہودی زروبابل کی سرکردگی میں اور یشوع سردار کاہن کے ساتھ واپس یروشلیم کو گئے اور ہیکل کی تعمیر شروع کی۔ لیکن سامریہ اور ادوم کے باشندوں نے اُن کی راہ میں بہت روڑے اٹکائے اور فارس کے بادشاہ کے پاس اُن کے خلاف غلط اطلاعیں بھیجتے رہے۔ دارا بادشاہ کے عہدِ سلطنت میں دو نبی برپا ہوئے یعنی حجی اور زکریاہ۔

حجی کی کتاب کے بیان کے سوا حجی نبی کے بارے میں بہت کم معلوم ہے اور عزرا ۵: ۱ اور ۶: ۱۴ میں اس کے برپا ہونے کا ذرا سا ذکر ہے۔ اس نبی کی کتاب میں دو پیشین گوئیاں پائی جاتی ہیں اور وہ آپس میں ایسی مشابہ ہیں کہ ان کا مطالعہ بھی ساتھ ہی کرنا چاہیئے۔

فصل دوم۔ دوسری ہیکل کا جلال

حجی نبی نے یہ پیشین گوئی کی کہ آسمان و زمین ہلائے جائیں گے سلطنتیں تہ و بالا ہوں گی۔ قومیں اپنے بیش بہا خزانے خداوند کے گھر میں لائیں گی اور اُس

گھر کا پچھلا جلال پہلے جلال سے بڑھ کر ہوگا۔ خداوند کا بندہ زروبابل اُس کے ہاتھ میں مثل نگین کے ہوگا۔

حجی ۲: ۶ سے ۹۔

اس پیشین گوئی کی بنیاد حزقی ایل، یرمیاہ اور یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے پر منحصر رہتی ہے (یرمیاہ ۳: ۱۴ سے ۱۸ و حزقی ایل ۴۰ سے ۴۸ باب و یسعیاہ ۵۴: ۱۱ و ۱۴ - ۱۷ و ۶۰ باب)۔

جلاوطنوں نے جس ہیکل کے بنانے کا ارادہ کیا اُس کی شان و شوکت سلیمان کی ہیکل سے زیادہ ہوگی۔ یہ ساری قوموں کے لئے عبادت گاہ ہوگی، جہاں وہ اپنے خزانے لائیں گے اور یہ امن و امان کی جگہ ہوگی۔ یہ نتیجہ خدا کی مداخلت سے پیدا ہوگا۔ زمین میں بھونچال ہوگا اور ویسی ہی قوموں کے ملکی اور معاشرتی رشتوں میں ہل چل ہوگی۔

پھر زروبابل کی سرافرازی کی پیشین گوئی ہے۔

حجی ۲: ۲۱ سے ۲۳۔

قوموں کی ہل چل کی یہ تشریح ان آیات میں کی گئی کہ سلطنتیں تہ و بالا ہونگی۔ ان کی جنگی طاقت سلب ہو جائیگی تاکہ زروبابل سرافرازی حاصل کرے۔ ماقبل آیات کی طرح یہاں بھی یہ ذکر ہے کہ یہ ہیکل شان و شوکت میں پہلی ہیکل سے بڑھ چڑھ کر ہوگی۔ اور زروبابل جو داؤد کے تخت کا وارث تھا جاہ و جلال کا مالک ہوگا۔ وہ خداوند کا بندہ ہے جو قوم کا سردار بن جائے گا۔ وہ نگینہ کی طرح ہے کیونکہ جن رحمتوں کا وعدہ داؤد سے کیا گیا گو یا وہ اُن کے پورا ہونے کا پیمانہ یا ضامن تھا۔ زروبابل کا نام اُسی معنی میں یہاں بھی استعمال ہوا جیسے یرمیاہ نے داؤد کا نام استعمال کیا تھا۔ وہ زروبابل ثانی کا ایک نشان ہے۔

زکریاہ نبی

بکالی کے زمانہ کے نبیوں میں زکریاہ سب سے بڑا تھا۔ یہ حزقی ایل نبی کی طرح نبی بھی تھا اور کاہن بھی اور حزقی ایل کی طرح اُس نے تمثیلی نشانات بھی استعمال کئے۔ اس کتاب کے تین حصّے ہیں۔

پہلا حصّہ ۱ سے ۸ باب تک۔ زکریاہ نے الہام کے ذریعہ جو رویا دیکھی وہ یہاں قلمبند ہے۔ باقی دو حصّے ایسے متفرق ہیں کہ مفسّروں نے اُن کو دُوسرے نبیوں اور دُوسرے زمانوں سے منسُوب کیا ہے۔

دُوسرا حصّہ مثلاً ۹ سے ۱۱ باب تک ایک قدیم زکریاہ سے منسُوب کئے جاتے ہیں جو آخر کے زمانے میں نبوّت کرتا تھا جس وقت کہ ہوسیع اور یسعیاہ نبی نبوّت کرتے تھے۔ اس نبوّت کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت یہ نبوّت ہوئی اُس وقت یہوداہ اور اسرائیل کی سلطنتیں جُدا جُدا موجود تھیں اور دُشمن وہی تھے جنھوں نے شمالی اسرائیلی سلطنت کو تباہ کیا (دیکھو باب ہفتم۔ فصل اوّل)۔

تیسرا حصّہ ۱۲ سے ۱۴ باب تک کسی دُوسرے نبی کی پیشین گوئی ہے جو اس زکریاہ سے متفرق تھا۔ وُہ نبی غالباً جلاوطنی کے زمانے کے بعد برپا ہُوا اس لئے ہم پہلے اُس پیشین گوئی کا ذکر کریں گے جو زکریاہ کی کتاب کے پہلے حصّہ میں پائی جاتی ہے۔

فصل سوم ۔ نئے یروشلیم کا جلال

یروشلیم میں بیشمار لوگ آباد ہوں گے۔ اُس کی دیواریں نہ ہوں گی کیونکہ

خُداوند خُود اُس کے گرد آگ کی دیوار ہوگا اور اُس کے درمیان جلال بسے گا، کیونکہ وُہ اُس پر قبضہ کرکے اُسے اپنا شاہی مسکن بنائے گا۔ چھوٹے بچّے اور بُوڑھے دونوں اُس کی گلیوں میں پائے جائیں گے۔ ساری قومیں یہودیوں کا دامن پکڑیں گی اور خُداوند کو اُس کے مُقدّس شہر میں ڈھونڈیں گی، اور وُہ اُس کی اُمّت کے درمیان شُمار کی جائیں گی۔

اِسی قسم کی دو پیشین گوئیاں جن کا تعلق نئے یروشلیم سے ہے اس کتاب میں پائی جاتی ہیں۔ ایک تو دُوسرے باب میں مندرج ہے اور دُوسری آٹھویں میں، سو اس کا مُطالعہ بھی اس پیشین گوئی کے ساتھ ہی کیا جائے گا۔

زکریاہ ۲: ۸ سے ۱۷۔

اس پیشین گوئی میں اکثر اُن ماقبل پیشین گوئیوں کی طرف اشارے پائے جاتے ہیں جو یسعیاہ کی کتاب کے دُوسرے حصّے میں پائی جاتی ہیں۔ یروشلیم کی آبادی کی کثرت یرمیاہ ۳۱: ۸ میں مذکور ہے اور یسعیاہ ۴۹: ۲۰ و ۲۱ و ۵۴: ۱-۳ میں۔ یروشلیم کی دیواروں کی طرف یسعیاہ ۶۰: ۱۸ میں یہ اشارہ تھا کہ اُس کی دیواریں نجات اور حمد ہوں گی اور یسعیاہ ۲۶: ۱ میں یہ کہ وُہ دیوار نجات ہوگی۔ بابل سے نکل جانے کے حُکم کے ساتھ مقابلہ کرو یسعیاہ ۴۸: ۲۰ و ۵۲: ۱۱ و ۶۲: ۱۰ کا۔ یہ حُکم بار بار دُہرایا گیا۔

خُداوند کے یروشلیم کو اپنا ابدی مسکن بنانے کا ذکر انبیا قدیم سے کرتے چلے آئے (یوایل ۳: ۲۱ و صفنیاہ ۳: ۱۵ و یرمیاہ ۳: ۱۷)۔

اِسی طرح قوموں کا اس نجات میں شریک ہونا بھی مسیحی نبوّتوں میں مذکور ہُوا۔ خاصکر دیکھو یسعیاہ ۶۶: ۱۸ کو۔

دُوسری نبوّت زکریاہ ۸ باب میں مندرج ہے۔

زکریاہ ۸: ۱ سے ۸: ۲۰ سے ۲۳-

شہر یروشلیم کو یہ نام دئیے گئے اور وہ اُن ناموں سے مشابہ ہیں جو صفنیاہ یرمیاہ، حزقی ایل اور یسعیاہ کی کتاب کے دُوسرے حصّہ نے بیان کئے۔ یعنی شہر صدق اور کوہِ مُقدّس (مقابلہ کرو صفنیاہ ۳: ۱۶ - یرمیاہ ۳۳: ۱۶؛ حزقی ایل ۴۸: ۳۵ و یسعیاہ ۶۰: ۱۴ و ۶۲: ۴)۔

بُوڑھوں اور بچّوں کا اُس شہر کی گلیوں میں پھرنا یسعیاہ ۶۵ باب میں مذکور ہُوا۔ اِس پیشین گوئی میں سب سے اعلیٰ بیان وُہ ہے جہاں قومیں ایک دُوسرے کو اُکساتی ہیں کہ خُداوند کو پیار کریں۔ جب ایک قوم یہ کہتی ہے "چلو ہم جلد خُداوند سے درخواست کریں تو دُوسری قوم یہ جواب دیتی ہے "میں بھی چلتا ہُوں" اور وہ سب یہُودیوں کا دامن پکڑ کر کہتی ہیں کہ ہمیں خُداوند کے حضُور لے چلو۔

اِس پیشین گوئی میں زکریاہ نے ماقبل پیشین گوئیوں کی طرف اشارہ کیا۔

فصل چہارم - کاہن بادشاہ کی تاج پوشی

خُداوند کا بندہ بنام شاخ خُداوند کی ہیکل بنائے گا اور اُس کے کندھے کا سہرا ہوگا۔ کہانت اور شاہی عُہدے اُس میں جمع ہو جاتے ہیں۔ وُہ خُدا کے فضل کا دائمی وسیلہ ہو جاتا ہے۔

زکریاہ ۳: ۸ سے ۴: ۱۴ تک۔

سردار کاہن یشُوع سے وعدہ کیا گیا کہ خُدا کا بندہ جس کا نام شاخ ہے برپا ہوگا۔ یہاں یہ لفظ شاخ اسمِ علَم کے طَور پر مستعمل ہے اور یہ مسیح کا ایک نام ہے جو یرمیاہ نبی کی کتاب میں آتا ہے (یرمیاہ ۳۳: ۵ سے ۸ و ۱۴

سے ۲۲)۔ اِس نبی نے اِس شاخ کو ابنِ داؤد سے منسُوب نہیں کیا اور نہ داؤد کے نام سے پھر بھی یہ عیاں ہے کہ زکریاہ نے زرُوبابل کو داؤد کی جگہ استعمال کیا اور وُہ زرُوبابل ثانی کا منتظر تھا، اور یہ لقب "خُداوند کا بندہ" اس کے لئے استعمال ہُوا جیسا کہ یرمیاہ و یسعیاہ نبیوں نے داؤد کا نام داؤد ثانی کے لئے استعمال کیا۔ یہاں اُس لقب کا تعلق اُس بندے سے نہیں جو یسعیاہ کی کتاب کے دُوسرے حصّے میں مستعمل ہُوا۔ زکریاہ نبی نے یہ لقب عارضی طور پر استعمال کیا کیونکہ پیچھے اُس نے اِس عجیب پتھر کا ذکر کیا جو یشُوع کے آگے دھرا ہے۔ اِس پتھر پر سات آنکھیں کُھدی ہیں جن سے الٰہی رُوح کے سات طرح کے کاموں کی طرف اشارہ ہے۔ پتھر پر ان کُھدی ہُوئی آنکھوں سے ظاہر ہے کہ یہ وُہ بُنیادی پتھر نہیں جس پر کہ ہیکل کی بُنیاد رکھی گئی بلکہ یہ چوٹی کا پتھر ہے جو ہیکل کی تکمیل کا نشان ہے۔ اِس پتھر کے ذریعہ یشُوع اور اسرائیل کو یقین دلایا گیا کہ جس ہیکل کی تُم نے بنیاد رکھی ہے وُہ تکمیل کو پہنچے گی۔ ہیکل کی بُنیاد رکھنے کا ذکر یسعیاہ ۲۸: ۱۴ سے ۱۸ اور زبُور ۱۱۸: ۲۲ و ۲۳ میں بھی آیا ہے۔ یہ تکمیل مسیح کی آمد کے وقت ہوگی اور چوٹی کا پتھر اُس وقت رکھا جائے گا۔

اِس بندے شاخ کی آمد اور چوٹی کے پتھر کے رکھے جانے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ گناہ خارج ہو جائے گا اور عالمگیر صُلح اور امن قائم ہوں گے۔

اِس کے بعد اِس نبی نے ہیکل کے شمعدان کی رویا دیکھی جس کے دائیں اور بائیں دو زیتُون کے درخت ہیں جو اِن چراغوں کے لئے ہمیشہ تیل مہیّا کرتے رہتے ہیں۔ ان کا تعلق شمعدان سے دو نالیوں کے ذریعہ ہے جن کے وسیلے سُنہری تیل ان درختوں سے پیالے میں آتا رہتا ہے اور پیالوں سے چراغوں میں۔ اِس پیالے میں سے سات نالیوں کے ذریعہ ان سات چراغوں میں پہنچتا

ہے اور سات دیگر نالیاں ہیں جو چاروں طرف گھومتی ہیں جن کے وسیلے ہر ایک چراغ کو تیل کی مساوی مقدار ملتی رہتی ہے اور ان چراغوں کا تعلق ایک دوسرے سے قائم رہتا ہے۔

ان زیتون کے دو درختوں سے دو ممسوح شخص مراد ہیں جو خدا کے آگے کھڑے ہیں۔ ایک ممسوح کاہن ہے اور دوسرا بادشاہ۔ اس کی خدمت کے ذریعہ خدا کے فضل کا تیل خدا کی سلطنت کے شمعدان میں پہنچتا رہتا ہے تاکہ روشنی چمکا سکے۔ جیسے یرمیاہ نبی کی کتاب میں ذکر تھا کہ مقدس شہر عہد کا صندوق اور خداوند کا تخت بن گیا (یرمیاہ ۳: ۱۴ سے ۱۸) ویسے ہی یہاں نئی ہیکل ایک بڑا شمعدان بن جاتی ہے جس سے اسرائیل اور دیگر قوموں کو روشنی پہنچے۔ یہاں یہ تو صاف ذکر نہیں کہ یشوع اور زروبابل اس ہیکل کو تکمیل تک پہنچائیں گے۔ صرف اتنا صاف ذکر ہے کہ وہ اس کی بنیاد رکھیں گے اور اس کی تکمیل پر بڑی خوشی منائی جائے گی۔ زروبابل کی اس ہیکل کی پشت پر وہ بڑی ہیکل ہے جس کا ذکر یرمیاہ، حزقی ایل حجی وغیرہ نے کیا۔ جن لوگوں نے زکریاہ نبی کی نبوت سنی انہوں نے زروبابل کی ہیکل کو وہ کامل ہیکل تو نہ سمجھا ہوگا جس کی پہلے نبیوں نے پیشین گوئی کی تھی۔ زروبابل کی یہ ہیکل تو اس بڑی اور کامل ہیکل کا گویا بیعانہ تھی۔ علاوہ ازیں یشوع کی نسبت تو کہہ سکتے ہیں کہ وہ ممسوح کاہن تھا لیکن زروبابل کی نسبت نہیں کہہ سکتے کہ وہ ممسوح بادشاہ تھا۔ اگرچہ وہ شاہی خاندان سے ہو، اس لئے یشوع اور زروبابل اس نبی کے نزدیک ان بڑے عہدوں کے گویا نشان تھے۔ یہ بڑے عہدے آخری دنوں میں اپنی پوری شان میں ظاہر ہوں گے مسیح شاخ برپا ہوگا اور وہ سب کے لئے نور و فضل کا چشمہ بن جائے گا۔

اس بندے کے بارے میں جو شاخ کہلاتا ہے دوسری پیشین گوئی زکریاہ

۶ باب میں پائی جاتی ہے، اور اس میں پہلی پیشین گوئی کی توسیع ہے۔

زکریاہ ۶: ۹ سے ۱۵۔

اس شاخ کے بارہ میں یہاں یہ ذکر ہے کہ وہ برپا ہو کر خداوند کی ہیکل بنائیگا۔ یہ آئندہ کا ذکر ہے حالانکہ زروبابل پہلے سے موجود تھا اور نئی ہیکل بنا رہا تھا۔

نبی نے اس سونے کے تاج کا ذکر کیا جو ان یہودیوں نے بھیجا جو بابل میں رہ گئے تھے۔ یہ تاج یشوع کے سر پر رکھا گیا نہ اس لئے کہ وہ مسیح سمجھا گیا بلکہ یہ کہ وہ ایک نشان تھا کہ مسیح آئے گا اور اس کو ایسا تاج پہنایا جائے گا۔ اس میں کاہن اور بادشاہ کے دونو عہدے جمع ہوں گے۔ یہ وہی کاہن بادشاہ ہے جس کا ذکر مزمور ۱۱۰ میں ہوا۔ یہ وہی ہے جسے یرمیاہ نے شاخ نام دیا، اور یسعیاہ نے کونپل (یسعیاہ ۱۱ باب) اور ناتن نبی کی پیشین گوئی میں داؤد کی نسل اور ہیکل کا بنانے والا کہلایا (۲۔ سموئیل ۷: ۱۱ سے ۱۶ و تواریخ ۱۷: ۱۰ سے ۱۴)۔ لیکن زکریاہ نے ان سب پیشین گوئیوں سے کچھ زیادہ ظاہر کیا یسوع مسیح ناصری میں ان سب پیشین گوئیوں کی تکمیل ہوتی ہے۔

فصل پنجم ۔ خداوند مقدس بادشاہ

زبور ۹۳ و ۹۵ سے ۱۰۰ تک اور زبور ۴۷ میں یہی مضمون پایا جاتا ہے کہ خداوند سلطنت کرتا ہے۔ ان کی ساخت و ترکیب بھی ایک ہی قسم کی ہے۔ شاید وہ ایک ہی بڑے گیت کے حصے ہوں، اور گمان ہے کہ یہ مزامیر دوسری ہیکل کی تعمیر کے وقت بنائے گئے۔ ان میں خوشی اور اس زمانے کی امید کا اظہار ہے جب دوسری ہیکل پہلی دفعہ تکمیل کو پہنچی۔ وہ حجی اور زکریاہ کی پیشین گوئیوں سے علاقہ رکھتے ہیں۔

خُداوند مُقدس بادشاہ صیحُون میں تخت نشین ہے۔ اُس کی حکُومت ساری زمین پر ہے۔ کُل خلقت اُس کی آمد کے لئے خُوشی کرتی ہے۔ اُس کی سلطنت انصاف، پاکیزگی اور بہت سی برکتوں کی سلطنت ہے۔

زبُور ۹۳۔

اِس مزمُور کے شرُوع میں یہ الفاظ ہیں "خُداوند سلطنت کرتا ہے"۔ اِس گروہ کے سارے مزامیر کا یہی مضمُون ہے۔ وُہ شرکت اور قُدرت سے ملبّس ہے۔ اُس کی ہیکل کی خاص صفت پاکیزگی ہے۔

زبُور ۹۵۔

اِس مزمُور میں حمد کے لئے دعوت ہے کہ خُداوند کی جو تیرا بادشاہ اور معبُودوں کا معبُود ہے حمد کرو۔

زبُور ۹۶۔

اِس میں بھی حمد کے لئے دعوت ہے اور یہ درخواست ہے کہ سارے جہان میں اُس کی نجات کی خُوشخبری دی جاتے۔

زبُور ۹۷۔

یہ بھی زبُور ۹۳ کی طرح ہے۔ خُداوند بُلند تخت پر بیٹھا ہے۔ وُہ کُل زمین کا بادشاہ ہے۔ راستبازوں کو دعوت ہے کہ خُوشی منائیں۔

زبُور ۹۸۔

یہ زبُور ۹۶ سے مشابہ ہے اور نئے گیت گانے کی دعوت ہے۔ اس کے ساتھ مقابلہ کرو یسعیاہ ۴۰: ۵ و ۵۱: ۹ و ۵۲: ۱۰ و ۶۲: ۸ کا۔

زبُور ۹۹۔

اس کے شرُوع میں بھی یہ جُملہ آتا ہے کہ خُداوند سلطنت کرتا ہے۔ خُداوند صیحُون

میں کرّوبیم پر تخت نشین ہے اور ساری قوموں سے سر بُلند ہے۔ وُہ مُقدس ہے۔ پھر قدیم تاریخ دُہرائی گئی جیسے زبُور ۹۵ میں تاکہ لوگ عبادت کریں۔ مُوسیٰ، ہارُون اور سموئیل نے دُعائیں مانگیں اور خُدا نے اُن کا جواب دیا۔ آگ اور بادل کے ستُون میں سے خُدا نے اُن سے کلام کیا اور اُس نے اُن کے گُناہ بخشے۔ پھر وُہ کتنا زیادہ راستباز اور نجات دہندہ ثابت ہوگا جب وُہ صیحُون میں تخت نشین ہوگا۔

زبُور ۱۰۰۔

اس مزمُور میں بھی حمد کے لئے دعوت ہے۔ اس کی بُنیاد یسعیاہ ۴۰: ۱۱ ہے کہ خُدا چوپان ہے اور اسرائیل اُس کا گلّہ ہے اس لئے وُہ خُدا کی حمد کریں۔

زبُور ۴۷۔ اس گروہ کے مزامیر سے ایسا مشابہ ہے کہ اس کا ذکر بھی اُن کے ساتھ ہی کیا جاتا ہے۔

اس مزمُور میں بھی خُدا کی حمد کے لئے دعوت ہے جو ساری سرزمین کا بادشاہ ہے۔ یہ زبُور ۶۸ سے مشابہ ہے جہاں یہ ذکر ہے کہ خُدا نرسنگے کی آواز کے ساتھ صیحُون پر چڑھا۔ وُہ عالمگیر بادشاہ ہے۔

فصل ششم۔ خُداوند کے جلال کی سرزمین

خُداوند اپنی اُمّت کی اقبالمندی بحال کرے گا۔ اُس کا جلال اُس زمین میں رہے گا، اور الہٰی صفات کا اِتّحاد ہوگا۔ آسمان اور زمین دوستانہ ایک دُوسرے کے ساتھ خُوشی سے تالی بجائیں گے۔ زمین زرخیز ہوگی۔ مویشی بیشمار اور بچے پُورے قد کے اور خُوبصُورت ہوں گے۔ سارے جہان میں امن اور خُوشی ہوگی۔

زبُور ۸۵۔

پہلے حصّے میں خُدا کی رحمت کے لئے شُکرگُذاری ہے۔ اُس نے جلاوطنوں سے

اپنے وعدے پُورے کئے اَور اُن کو بحال کیا اَور اُن کے گناہوں کو مُعاف کر دیا۔ (مقابلہ کرو یسعیاہ ۴۴: ۲۲ سے)۔ لیکن خُدا کی مہربانی کی مزید ضرورت تھی تاکہ اس زمین کی زرخیزی بحال ہو اَور خُدا کا غُصّہ بالکل جاتا رہے۔

دُوسرے حِصّہ میں اِس درخواست کا جواب ہے کہ جو لوگ اُس سے ڈرتے ہیں نجات اُن کے نزدیک ہے۔ پھر پیشین گوئی کا رُخ اس پہاڑ کی طرف ہے۔ اَور یہ ذکر ہے کہ خُدا کا جلال اُس مُقدّس زمین میں بسے گا۔ خُدا کی صفات کا اتّحاد ہوگا۔ وُہ آسمان سے نازل ہوں گی اَور زمین میں سے پھُوٹ نکلے گی اَور صیہوُن پر آٹھہرے گی۔ الہٰی رحمت اَور الہٰی وفاداری مُختلف سمتوں سے آکر صیہوُن میں مُتحد ہو جائیں گی۔ راستبازی اَور امن مُدّتوں سے اِس مُلک سے غائب رہے اب وُہ ایک دُوسرے کو دوستانہ بوسہ دیں گے۔ وفاداری زمین سے پھُوٹ نکلے گی؛ اَور الہٰی راستبازی آسمان سے نازل ہوگی۔

زبُور ۸۴: ۱۲ سے ۱۵۔

اس حِصّہ میں مُلک کنعان کی خُوشی وخُرّمی کا ذکر ہے۔

فصل ہفتم۔ کامل انسان کا بدی پر فتحیاب ہونا

گذشتہ مزامیر میں اُس سرزمین کی خُوشحالی کا ذکر ہُوا جس میں خُداوند بستا ہے۔ زبُور ۹۱ میں دیندار شخص کی خُوشحالی کا ذکر ہے جو خُدا کے ساتھ شراکت رکھتا ہے۔

زبُور ۹۱۔

اس خُوبصُورت اَور نفیس مزمُور میں اُس کامل انسان کا ذکر ہے جو خُدا سے شراکت رکھتا ہے اَور جس نے ہر طرح کی نجات حاصل کی۔ ایسا تجربہ جلاوطنی اَور گُناہ کے زمانے میں حاصل نہ ہو سکتا تھا بلکہ نجات دہی کے زمانے اَور خُداوند کی مُقدّس

زمین میں۔ ایسا کامل انسان کامل ایّام ہی میں برپا ہو سکتا تھا جب زمین اَور وُہ قوم سراسر خُوشحال ہوں۔ جس کامل انسان کا ذکر زبُور ۸ میں ہُوا اَور جس کی طرف اشارہ پیدائش ۳: ۱۴ و ۱۵ میں تھا اس کا کمال یہاں ظاہر ہوتا ہے۔ ساری بدی پر غلبہ حاصل ہو گیا۔ سانپ پاؤں تلے کُچلا گیا۔ فردوس اَور الہٰی شراکت بحال ہو گئے۔ یہ مناسب تھا کہ مسیح کی آزمائشوں کے وقت شیطان یہ اقتباس کرے اَور اُس کو یسُوع پر چسپاں کرے (متی ۴: ۶)۔ بیشک یہ اُس کی پیشین گوئی تھی لیکن اُس کی زمینی خدمت کے ایّام کی نہیں بلکہ اُس کے جی اُٹھنے اَور جلال میں پہنچنے کے ایّام کی پیشین گوئی تھی۔

زکریاہ کی کتاب کے ۱۲ سے ۱۴ بابوں میں ایک ایسا مکاشفہ ہے جس کا وقت اَور حاصل کرنے والا ہمیں معلوم نہیں۔ لیکن قدیم ایّام سے یہ زکریاہ کی کتاب میں شامل کیا گیا۔ بعضوں نے یہ سمجھا کہ وُہ یرمیاہ کا مکاشفہ ہے، لیکن آجکل عُلما کی رائے یہ ہے کہ یہ جلاوطنی کے بعد کے کسی نبی کا مکاشفہ ہے۔ اس کا حصہ بہت کُچھ حزقی ایل اَور یسعیاہ کی کتابوں کے دُوسرے حِصّے کی پیشین گوئیوں پر ہے۔ یہاں زرو بابل کی حکومت کے زمانے کے بعد کا نقشہ دکھائی دیتا ہے۔ ان دو بابوں میں مسیحی پیشین گوئیاں پائی جاتی ہیں جن کا الگ الگ مطالعہ کرنا چاہیے۔ دُکھ اُٹھانے والے مسیح کا تعلق اُس آخری مُصیبت سے ہے جو یروشلیم میں برپا ہوگی جیسا کہ دانی ایل کے بارے میں دانی ایل ۹: ۲۴ سے ۲۷ ذکر ہُوا۔ ہم پہلے دُکھ اُٹھانے والے مسیح کا ذکر کریں گے اَور بعد ازاں اس بڑی عدالت اَور اس کے نتائج کی پیشین گوئی کا۔

فصل ہشتم ۔ گڈریہ جس پر مار پڑی

داؤد کا گھرانہ اور یروشلیم کے باشندے اپنے رد کردہ گڈریے کے لئے تائب ہوکر نوحہ کرتے ہیں۔ اُس کو خداوند نے گلہ کی نجات کے لئے اپنی تلوار سے مارا، اور ایک چشمہ سارے گناہ کے دھو ڈالنے کے لئے کھل گیا۔

یہاں دو اُمور کا بیان ہے۔ پہلے حصے میں اُس رد کردہ گڈریے کے لئے نوحہ ہے اور دوسرے میں یہ ذکر ہے کہ خداوند نے اُس گڈریے کو مارا۔ ہم اس دوسرے بیان پر پہلے بحث کریں گے۔

زکریاہ ۱۳: ۷ سے ۹۔

یہ گڈریا غالباً نبی نہیں بلکہ قوم کا حاکم ہے۔ حاکم تلوار سے مارا گیا۔ وہ اپنے گلہ کے ساتھ لڑائی میں مصروف تھا اور دشمن نے اُسے شکست دی جیسے یوسیاہ کو مجدّو کے میدانِ جنگ میں شکست ہوئی۔ اُس کے مرنے پر اُس کی فوج بھاگ نکلی اور بڑی مصیبت اُٹھائی۔ اُن کو مصیبت کی بھٹی میں سے گزرنا پڑا۔ اُن میں سے دو تہائی لوگ مارے گئے اور تیسرا حصہ بچ رہا۔ اُن کو خداوند نے بچایا۔ اس گلے کے بچوں نے خداوند کو پکارا اور اُس نے اُن کو بچا لیا۔ یہ گڈریا اُس کی اُمت کا شہید گڈریا ہے جیسے دانی ایل کی کتاب کا شہید سردار (۹: ۲۶) نہ کہ یسعیاہ ۵۳ کا شہید بندہ۔ اگرچہ یہ دونو بندے اُمت کے گناہوں کے عوض دکھ اُٹھاتے ہیں۔ ہمارے خداوند نے اس پیشین گوئی کو اپنی ذات سے منسوب کیا جس رات وہ پکڑوایا گیا (متی ۲۶: ۳۱ و ۳۲، مرقس ۱۴: ۲۷)۔ مسیح خداوند کا بندہ بھی تھا اور سردار یا شہزادہ بھی۔

زکریاہ ۱۲: ۱۰ سے ۱۳: ۱۔

نبی نے اس مقام میں اُس واقعہ کو لیا جب یوسیاہ کی فوج کو بمقام مجدّو شکست ہوئی اور وہ بادشاہ میدانِ جنگ میں مارا گیا جس پر سارے یہوداہ نے ماتم کیا (۲-سلاطین ۲۳: ۲۹)۔ یہ ایک طرح کا نشان اُس بڑی مصیبت کا تھا جو مسیح کے رد کرنے اور مارے جانے کی وجہ سے اُس قوم پر نازل ہوگی۔

لیکن زکریاہ میں جس شہید بادشاہ کا ذکر ہے اُسے دشمنوں نے قتل نہ کیا بلکہ اُس کے اپنے لوگوں نے اُسے رد کیا اور مارا، جنہوں نے اُس کے ہمراہ دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے سے انکار کیا۔ پہلے مقام میں تو یہ ذکر تھا کہ خداوند کی تلوار نے اُسے چھیدا لیکن یہاں یہ ذکر ہے کہ جب خداوند کے گڈریے کو اُس کی اُمت نے رد کیا تو اُنہوں نے خداوند کو چھیدا۔ یہی حال اُس وقت گزرا جب یسوع نے آدمیوں کے گناہوں کے لئے تنہا صلیب پر دکھ اُٹھائے گو رومی سپاہیوں نے اُسے چھیدا لیکن اُس فعل اور اُس کی موت کی ساری ذمہ داری اُس کی اُمت پر تھی اور اُنہی پہ یہ الزام لگایا گیا۔

اُن کے مسیح کی وفات کے بعد اُس کے پیروؤں کو دشمنوں نے بہت ستایا اور اُنہوں نے اپنی مصیبت میں خداوند سے فریاد کی اور خدا نے اپنا روح اُن پر نازل کیا۔ یہ روح القدس کا یہ نزول اس سزا کے دنوں میں حزقی ایل ۳۹: ۲۹ کے مشابہ ہے۔ خدا کے روح سے خدا کے بندوں کو یہ علم حاصل ہوتا ہے کہ خداوند نجات دہندہ ہے۔ زکریاہ نے اس الٰہی روح کو فضل کی روح اور فضل کے لئے مناجات کی روح کہا۔ اس کے ذریعہ لوگوں میں سچی توبہ پیدا ہوتی ہے اور وہ مسیح کے رد کرنے پر قومی ماتم کرتے تھے۔ اُن کے توبہ کرنے پر خداوند اُن کے لئے گناہ اور ناپاکی دھونے کے لئے ایک چشمہ کھول دے گا۔

ہمارے خداوند نے یہ ظاہر کیا کہ وہ خود رد کیا ہوا مسیح تھا۔ اُس کے

رد کئے جانے کا اظہار اُس کی صلیب اور موت کے ذریعہ ہُوا۔ اُس نے دیکھا کہ اُس کے عوض یروشلیم پر جو عذاب نازل ہُوا اُس کے لئے وُہ سخت نوحہ کر رہا تھا کیونکہ یروشلیم نے اُس کو رد کیا تھا (متی ۲۳ : ۳۰ و مکاشفہ ۱ : ۷)۔ یہ امر قابلِ غور ہے کہ مسیح نے یسعیاہ ۵۳ کے دُکھ اُٹھانے والے بندے کا کبھی ذکر نہیں کیا۔ اُس دُکھ اُٹھانے والے سردار یا بادشاہ کا کیا جس کا بیان دانی ایل اور زکریاہ کی کتابوں میں آتا ہے۔ الغرض دُکھ اُٹھانے والے مسیح کا تصور یہاں زکریاہ کی کتاب میں کمال تک پہنچ گیا۔

فصل نہم - لاثانی دِن

یروشلیم کے پھاٹکوں پر ساری غیر قوموں کے ساتھ ایک آخری لڑائی ہوگی۔ خُداوند اپنے سارے مُقدسوں کے ساتھ اپنی اُمت کے چُھڑانے اور اپنے دُشمنوں کو ہلاک کرنے کے لئے آئے گا۔ ایک بڑے زلزلے سے زیتون کا پہاڑ پھٹ کر دو ٹکڑے ہو جائے گا اور اس میں لوگوں کو پناہ ملے گی، اور خُداوند عدالت کے لئے اُس پر کھڑا ہوگا۔ قوموں کو کوڑھ اور اندھے پن کی سزا ملے گی۔ یروشلیم کے جنگی بہادروں کو بڑی قوت اور بہادری عنایت ہوگی اور سارے دُشمن تباہ ہوں گے۔ خُداوند زمین پر بادشاہ ہوگا اور ساری قومیں اُس کی خدمت کریں گی۔ زندہ پانی کے سوتے یروشلیم سے مشرق و مغرب کو بہ نکلتے ہیں۔ ایسا دِن جس کے ساتھ کوئی رات اور سردی کا موسم نہیں طلوع ہوتا ہے اور اس کا کوئی انجام نہیں۔ یروشلیم کی ہر چیز پر یہ کھدا ہُوا ہوگا "خُداوند کے لئے مُقدس"۔ کوئی ناپاک شخص اس میں کبھی داخل نہ ہوگا۔ ساری قومیں عیدِ خیام کے ماننے کے لئے چڑھ آئیں گی۔

اس کتاب میں آخری جنگ کے دو بیان پائے جاتے ہیں۔ پہلے بیان میں اُس جنگ اور اُس مخلصی کا ذکر ہے جو خُداوند کے ذریعہ حاصل ہوگی۔

زکریاہ ۱۲ : ۱ سے ۹۔

یہاں یہ نقشہ کھینچا گیا ہے کہ قومیں جمع ہو کر یروشلیم پر چڑھائی کرتی ہیں۔ وُہ حرص سے اُس کو لینا چاہتی ہیں۔ اُن کی نظر میں وُہ شراب کے پیالے کی طرح ہے جس کو چھین لینے کے لئے ہر قوم نے اپنا ہاتھ بڑھایا ہے۔ وُہ سب اُسے پی کر نشہ میں چُور ہو گئیں۔ دُوسری مثال یہ ہے کہ یروشلیم ایک بھاری پتھر کی طرح ہے جسے وُہ سب اُٹھانا چاہتی ہیں۔ جب اہالیانِ یروشلیم سخت تنگی میں ہوں گے تو خُدا مداخلت کرے گا اور اپنی اُمت کو ایسی طاقت عطا کرے گا جس سے اُن کا کمزور سے کمزور آدمی بھی داؤد اور داؤد کے گھرانے کے بادشاہوں کی طرح مضبوط ہو جائیگا اور ملک کی طرح ہوگا۔ پیدائش ۳۲ : ۱۵۔ ملکِ یہواہ کا ترجمہ "خُداوند کا فرشتہ" کیا گیا ہے۔ لیکن دراصل یہ خُداوند کا مظہر یا ظہور ہے۔ جن پر فرشتے کی صورت میں خُداوند ظاہر ہُوا اُنہوں نے اُسے خُداوند ہی سمجھا۔ اس ملک کا ذکر زکریاہ اور ملاکی کی کتابوں میں آتا ہے۔ اس لئے وُہ جنگل کے درمیان آگ کی کڑاہی کی طرح ہوگا یا غلہ کے پُولوں کے درمیان ایک مشعل کی طرح جس سے ساری قومیں جو چڑھ آئی تھیں وُہ جل کر بھسم ہو جائیں گی۔ حزقی ایل ۳۸ و ۳۹ بابوں میں خُداوند کی آمد اور یروشلیم کی مخلصی کا ذکر اسی طرح ہُوا۔

عہدِ عتیق کا مکاشفہ یہاں کمال تک پہنچ گیا۔

زکریاہ ۱۴ : ۱ سے ۲۱۔

یروشلیم کے پھاٹکوں پر جو جنگ ہُوئی اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ شہر مسخر ہُوا۔

جو قومیں حملہ آور ہوئی تھیں اُن کا کام ختم ہو گیا۔ یروشلیم کے آدھے لوگ اسیری میں گئے اور آدھے بچ نکلے۔ اُن کو بچانے کے لئے خُداوند ظاہر ہوتا ہے۔ وُہ کوہِ زیتون پر کھڑا ہوتا ہے اور خُداوند کی موجُودگی سے وُہ کانپتا ہے اور پھٹ کر دو حصّے ہو جاتا ہے اور مفروروں کو اُس وادی میں پناہ ملتی ہے۔ خُداوند اپنے سارے فرشتوں کے ساتھ آتا ہے (زکریاہ ۱۴: ۱ تا ۱۰)۔

خُداوند سارے دشمنوں پر کوڑھ اور کور چشمی کی وبا نازل کرتا ہے جیسے کہ یہوسفط کے ایام میں ہوا اور وُہ ایک دُوسرے کو قتل کرنے لگے (۲۔ تواریخ ۲۰: ۲۲ سے ۲۴)۔

اب دُنیا میں ایک نئے دِن کا طلُوع ہوا۔ یہ عدالت اور مخلصی کا دِن تھا۔ اس دِن کے لئے سُورج کی روشنی درکار نہ ہوگی۔ نہ سردی کا موسم ہوگا نہ یخ نہ موسموں کا تغیر و تبدّل اور نہ رات ہوگی۔ سُورج کبھی غروب نہ ہوگا اور شام کو بھی دوپہر کی طرح روشنی ہوگی۔ اس دِن کا آفتاب خُود خُداوند ہوگا (یسعیاہ ۶۰: ۱۹ و ۲۰)۔

یروشلیم زندہ پانیوں کا چشمہ بن جائے گا۔ یُوایل، یسعیاہ، حزقی ایل اور مزامیر میں بھی اس بہتی ندی کا ذکر ہُوا (یُوایل ۴: ۱۸؛ یسعیاہ ۳۳: ۲۱؛ زبور ۴۶: ۵؛ حزقی ایل ۴۷: ۱ سے ۱۲)۔ ان سارے مقامات میں وُہ ندی ایک تھی لیکن یہاں دو ندیاں ہیں جو مختلف سمتوں میں پھُوٹ نکلتی ہیں۔ ایک تو بحیرۂ مُردار کی طرف جاتی ہے جیسے یُوایل اور حزقی ایل کی پیشین گوئیوں میں اور دُوسری بحیرۂ شام کی طرف جیسے یہاں۔ یہ ندی چشمہ سے نکلتی ہے جس کے پانی میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی۔ یہ سردی اور گرمی میں بلا کم و کاست برابر بہتی رہتی ہے۔

جو قومیں اس سزا میں سے بچ جائیں گی وُہ یروشلیم کو عبادت کے لئے جائیں گی۔ مُقابلہ کرو یسعیاہ ۶۶: ۲۳ سے۔ یروشلیم سراسر مُقدّس ہے جیسے یرمیاہ نے ظاہر کیا۔ وُہ سارا شہر خُداوند کا تخت ہے اور اس کا درجہ عہد کے صندوق کے برابر ہے (یرمیاہ ۳: ۱۶ سے ۱۸)۔ یہاں یہ ذکر ہے کہ یروشلیم میں ہر شے، گھوڑوں کی گھنٹیوں اور کھانے کے معمُولی برتنوں پر بھی وُہ جُملہ لکھا ہوگا جو سردار کاہن کے تاج پر لکھا ہوتا تھا یعنی یہوواہ کے لئے مُقدّس۔

ملاکی

یہ تو معلُوم نہیں کہ ملاکی کسی شخص کا نام تھا یا اُس کے عُہدے کا [illegible] کے یُونانی ترجمہ میں اس لفظ کا ترجمہ "اُس کا فرشتہ" ہوگا۔ تاہم یہ بہ شخص ہی سمجھا گیا۔ چنانچہ جیروم، کالون وغیرہ کی یہی رائے ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ یہ کتاب جلاوطنی سے واپس آنے اور ہیکل کی تعمیر کے بعد لکھی گئی اور سکندرِ اعظم کے زمانہ سے پیشتر۔ اِس پیشین گوئی کا لکھنے والا نحمیاہ کا ہمعصر اور ہم خدمت معلُوم ہوتا ہے۔

اِس کتاب کی عبارت بہت پُر زور اور مکالمے کی صُورت میں ہے۔ پُرانے عہد نامے کے نبیوں کی کتابوں میں یہ آخری کتاب ہے۔ اس ہی کے پیغام کو تین حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں اور شروع میں دیباچہ ہے۔ دیباچے میں خُدا کی اُس محبت کا ذکر ہے جو اُسے اسرائیل سے تھی (۱: ۱ سے ۵)۔ پہلا حصّہ۔ اس میں اُن کاہنوں کو ملامت کی گئی جو اُس کے نام کو حقیر جانتے تھے (۱: ۶ سے ۲: ۹ تک)۔ دُوسرے حصّے میں اُمّت کو ملامت کی گئی اُن کی بے وفائی کے باعث (۲: ۱۰ سے ۱۶)۔ اِس کے ساتھ مُقابلہ کرو نحمیاہ ۱۳: ۲۳ سے ۳۱ کا تیسرے

حصّے میں خُداوند کی آمد کا ذکر ہے اس لئے وُہ مسیحی زمانے سے علاقہ رکھتا ہے (۲: ۱۷ سے ۳ باب کے آخر تک)۔

فصل دہم۔ ایلیاہ ثانی

عہد کا فرشتہ عدالت کے لئے آتا ہے۔ اُس سے پہلے ایک نقیب آتا ہے یعنی ایلیاہ ثانی۔ وُہ دِن آگ کا دِن ہے جو شریروں کو جلا ڈالے گا۔ وُہ آفتاب کا دِن بھی کہلاتا ہے جس سے خُداترسوں کو خُوشی حاصل ہوگی۔ لیوی عدالت کی آگ سے صاف کئے جائیں گے اور اُمّت کی نذریں پھر خُداوند کو مقبُول ہونگی۔

ملاکی ۳ باب۔

ملاکی کی نبوّت زکریاہ اور حجّی کے مزامیر کی مانند یسعیاہ کی کتاب کے دُوسرے حصّے پر حصر رکھتی ہے۔ نقیب آن کہ خُداوند کا رستہ تیار کرتا ہے جیسا کہ صیحُون کی بحالی کی نبوّت میں بیان ہُوا (یسعیاہ ۴۰: ۱ سے ۱۱)۔ یہ نقیب پہلے تو ایلچی کہلایا، پھر ایلیاہ نبی۔ نبی کے دِل میں یہ خیال تو شاید نہ ہوگا کہ جو ایلیاہ آتشی رتھوں میں سوار ہوکر آسمان پر چلا گیا تھا وُہ آخری ایام میں تیار کرنے کے لئے پھر آئے گا۔ بلکہ اُسے اُس نے ایلیاہ ثانی سمجھا جس کا مناسب نشان قدیم ایلیاہ تھا۔ اس ایلیاہ ثانی کا کام یہ ہوگا کہ وُہ بچّوں اور اُن کے والدین میں ملاپ پیدا کرے اور قوموں کو اُن کے بزرگوں کے صحیح ایمان کی طرف رجُوع کرے یعنی توبہ کی مُنادی کا کام کرے۔

یہ آمد خُداوند کی آمد ہے کیونکہ یہ عہد کا ملک قدیم خُداوند ملک کی طرح خُدا کا ظہُور ہے جو اپنی اُمّت کو ہدایت اور مخلصی کے لئے بار بار ظاہر ہُوا۔ وُہ بنی اسرائیل کی عدالت اس عہد کے مطابق کرے گا کہ وُہ کہاں تک اُس میں وفادار رہے۔ وُہ

ناگہاں اپنی ہیکل میں آئے گا جب کہ لوگوں کو اُس کے آنے کی توقع نہ ہوگی۔ وُہ دِن آگ کا دِن ہوگا جو شریروں کو جلا کر خاک سیاہ کر دے گا۔ یہ اُسی آتشین دریا کی طرح ہے جس کا ذکر دانی ایل نے کیا۔ اور جہنّم کے شعلوں کی طرح ہے جس کا ذکر یسعیاہ کی کتاب میں ہُوا (یسعیاہ ۶۶: ۲۴ و دانی ایل ۷: ۱۰)۔ اسرائیل کے بدکاروں کے لئے بھی وُہ آگ کا دِن ہوگا۔ ساری اُمّت خاصکر لیوی کا ہنی فرقہ اس آگ کی بھٹّی میں سے گذرے گا اور سونے چاندی کی طرح اُن کی مَیل دُور کی جائیگی اور وُہ خالص ہو جائیں گے۔ وُہ بالکل پاک و صاف ہوں گے۔ خُداترسوں پر آفتابِ صداقت طلُوع ہوگا۔ وُہ عقاب کی طرح اُن کو اپنے شفابخش پروں کے نیچے چھپا لے گا۔ وُہ شریروں پر غالب آکر خُوشی منائیں گے۔

یہاں آگ اور نُور کے دِن پر آکر عہدِ عتیق کی نبوّت مناسب طور سے ختم ہوتی ہے جب خُداوند پُرانے عہد کا اجر ہر ایک کو دے گا۔

Rev Michael Joseph. Cell # 92 300 7233 854.
yscaljesus@gmail.com
yesmicheal@yahoo.co.uk
Evenglist Yousaf Masih.
Cell # 92 300 7233 853.

پندرھواں باب

مسیح کے بارے میں اعلیٰ تصوّر

مسیح کے بارے میں عہدِ عتیق کی نبوّت مخلصی کی صدیوں کی تواریخ میں سے گزرتے ہوئے نہایت سادہ بیجوں سے بڑھتے بڑھتے نہایت بلندی تک پہنچ جاتی ہے۔ اگرچہ یہ بیانات مختلف طور سے ہوئے لیکن پھر بھی ان میں ایک عجیب یکتائی ہے اور رفتہ رفتہ تکمیل کے درجوں میں بڑی مناسبت ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبوّت کا یہ سارا سلسلہ مخلصی کا ایک نظام ہے۔ یہ تصوّر اس لئے دیا گیا کہ خُدا کی اُمّت ترقی کرتے کرتے اس منزلِ مقصود تک پہنچ جائے۔

فصل اوّل - نوعِ انسان کا تصوّر

اس تصوّر کا آغاز پہلے پہل پیدائش ۱: ۲۶ سے ۳۰ میں قلمبند ہوا یعنی یہ کہ نوعِ انسان خُدا کی صُورت پر مخلوق ہوئی اور باقی مخلوقات پر اُسے حکومت بخشی گئی۔ زبور ۸ میں اسی تصوّر کا ذکر ہے۔ اس اعلیٰ تصوّر میں آدم وحوّا کے گناہ سے فرق آگیا لیکن یہ تصوّر بالکل نیست نہ ہُوا۔ البتّہ الٰہی برکتوں اور اس اعلیٰ نمونے تک پہنچنے کی صُورت بدل گئی لیکن حقیقت وہی رہی کیونکہ یہ ناممکن تھا کہ انسان کا آخری انجام خُدا کی اعلیٰ تجویز سے منحرف ہو۔ اب وہ برکتیں ایک عہد کے ساتھ ملحق ہو گئیں۔ زبور ۱۶ میں یہ ذکر ہے کہ یہ انسان خُدا کی مہربانی اور مرنے کے بعد

اُس کی رفاقت حاصل کرتا ہے۔ زبور ۹۱ میں یہ بیان ہے کہ دیندار انسان خطروں سے رہائی پا کر خُدا کی قُربت و رفاقت حاصل کرتا ہے اور فرشتے اُس کی مدد کرتے ہیں۔

نوعِ انسان کا یہ اعلیٰ تصوّر خُدا کی اُمّت کی میراث ہُوا۔ یہ مُوسوی شریعت کی برکت ہے۔ پُرانے عہد کی رسُوم اسی کے حاصل کرنے کا وسیلہ ٹھہرائی گئیں۔ لیکن جب بنی اسرائیل کی سرکشی کے باعث یہ وسیلہ بھی ناکام رہا تو انبیا نے اپنے اپنے زمانے میں نئے عہد میں اسی تصوّر کو پیش کیا۔

ہوسیع نے ذکر کیا کہ جب اسرائیل کی شادی خُداوند سے ہُوئی تو ساری خلقت اور ساری فطرت نے خُوشی منائی (ہوسیع ۲: ۱۸)۔ یسعیاہ نبی نے اس امن و امان کے زمانے کا ذکر کیا جب ایک چھوٹا بچہ درندہ حیوانات کا ایالی بنتا ہے اور بچے سانپوں سے کھیلتے ہیں (یسعیاہ ۱۱: ۶ سے ۹)۔ حزقی ایل نے عدنِ ثانی کا بیان کیا، (حزقی ایل ۳۶: ۳۵)۔ یسعیاہ کی دُوسری کتاب میں یہ ذکر ہے کہ بیابان کی جگہ باغ ہو جاتا اور نئے آسمان اور نئی زمین پیدا ہوتی ہے جن میں راستبازی اور امن بستے ہیں (یسعیاہ ۵۱: ۳ و ۵۵: ۲، ۱۳ و ۶۵: ۱۷)۔ زبور ۸۵ میں خُداوند کے جلال کی سرزمین کا ذکر ہُوا جہاں خُداوند کی صفات ایک دُوسری کو بوسہ دیتی ہیں اور زمین و آسمان میں دوستی ہو جاتی ہے۔ دیکھو آٹھویں باب کی فصل دوم کا آخری حصّہ۔

زبور ۱۴۴: ۱۲ سے ۱۵ میں عالمگیر صُلح اور خُوشی کی تصویر کھینچی گئی۔ زمین زرخیز ہے اور خاندان بچّوں کی کثرت سے مالا مال ہے (باب چودھواں فصل ۲)۔

فصل دوم - بدی کے ساتھ جنگ

پیدائش ۳: ۱۴ و ۱۵ میں انسانی تاریخ کا خاکہ دیا گیا تھا یعنی بدی کے ساتھ

جنگ جب تک کہ بدی پر فتح حاصل نہ ہو۔ عورت کی نسل سانپ پر اور ابنِ آدم
بدی کے سردار پر فتح پائے گا۔ پہلے پہل تو یہ دکھایا گیا کہ جنگ سانپ اور اُس کی
نسل کے ساتھ ہے۔ لیکن مابعد نبوّت میں اُس کی تشریح یہ ہُوئی کہ یہ جنگ نیک
و بد کے درمیان ہے جو خاندانوں۔ فرقوں۔ قوموں اور آسمان وزمین کی قوتوں
کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ آخر کار یہ ایک عالمگیر جنگ ہو جاتی ہے کیونکہ بدی
سے نوعِ انسان میں خدائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ لڑائی انسانوں میں بدنسل
اور وعدہ کی نسل کے درمیان ہوتی ہے۔ رفتہ رفتہ بدنسل مخلصی یافتہ نسل میں
سے خارج ہو جاتی ہے۔ ابرہام اور اُس کی نسل حوّا اور اُس کی اولاد کے قائم
مقام ہیں۔ ہاجرہ۔ قطورہ اور عیسو کی اولاد خارج کی جاتی ہے اور اسرائیل
مقدس نسل ٹھہرتی ہے اور سارے وعدوں کی وارث ہوتی ہے۔ یسعیاہ اور اُس
کے مابعد انبیا نے جسمانی اسرائیل اور رُوحانی بقیہ میں امتیاز کیا ہے۔ اور جلاوطنی
کے بعد بقیہ گھٹتے گھٹتے ایک لاثانی بندہ کی صُورت میں ظاہر ہوتا ہے اور وُہ اسرائیل
ثانی ٹھہرتا ہے جو سب کے گناہوں کے لئے دُکھ اُٹھاتا ہے اور سب کے لئے مخلصی
حاصل کرتا ہے۔ (یسعیاہ ۵۳) اور آخر وُہ ابنِ آدم بنتا ہے جو آسمان کے بادلوں
پر سوار ہو کر آتا ہے۔ اور بدنسل رفتہ رفتہ مخالفِ مسیح میں ظاہر ہوتی ہے جس پر
یہ ابنِ آدم فتح پاتا ہے۔ (دانی ایل ۹ : ۲۳)۔

فصل سوم۔ خُدا کی آمد

اِس کا آغاز سِم کی برکت سے ہُوا (پیدائش ۹ : ۲۶ و ۲۷)۔ بدی پر فتح
پانے کے لئے آدمی کو خُدا کی مدد کی ضرورت ہے۔ خُدا سِم کے ڈیروں میں رہنے
کے لئے آتا ہے۔ خُداوند کا فرشتہ پتری آرکوں (آبا) کو یقین دلاتا ہے کہ وُہ اُن

کے ساتھ رہے گا اور عہد کے وعدوں کو پُورا کرے گا۔ خرُوج کے وقت اس
فرشتے نے اپنی سکونت کے لئے مقدّس خیمہ اختیار کیا، اور وُہ خیمہ اس وقت
تک شیلوہ میں رہا جب تک کہ فلستیوں نے اس کو نہ لُوٹا۔ پھر داؤد سے وعدہ کیا
گیا کہ وُہ ہیکل میں رہے گا (۲۔ سموئیل ۷ : ۱۱ سے ۱۶) چنانچہ وُہ سلیمان کی ہیکل میں
داخل ہو کر جلاوطنی تک وہاں رہا۔ خُدا کی حضُوری یروشلیم کو تباہی سے بچا لیتی ہے۔
صیحون میں ایک کونے کا پتھر رکھا گیا جو پُورے اعتماد کے قابل ہے۔ وُہ طوفان
کے وقت بھی قائم رہتا ہے (یسعیاہ ۲۸ : ۱۶) اور صیحون خُدا کا مسکن ٹھہرتا
ہے۔ جہاں وُہ جنگی مرد، قاضی اور بادشاہ ہو کر رہتا ہے (یسعیاہ ۳۳ : ۲۰ سے
۲۴)۔ صیحون خُدا کی اُمت کے لئے جائے امن و امان ہے۔ (زبور ۴۶ و ۴۸)۔

ایسے اعلےٰ تصوّر کی تصدیق و تکمیل اُمت کے گناہوں کے باعث
نہ پرانے یروشلیم میں ہو سکتی تھی اور نہ پُرانی ہیکل میں۔ انبیا نے اس تکمیل کو
نئی ہیکل اور نئے یروشلیم سے منسوب کیا (حزقی ایل ۱۱ : ۱۶ و ۴۰ باب سے ۴۸
باب تک)، پھر اس کا یہ نقشہ پیش کیا گیا کہ اس نئی ہیکل کا پہاڑ سارے
پہاڑوں سے زیادہ سربلند ہوگا۔ قومیں وہاں آئیں گی اور وُہ تعلیم اور عدالت
کا چشمہ بنے گا (میکاہ ۴ : ۱ و یسعیاہ ۲ : ۲)۔

یرمیاہ نے ایک نئے یروشلیم کو دیکھا جو عہد کے صندوق کی طرح مقدّس ہوگا
(یرمیاہ ۳ : ۱۷)۔ اس کا نام "خُداوند ہماری صداقت" ہوگا (یرمیاہ ۳۳ :
۱۶) اور اس کے نزدیک کوئی ناپاک شے نہ ہوگی (یرمیاہ ۳۱ : ۳۸ سے ۴۰)۔
پھر یہ ذکر آتا ہے کہ خُداوند اگر اس ہیکل میں ہمیشہ تک رہے گا اور وہاں کے
باشندوں کی سب حاجتوں کو پُورا کرے گا (زبور ۱۳۲)۔

حزقی ایل نے اس کا یہ نام بتایا "خُداوند وہاں ہے" (حزقی ایل ۴۸ : ۳۵)

یسعیاہ کی دُوسری کتاب میں یہ ذکر ہے کہ یہ ہیکل قوموں کی عبادت کا گھر ہوگی اَور قومیں اپنے خزانے وہاں لائیں گی۔ اَور یروشلیم قیمتی پتھروں سے بنایا جائے گا۔ اِس کے پھاٹک "نجات" اَور اِس کی دیواریں "تعریف" کہلائیں گی۔ یہ جہان کا نُور و جلال ہوگا۔ بعولاہ اَور حفصیباہ اِس کا نام ہوگا۔ یہ نئی زمین اَور نئے آسمان کا مرکز ہوگا (یسعیاہ ۴۹ : ۳۳ و ۵۴ : ۱۲ و ۵۶ : ۷ و ۶۰ و ۶۲ و ۶۵ : ۱۷)۔

حجّی نبی نے یہ ظاہر کیا کہ اِس گھر کا جلال پہلے گھر کے جلال سے اعلیٰ ہوگا (حجّی ۲ : ۹)۔ زکریاہ نے یروشلیم کے باشندوں کی کثرت کا ذکر کیا اَور بتایا کہ خُداوند اُس کے اِردگرد دیوار کی طرح ہوگا اَور یہ وفاداری کا شہر کہلائے گا (زکریاہ ۲ : ۸ سے ۱۷ و ۸ : ۳)۔ مابعد کے ایک نبی نے یہ پیشین گوئی کی کہ نیا یروشلیم ایسا مُقدّس ہوگا کہ اُس کے گھوڑوں کی گھنٹیاں اَور کھانے کے برتن بھی سردار کاہن کے تاج کی طرح اِس کتبہ سے مزیّن ہوں گے "خُداوند کے لئے مُقدّس" (زکریاہ ۱۴ : ۲۰ - ۲۱)۔

فصل چہارم ۔ مُقدّس زمین

مُقدّس زمین کا مضمون ابرہام کی برکت سے شروع ہوا (پیدائش ۱۲ : ۱ سے ۳) یہ میراث مُقدّس نسل کی ہے۔ اِس زمین کو یعقوب نے اپنے بیٹوں میں تقسیم کیا، اَور یہوداہ کو ان کا سرلشکر مقرر کیا تاکہ وُہ اِس سرزمین کو فتح کرنے کے لئے کُوچ کرے۔ یہوداہ اَور افرائیم کو اُس سرزمین کے زیادہ زرخیز حصّے ملے (پیدائش ۴۹ : ۱ و ۲۰ و ۲۲ سے ۲۶)۔ توریت میں موعود زمین کی برکتیں خُدا کے احکام ماننے سے ملحق کی گئیں (خروج ۲۳ : ۲۵ سے ۳۱ و استثنا ۳۲ : ۲۹ و ۳۰ و ۲۸ : ۳ سے ۱۳ و احبار ۲۶ : ۳ سے ۱۲ و استثنا ۱۱ : ۲۰ سے ۲۴ و

۲۸ : ۶۳ سے ۶۸)۔ نبیوں نے یہ ظاہر کیا کہ اِن برکتوں کے حاصل کرنے میں وُہ لوگ اِس لئے قاصر رہے کہ یہ اُن کے گُناہ کی سزا تھی اِس لئے اُنہوں نے اِس مُقدّس زمین کو نئے عہد سے ملحق کیا۔ بحال شُدہ سرزمین باغِ عدن کی طرح پھلدار ہوگی اَور وُہ بھی فرقوں میں تقسیم کی جائے گی اَور خاص حصّے کاہنوں، لاویوں اَور مُقدّس شہر اَور بادشاہ کو ملیں گے۔ ہیکل سے آبِ حیات کی ندی جاری ہوگی، جس سے اُس زمین کے بنجر حصّے بھی زرخیز ہو جائیں گے اَور مُردہ سمندر کا پانی بھی شیریں ہو جائے گا۔ یہ ندی مشرق اَور مغرب دونو طرف بہے گی اَور بہتے بہتے اِس کے پانی زیادہ گہرے ہوتے جائیں گے۔ اِس کے کناروں پر زندگی کے درخت ہوں گے جو ہر مہینے پھل دیں گے اَور اُن کے پتّے شفا بخش ہوں گے (حزقی ایل ۳۶ : ۳۵ و ۴۵ سے ۴۸ باب تک)۔ مُقدّس زمین تک ایک شاہراہ تیار ہوگی تاکہ جلاوطنوں کو واپس جانا آسان ہو جائے اَور اُن کی ضرورتیں رفع کی جائیں۔ اِس مُلک میں نفیس چیدہ درخت اَور پھولوں کے پودے ہوں گے۔ یہ فردوس ہوگا۔ نئے آسمان اَور نئی زمین میں راستبازی اَور امن حکمران ہوں گے۔ ساری خرابیاں خواہ جسمانی ہوں خواہ اخلاقی دُور کی جائیں گی۔ وہاں نہ غم ہوگا نہ آنسو۔ نہ موت۔ بلکہ ہر جگہ ابدی خُوشی اَور خُرّمی پائی جائے گی (یسعیاہ ۲۵ : ۶ سے ۸ و ۴۱ : ۱۸ سے ۲۰ و ۴۹ : ۹ سے ۱۳ و ۵۱ : ۳ و ۵۵ : ۱۲ و ۱۳ و ۶۵ : ۱۷)۔

فصل پنجم ۔ خُداوند باپ اَور شوہر

خُروج کے وقت اسرائیل کو خُداوند نے اپنا پہلوٹھا بنایا اَور اُن کو دیگر قوموں کے درمیان میراث دی اَور اُن کی پدرانہ ہدایت کرتا رہا جب تک کہ وُہ اِس زمین کے مالک نہ بن گئے (خروج ۴ : ۲۲ و ۲۳)۔ پھر اسرائیل کی یہ ابنیت داؤد

اور اُس کی اولاد سے منسوب ہُوئی۔ چنانچہ ہوسیع نے بنی اسرائیل کو مسیح کے دِنوں میں زندہ خُدا کے بیٹے کہا (ہوسیع ۱: ۱۰)۔ خُدا نے گو دُوسری قوموں کو اُن کے گناہوں کی وجہ سے چھوڑ دیا لیکن وُہ اسرائیل کو ترک نہ کرے گا۔ وُہ اُسے مُردوں میں سے جلائے گا اور اُنہیں پاتال سے مخلصی دے گا (ہوسیع ۱۱: ۸ و ۹ و ۱۳: ۱۴)۔ یرمیاہ نے افرائیم کو خُداوند کا پہلوٹھا کہا۔ گو اُسے تنبیہ و سزا ملی لیکن وُہ توبہ کرکے خُداوند کی طرف رجُوع ہُوا (یرمیاہ ۳۱: ۱۸ سے ۲۰)۔ یسعیاہ کی کتاب میں یہ ذکر ہے کہ خُداوند وفادار صیحُون کو والدہ سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔ وُہ اُسے کبھی فراموش نہ کرے گا بلکہ اُسے بحال کرے گا اور اُس کی اولاد کو بڑھائے گا (یسعیاہ ۴۹: ۱۴ سے ۲۲)۔

لیکن ابنیّت کا رِشتہ ایسا عام نہیں جیسا کہ شادی کا رِشتہ۔ یہ تصوّر توریت میں پایا جاتا ہے لیکن خاص طور پر ہوسیع نبی نے اس کا ذکر کیا۔ اسرائیل والدہ نے بعل سے زِنا کیا، اس لئے شوہر یہوواہ نے اُسے رَدّ کر دیا۔ لیکن بیابان میں سزا پانے کے بعد وُہ اپنی سرزمین میں بحال ہُوئی اور اُس کی شادی از سرِ نَو ہُوئی اور اس اِتّحاد کی بنیاد الٰہی صفات تھیں (ہوسیع ۱ و ۲ باب)۔ صفنیاہ نبی نے یہ ظاہر کیا کہ خُداوند از سرِ نَو صیحُون کو پیار کرنے لگتا ہے اور اس پر بڑی خُوشی کرتا ہے (صفنیاہ ۳: ۱۷)۔ یرمیاہ نے بھی اس دوبارہ شادی کا ذکر کیا (یرمیاہ ۳: ۱۴)۔

لیکن یسعیاہ کی کتاب کے دُوسرے حِصّہ میں اس کا مفصّل بیان ہے (یسعیاہ ۵۴: ۱ سے ۱۷)۔ صیحُون کا نام متروکہ اور خرابہ رکھا گیا تھا لیکن اب وُہ حفصِیباہ معولاہ (سُہاگن) کہلائے گی (یسعیاہ ۶۲ باب)۔

ریے کے رِشتہ کا ذکر بھی گاہے گاہے ہُوا۔ مثلاً یعقُوب کی

برکتوں میں (پیدائش ۴۹: ۲۴) لیکن خاصکر زکریاہ نے اس رِشتہ کا ذکر کیا (زکریاہ ۱۱: ۷ سے ۱۴)۔ زبُور ۸۰ میں اسرائیل کے گڈریے سے یہ دُعا ہے کہ وُہ اپنی اُمّت کی مدد کے لئے آئے (زبُور ۸۰: ۲)۔ حزقی ایل نے اچھے گڈریے کی نسبت لکھا کہ وُہ اپنی منتشر بھیڑوں کی تلاش کرتا اور اُن کو بھیڑخانے میں واپس لاتا ہے (حزقی ایل ۳۴: ۱۱ سے ۳۱)۔ یسعیاہ کی کتاب کے دُوسرے حِصّے میں یہ بیان ہے کہ یہ گڈریا اپنے گلّے کو نجات کی شاہراہ سے لیجاتا ہے۔ وُہ دُودھ پیتے بچوں اور دُودھ پلانے والی ماؤں کی بھی فکر رکھتا ہے (یسعیاہ ۴۰: ۱۱)۔ زبُور ۹۵ میں اور زبُور ۱۰۰ میں اسرائیل کی نسبت یہ لکھا ہے کہ وُہ خُداوند کی چراگاہ کے لوگ اور اُس کے ہاتھ کی بھیڑیں ہیں (زبُور ۹۵: ۷ و ۱۰۰: ۳)۔

فصلِ ششم۔ خُدا کی سلطنت

حوریب پہاڑ پر جو عہد ہُوا اُس وقت اسرائیل خُدا کی سلطنت، کاہنوں اور مُقدّس قوم کی سلطنت ٹھہرا (خرُوج ۱۹: ۶)۔ ابرہام کی برکت میں یہ ظاہر کیا گیا کہ اُس کی نسل نوعِ انسان کے لئے برکت ٹھہرے گی (پیدائش ۱۲: ۱ سے ۳)۔ حوریب پر جو عہد ہُوا اس میں اُس کی تکمیل کے طریقوں کا خاکہ دیا گیا۔ اسرائیل شاہی کاہن بنے اور اس حیثیت سے اُنہیں دو خدمتیں سرانجام دینی تھیں۔ ایک تو کہانت کی خدمت اور ایک شاہی خدمت۔ یہ دونو پہلو مسیح کے متعلق نبُوّتوں میں منکشف ہُوئے۔

بلعام کی نبُوّت میں خُدا کی بادشاہی قوموں سے علیٰحدہ ہے۔ اس میں بیشمار لوگ شامل ہیں اور اس کا مُقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ یہ سب قوموں کو مغلُوب کرتی ہے (گنتی ۲۳: ۹

و ۱۰ و ۲۴: ۱۷ سے ۱۹)۔ یہوواہ اس سلطنت کا بادشاہ ہے۔

داؤد کے ساتھ جو عہد ہُوا اس میں بتایا گیا کہ داؤد کی نسل وہ مسیح خاندان ہے جو اُس کی بادشاہی پر حکمران ہے۔ پھر بھی خُدا ہی بادشاہ رہتا ہے (۲۔سموئیل ۷: ۱ سے ۱۶)۔ اس لئے خُدا کی بادشاہی کی فتوحات کبھی تو مسیح کی فتوحات کہلاتی ہیں اور کبھی خُدا کی۔ داؤد کی سلطنت کے ابتدائی زمانے میں مسیح فاتح کے طور پر نظر آتا ہے لیکن تاریکی کے ایام میں مسیح کا خیال دُھندلا پڑ گیا اور خُدا بادشاہ کا ذکر زیادہ ہُوا چنانچہ زبور ۲۴ میں یہوواہ لشکروں کا خُدا فتحیاب ہو کر مُقدس شہر میں داخل ہوتا ہے۔ زبور ۴۶ و ۴۸ میں یروشلیم بڑے بادشاہ کا شہر کہلاتا ہے جہاں سے وہ اپنے سارے دشمنوں کو مغلوب کرتا ہے۔

داؤد کی نسل کی بیوفائیوں کی وجہ سے خُدا کی سلطنت کو تنزل ہُوا یہ دو حصوں میں منقسم ہو گئی۔ شمالی فرقے جنوبی فرقوں سے علیحدہ ہو گئے اس لئے اُس وقت سے ان دو حصوں کے اتحاد کا ذکر ہونے لگا۔ اشوریوں کے حملوں کے ذریعہ خُدا کی سلطنت کو مزید ضعف پہنچا اس لئے یروشلیم اور صیہون ہی کا ذکر باقی رہ گیا۔ وہاں جو کونے کا پتھر لگایا گیا وہ ہر طرح کے ہنگاموں میں قائم رہے گا (یسعیاہ ۲۸: ۱۶ سے ۱۸)۔ زبور ۸۰ میں اس سلطنت کو انگور کے درخت سے تشبیہ دی گئی جو پہلے بہت پھلدار ہُوا لیکن پیچھے جنگلی جانوروں نے اُس کی ڈالیاں چھانٹ ڈالیں۔ حزقی ایل نے رویا میں دیکھا کہ یہ سلطنت مقررہ بادشاہ کے آنے تک برباد رہے گی (حزقی ایل ۲۱: ۳۱، ۳۲)۔ اور وہ دیوار کی چھوٹی شاخ کی طرح مقدس زمین کے پہاڑ پر لگائی جائیگی اور بڑھ کر عالیشان درخت بن جائے گی (حزقی ایل ۱۷: ۲۲ سے ۲۴)۔ دانی ایل کی رویا میں یہ سلطنت ایک چھوٹا پتھر ہے جو بلا ہاتھوں کے چٹان میں سے کاٹا گیا اور بڑھتے بڑھتے ایسا بڑا ہو گیا کہ دوسری سلطنتوں کو اُس نے پاش پاش کر دیا اور پہاڑ بن گیا جس سے ساری زمین بھر

گئی (دانی ایل ۲: ۴۴ و ۴۵)۔ جلاوطنی کے ایام کی نبوتوں میں یہوواہ خود اسرائیل کا بادشاہ ہو کر آتا ہے اور جب بحالی کا وقت آیا تو اُس نے اُن سے بڑے معجزے کئے جو خروج کے وقت کئے گئے تھے۔ وہ مخلصی کی شاہراہ پر اپنی اُمت کے آگے آگے جاتا ہے۔ اُس کے سامنے ساری فطرت کی شکل بدل جاتی ہے اور وہ صیہون کو اپنا مسکن بنا لیتا اور وہ اسرائیل اور دُنیا کے نور و جلال کی طرح ہمیشہ حکومت کرتا ہے۔ اس کی امن و امان کی سلطنت کے باعث کُل فطرت و خلقت خوشی مناتی ہے اور ساری قومیں اُس کو اپنا عالمگیر بادشاہ تسلیم کرتی ہیں (یسعیاہ باب ۴۱ و ۴۲ و ۴۹: ۱۲ سے ۲۵ و ۵۲: ۷ سے ۱۲ و ۵۷: ۱۱ سے ۲۱ و باب ۶۰ و ۶۲: ۱۰ سے ۱۲ و زبور ۶۸ و ۹۳ و ۹۵ سے ۱۰۰)۔

کاہنی رشتہ کی نشوونما مابعد نبوت میں دکھائی گئی۔ پہلے تو ساری قوم کاہن بنائی گئی، پھر اُس قوم میں سے ایک خاندان کہانت کے لئے چُنا گیا۔ اُس وقت سے قوم کی کہانت کا تصور ماند پڑ گیا۔ نبیوں میں سے یسعیاہ نے پہلی دفعہ قوم کی کہانت کا ذکر پھر چھیڑا۔ اُس نے دیکھا کہ مصر اور اسور اسرائیل کے ساتھ متحد ہو کر خُدا کی اُمت بن گئے۔ وہ سب مقدس زبان بولتے اور مذبح اور قربانی کے ساتھ یہوواہ کی اطاعت کرتے ہیں اور کوش اور صور بھی اُس کے آگے ہدیے چڑھاتے ہیں (یسعیاہ ۱۸: ۷ و ۱۹: ۱۶ سے ۲۵ و ۲۳: ۱۸)۔ صفنیاہ نے دیکھا کہ اسرائیل کی شہرت افریقہ کے دور و دراز ملکوں تک پہنچ گئی، اور کوش اور لبیا کے لوگ ہیکل میں نذرانے بھیجتے ہیں (صفنیاہ ۳: ۹ و ۱۰)۔ زبور ۸۷ میں یہ گیت گایا جاتا ہے کہ قومیں خُدا کے شہر میں حق پیدائش حاصل کرتی ہیں اور اُن کو صیہون کے شہری ہونے کا حق ملتا ہے۔

یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے میں اس کی زیادہ تفصیل پائی جاتی ہے۔ یعقوب کا نام عزت کا لقب بن جاتا ہے۔ زمین کی ساری قومیں اور ساری زبانوں کے لوگ یہوواہ کی اطاعت کرتے ہیں۔ بادشاہ اور ملکہ صیہون کے دینی باپ اور دینی ماں

بن جاتے ہیں اور عام دعوت دی جاتی ہے کہ اس نئے عہد کی برکتوں میں ہر ایک شخص شریک ہو خواہ یہودی اور غیر یہودیوں کو خدا کے گھر میں عبادت کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے اور دنیا کے لوگ اپنی نفیس اشیا صیحون میں لاتے ہیں۔ اسرائیل کے لوگ کاہن بن جاتے ہیں اور باقی قومیں اُن کی خادم (یسعیاہ ۴۴ : ۵ و ۴۵ : ۲۱ سے ۲۵ و ۵۵ : ۱ سے ۵ و ۵۶ : ۶ و ۷، و ۶۰ و ۶۱ : ۵ و ۶ و ۶۶ : ۲۰ و ۲۱)۔

زبور ۶۸ میں یہ ذکر ہے کہ کوش، مصر اور ساری قومیں جزیہ دیتی اور یہوواہ کی حمد گاتی ہیں (زبور ۶۸ : ۳۱ و ۳۲)۔ زکریاہ نے بیان کیا کہ قومیں ایک دوسرے کو یہوواہ کی تلاش کی ترغیب دیتی ہیں (زکریاہ ۸ : ۲۲ و ۲۳)۔ شاہی مزامیر میں یہ ذکر ہے کہ ساری زمین خدا کی پرستش میں مصروف ہے (زبور ۹۶ و ۹۸ و ۹۹)۔ اور زکریاہ ۱۴ باب میں یہ ذکر ہے کہ ساری قومیں عید خیام مناتی ہیں (زکریاہ ۱۴ : ۱۶ و ۱۷)۔

فصل ہفتم۔ خداوند (یہوواہ) کا دن

الٰہی عدالت کا مسئلہ موسوی شریعت کی برکتوں اور لعنتوں سے پیدا ہوتا ہے۔ (خروج ۲۳ : ۲۰ سے ۳۳ و ۳۴ : ۱۲ سے ۲۸ و استثنا ۳۲ و استثنا ۲۷ و ۲۸ باب و احبار ۲۶)۔ اسرائیل کی برکت میں اُس کے دشمنوں کی لعنت داخل ہے اس لئے الٰہی عدالت کا مسئلہ اسرائیل کے دشمنوں کی عدالت اور خود اسرائیل کی تنبیہ و طہارت سے علاقہ رکھتا ہے۔ عدالت یہ ہے کہ ہر طرح کی مصیبت خدا کی سلطنت کے دشمنوں پر لادی جاتی ہے خواہ وہ اس سلطنت کے اندر ہوں خواہ باہر۔ حنّہ کے گیت میں یہ ذکر ہے کہ خداوند ہمہ دان منصف حاکم ہے۔ وہ کمزوروں کا حامی اور ساری دنیا میں عدل کرنے والا ہے (۱ سموئیل ۲ : ۱ سے ۱۰)۔ زبور ۵۰ میں خدا کے ظہور کا ذکر ہے جو عدالت کے لئے آتا ہے۔ راستبازوں اور شریروں دونوں کو یہ ہدایت ہے

کہ سچے دل سے نذرانے چڑھائیں تاکہ وہ ہلاک نہ ہوں۔

یوایل نے پہلی دفعہ خداوند کے دن کے مسئلہ کا ذکر کیا۔ یہ بڑا ہولناک دن ہوگا، جب خدا قوموں کی عدالت کرے گا۔ ساری خلقت میں ہل چل پڑ جائیگی۔ اس عدالت کو ایک جنگ، فصل کے درو اور انگوروں کے کولھو سے تشبیہ دی گئی (دیکھو یوایل ۳ : ۱۸ سے ۱۲)۔ صفنیاہ نے بیان کیا کہ اس ہولناک دن پر سب کچھ بھسم ہوگا (صفنیاہ ۱ : ۱۴ سے ۱۸ و ۳ : ۱ سے ۳)۔ حزقی ایل نے یہ ظاہر کیا کہ مقدس زمین کے پہاڑوں پر قوموں سے جنگ ہوگی جن کا سر لشکر جوج ہوگا۔ وہ خداوند کی آمد پر ہلاک ہوں گے جو اُن پر آگ اور گندھک برسائے گا اور اُن کو بالکل تباہ کرے گا (حزقی ایل ۳۸ و ۳۹ باب)۔

جلاوطنی کے نبیوں نے اس عدالت کو مختلف نام دئے۔ بابل، مصر اور موآب پہ یہ عدالت ہوگی، اور زمین ایک شرابی کی طرح لڑکھڑانے لگے گی اور برباد ہوگی۔ بڑا دارالخلافہ ویران ہوگا۔ زمین کے بادشاہ اور آسمان کی ہیئتیں قید میں ڈالی جائیں گی تاکہ اُن کو سزا ملے۔ ظالموں کو نیست کیا جائے گا (یسعیاہ ۱۳ : ۱ سے ۱۳ و ۲۴ سے ۲۷ باب تک)۔ یہ عدالت ایک بڑا کنُق ہے۔ خداوند ادوم پہ فتح پاتا ہے۔ اُس کی تلوار دشمنوں کے خون سے آلودہ ہے۔ اُس کے لباس پہ خون کے دھبے پڑے ہیں۔ بلکہ آسمان و زمین بھی اُن کے خون اور لاشوں سے بھر گئے۔ آسمان طومار کی طرح لپیٹے گئے اور اُن کے لشکر درخت کے پتوں کی طرح جھڑ گئے (یسعیاہ ۳۴ و ۶۳ : ۱ سے ۶)۔ جو قومیں یروشلیم سے لڑ رہی تھیں اُن کو کوڑھ، حشمی اور کوڑھ نے آدبوچا اور وہ تباہ ہوگئیں (زکریاہ ۱۲ : ۱ سے ۹ و ۱۴ : ۱ سے ۲۱)۔ خداوند قدیم الایام کی حیثیت میں شعلوں کے تخت پر بیٹھ کر آتا ہے اور اُسکے سارے دشمن آگ کے دریا میں ڈالے جاتے ہیں (دانی ایل ۷ : ۹ سے ۱۲)۔ شریر لوگوں کو کوڑے کرکٹ کی طرح مُقدّس

شہر سے باہر نکال پھینکتے ہیں (یسعیاہ ۶۶ : ۲۴)۔ آگ کا یہ دِن شریروں کو جلا کر فنا کر دیتا ہے۔ (ملاکی ۳ باب)۔

یہ عدالت کا دِن مخلصی کا دِن بھی ہے۔ یُوایل نبی نے دیکھا کہ خُدا کا رُوح سارے بشر پر نازل ہوتا ہے اور طرح طرح کی رُوحانی نعمتیں لوگوں کو حاصل ہوتی ہیں (یُوایل ۳ باب)۔ حزقی ایل نے بھی بتایا کہ جُوج اور قوموں کی تباہی کے وقت خُدا کا رُوح اسرائیل پر نازل ہوگا (حزقی ایل ۳۹ باب)۔ عاموس نبی نے یہ تعلیم دی کہ اسرائیل ساری قوموں میں سے نکال لیا جائے گا اور وہ بھُوسے کی طرح برباد ہوں گی لیکن سچّے اسرائیل کا ایک دانہ بھی ضائع نہ ہوگا (عاموس ۹ : ۹)۔ ہوسیع نے یہ ظاہر کیا کہ والدہ اسرائیل کو بیابان میں تنبیہ ملے گی اور وہ پھر بحال ہوگی یا اسرائیل مرجائے گا اور دوبارہ زندہ کیا جائے گا (ہوسیع ۲ و ۳ و ۱۳ : ۱۴)۔ یسعیاہ نے یہ پیشین گوئی کی کہ خُداوند اسرائیل کو آگ کی بھٹّی میں ڈال کر صاف کریگا تاکہ وہ مُقدّس اور مُبارک برتن بن جائے (یسعیاہ ۴ : ۲ سے ۶)۔ یرمیاہ نے یہ بیان کیا کہ اس پدرانہ تنبیہ کے بعد اسرائیل توبہ کرے گا (یرمیاہ ۳۰ : ۱۲ سے ۳۱ باب کے آخر تک)۔ حزقی ایل نے رویا میں دیکھا کہ بنی اسرائیل سُوکھی ہڈیوں کی طرح میدان جنگ میں پڑے تھے لیکن خُداوند نے اُن کو پھر زندہ کیا (حزقی ایل ۳۷ : ۱ سے ۱۴)۔ خُداوند اپنے لوگوں پر صاف پانی چھڑکے گا اور اُن کو پاک کریگا اور اُن کو نیا دِل اور نئی رُوح عطا ہوگی (حزقی ایل ۳۶ : ۲۵ سے ۳۵)۔ اس بیان کی زیادہ تفصیل جلاوطنی کے نبیوں نے دی (یسعیاہ ۲۴ سے ۲۷ باب کے آخر تک)۔

یسعیاہ کی کتاب کے دُوسرے حصّے میں یہ ظاہر کیا گیا کہ صیحُون کی جنگ ختم ہوگئی۔ اُس کی بدی دُور کی گئی اور خُداوند نے اُسے بحال کیا (یسعیاہ ۴۰ : ۱ و ۲ و ۴۴ : ۱ سے ۵ و ۵۴ : ۱ سے ۱۷ و ۶۲ : ۱۱ و ۱۲)۔

دانی ایل نبی نے یہ پیشین گوئی کی کہ جب راستبازوں کو اُن کی میراث ملے گی تو مُردوں کی قیامت ہوگی لیکن شریر ابدی انگشت نما ہوں گے (دانی ایل ۱۲ : ۱ سے ۳)۔ مابعد انبیا نے اس تصوُّر کو اعلیٰ چوٹی تک پہنچایا۔ فضل اور مناجات کی رُوح یروشلیم پر نازل ہوتی ہے اور وہ سچّی توبہ کر کے خُداوند کی طرف رجُوع ہوتے ہیں اور اُن کے گناہ چشمہ میں دھوئے جاتے ہیں (زکریاہ ۱۲ : ۱۰ سے ۱۳ : ۱ تک)۔ ایک لاثانی دِن آتا ہے جس کا سُورج کبھی غروب نہ ہوگا اور جس میں موسموں کا تغیّر و تبدّل نہ ہوگا (زکریاہ ۱۴ : ۶ سے ۱۰)۔ ملاکی نبی نے دیکھا کہ یہوواہ آفتابِ صداقت کی طرح آ رہا ہے تاکہ عدالت کی آگ سے صاف کرے جس سے شریر تو فنا ہوں گے لیکن راستباز صاف ہو کر خُدا کے مقبُول ہونگے۔ وہ اپنے پَروں سے اُن کو شفا دیگا اور اُن کو اپنی چیدہ میراث اور بیش بہا ملکیت بنائے گا۔ (ملاکی ۳ باب)

فصل ہشتم۔ مُقدّس کہانت

اسرائیل سے جو عہد حوریب پہاڑ پر ہُوا تھا اس کے باعث اسرائیل کاہنوں کی سلطنت کہلایا (خروج ۱۹ : ۳ سے ۶)۔ اس کی تشریح اُن عہدوں کے ذریعہ ہُوئی جو فنحاس اور داؤد کے ساتھ باندھے گئے۔ ایک عہد میں تو اسرائیل کے لئے وفادار کہانت ہے اور دُوسرے میں اُس کے لئے شاہی خاندان۔ ان میں سے ہر ایک میں مسیحی تصوّر پایا جاتا ہے جس کی تکمیل رفتہ رفتہ ہوتی چلی گئی۔

پہلے عہد کے ذریعہ فنحاس اور اُس کی اولاد ابدی کہانت کے وارث ہُوئے (گنتی ۲۵ : ۱۲ و ۱۳)۔ وہ اسرائیل اور خُدا کے درمیان درمیانی بن گئے جیسے خُود اسرائیل قوموں اور خُدا کے مابین درمیانی تھے۔ یہ عہد اُس پیشینگوئی میں دُہرایا گیا جس میں یہ ذکر ہے کہ ایلی کے بیوفا خاندان کی جگہ وفادار کہانت قائم ہوگی (۱۔سموئیل ۲ : ۳۵ و ۳۶)۔ پھر

یہ مسیحی کہانت مسیح بادشاہ کے تصوّر کے سامنے یرمیاہ کے زمانے تک ماند پڑتی رہی۔ یرمیاہ نے یہ ظاہر کیا کہ داؤد کے اور فنحاس کے ساتھ خدا کے عہد ابدی اور غیر متبدل تھے۔ یرمیاہ نے یہ بھی بیان کیا کہ لیوی کہانت نہ صرف ابدی کہانت ہوگی بلکہ اس میں بیشمار لوگ داخل ہوں گے (یرمیاہ ۳۳: ۱۷ سے ۲۲)۔ حزقی ایل نبی نے نئی ہیکل میں کہانت کو صدوق کے خاندان سے منسوب کیا کیونکہ وہ وفادار ہے (حزقی ایل ۴۴ و ۴۵ باب)۔ یسعیاہ کی دوسری کتاب میں دوسری قوموں کو بھی لیوی کہانت میں حصّہ دیا گیا (یسعیاہ ۶۶: ۲۱)۔ ملاکی نبی نے یہ پیشینگوئی کی کہ لیوی پاک کئے جائیں گے اور وہ مقبول قربانیاں گزرانیں گے (ملاکی ۲: ۴ سے ۹ و ۳: ۳ و ۴)۔ زکریاہ نے یہ رویا دیکھی کہ کاہنی اور شاہی عہدے دو زیتون کے درختوں کی مانند تھے جن سے مقدّس تیل ہمیشہ بہم پہنچتا رہتا ہے تاکہ خدا کی اُمّت کو روشنی دے اور پھر یہ دونو عہدے ایک تخت اور ایک تاج میں جو ایک مقدّس شخص کو حاصل ہوتا ہے جمع ہو گئے (زکریاہ ۶: ۱۳)۔

فصل نہم - وفادار نبی

موسیٰ نے پیشینگوئی کی تھی کہ اُس کی مانند ایک نبی پیدا ہوگا۔ اُس کو بولنے کے لئے خدا کی طرف سے اختیار ملے گا اور جو اُس کی نہ سُنے گا اُس کو سزا ملے گی (استثنا ۱۸: ۱۶ سے ۱۹)۔ یہ مسیح نبی کا یہ تصوّر پھر جلاوطنی کے زمانے تک نہیں ملتا۔ جلاوطنی کے ایام میں جب کاہن اور بادشاہ غائب ہو گئے تو نبی ہی خداوند کا اکیلا خادم رہ گیا اور مسیحی تصوّر اُس سے ساتھ ملحق ہوا۔ یہ نبی بڑا دُکھ اُٹھانے والا ہے۔ خداوند نے اُس کو ماں کے شکم ہی سے بُلایا اور اُس کا اعلیٰ عہدہ مقرر کیا۔ خداوند اُس سے خوش ہے اور اُس کو نیا رُوح عطا کرتا ہے وہ سراسر خداوند کی خدمت کے لئے مخصوص ہے۔ اُسے خدا کے گھر کے لئے بڑی غیرت ہے۔ وہ روزے رکھتا، دُعائیں مانگتا اور غریبوں اور مصیبت زدوں کو وعظ کرتا

ہے۔ وہ کچھ عرصے تک اپنی خاکساری میں چھپا رہتا ہے۔ دُشمن اُسے چھیڑتے اور لوگ اُسے رد کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ برّے کی طرح بے عیب ہے تو بھی اپنی اُمّت کے لئے کوڑے کھاتا، چھیدا جاتا اور کُچلا جاتا ہے۔ اُس کی سخت پیاس کے وقت دُشمن اُسے سرکہ اور پت پینے کو دیتے ہیں، اور وہ شکستہ دل ہو کر جان دیتا ہے۔ اُسکے اپنے عزیز بھی اُسے چھوڑ جاتے ہیں۔ خدا کچھ عرصے کے لئے اُس کو اُس کے دُشمنوں کی مرضی پر چھوڑ دیتا ہے لیکن آخر کار اُس کا اجر اُسے ملتا ہے (زبور ۲۲ و ۴۰ و ۶۹ و ۷۰ و یسعیاہ ۵۲: ۱۳ سے ۵۳ باب کے آخر تک ؛ ۵۲ و ۴۹ و ۱۳ سے ۱)۔

خداوند نے اُسے مخلصی دی اور سارے حلیم لوگ خوشی مناتے ہیں۔ خدا نے اُس کو سرفراز کیا۔ وہ بھری مجلس میں خدا کی مدح کرتا ہے۔ اُس کے دُشمنوں کو سخت سزا ملی لیکن وہ نجات کا منادی بن گیا۔ اُس نے سالِ مقبول اور عدالت کے دن کی منادی کی۔ اُس نے غم کو خوشی سے بدل ڈالا۔ اُس نے اسیروں کو چھڑایا۔ اُس نے اسرائیل کو بحال کیا۔ وہ قوموں کا نور ہو گیا اور زمین کی حدّوں تک نجات، بادشاہ اور سردار اُس کی عزّت کرتے اور اُس کی ایسی سرفرازی دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔

فصل دہم - مسیح بادشاہ

خدا نے جو عہد داؤد سے کیا تھا وہاں سے مسیح بادشاہ کا تصوّر پیدا ہوا (۲ سموئیل ۷: ۱۱ سے ۱۶)۔ خداوند نے داؤد کے خاندان کو اپنا بیٹا بنایا جسے وہ اُس کے گناہوں کے باعث اِنسانوں کے ہاتھوں سے سزا دلائے گا لیکن اُسے ترک نہ کرے گا۔ وہ داؤد کے گھرانے کو ابدی خاندان بنائے گا۔ اب داؤد کا خاندان اسرائیل کی نسل کا قائم مقام ہو گیا، اور اسرائیل کی جگہ اب داؤد کا خاندان بیٹا کہلایا۔ مسیح بادشاہ کا ذکر چند ایک مزامیر میں پایا جاتا ہے مثلاً زبور ۱۱۰ میں لکھا ہے کہ خدا نے قسم کھا کر بادشاہ کو اپنے دہنے

ہاتھ تخت پر بٹھایا کہ وُہ مَلکِ صِدق کی طرح کاہن بادشاہ ہو۔ پھر اُس جنگ کا ذکر ہے
جو کاہنی جماعت کے ساتھ مل کر مسیح کو لڑنی ہوگی اَور قوموں پر فتح حاصل ہوگی۔ زبُور ۲
میں یہ ذکر ہے کہ مسیح صیحُون میں خُداوند کے داہنے ہاتھ تخت نشین ہے کہ وُہ عالمگیر بادشاہ
ہے۔ زبُور ۷۲ میں یہ مسیح بادشاہ راستبازی کے ساتھ رحم اَور امن وامان سے سلطنت
کرتا ہے اَور قومیں اُس کی عزت کرتی ہیں۔ زبُور ۴۵ میں یہ مسیح بادشاہ بطور دُولہا
کے الٰہی شان کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے اَور قوموں سے شادی کرتا ہے۔

اِن مزامیر میں داؤد کے زمانے کی مسیحی اُمید کا اظہار ہے لیکن نبیوں کے ایّام میں
جب داؤد کے خاندان کو تنزّل ہُوا تو مسیح بادشاہ کا تصوّر ایک نئی صُورت میں ظاہر ہُوا۔
مسیح بادشاہ کے بارے میں اس نئی صُورت کا بیان عاموس نبی نے کیا۔ داؤد کا تباہ شدہ
خاندان پھر بحال ہو کر پہلے کی طرح اقبالمند ہوگا (عاموس ۹: ۱۱ و ۱۲)۔ ہوسیع نے
یہ پیشینگوئی کی کہ اسرائیل کہ جس نے داؤد کے خاندان اَور خُداوند کو ایک ہی وقت میں
ترک کر دیا تھا وُہ توبہ کر کے خُداوند اَور داؤد ثانی کی طرف رجُوع ہوگا (ہوسیع ۳ باب)۔

زکریاہ کی کتاب کے پہلے حصّے میں صیحُون اپنے بادشاہ کی آمد پر خوشی منا رہی ہے۔
وُہ گدھی بلکہ گدھی کے بچے پر سوار ہو کر آتا ہے۔ اُس نے جنگ کے ہتھیار توڑ دیے
اَور امن وامان سے دُنیا پر سلطنت کرتا ہے (زکریاہ ۹: ۹ و ۱۰)۔

یسعیاہ اَور میکاہ کی کتابوں میں صُلح اَور امن اس مسیح بادشاہ کی سلطنت کا خاص
مضمون ہے۔ ایک نوجوان عورت سے بچّہ پیدا ہوگا۔ اُس کا نام عمانوایل ہوگا۔ وُہ
اس اَمر کا نشان اَور ضامن ہے کہ خُداوند اپنی اُمّت کے ساتھ ہے اَور کہ وُہ اُنہیں
مخلصی دے گا۔ اُس کی بلوغت تک مُلک میں مُصیبت رہے گی (یسعیاہ ۷: ۱۴ سے ۱۷)۔
اسرائیل کی شمال مشرقی سرحد پر بڑی روشنی چمکے گی اَور لوگوں کو سرفرازی اَور عزت حاصل
ہوگی اَور ایک بڑی مخلصی ملے گی جو اُس مخلصی سے بزرگ تر ہوگی جو مدیان کے دن جدعون

کو حاصل ہُوئی تھی۔ داؤد کے گھرانے میں ایک بچّہ پیدا ہوگا۔ اُس کا نام عجیب۔ مُشیر۔
خُدائے قادر۔ ابدیّت کا باپ اَور سلامتی کا شاہزادہ ہوگا۔ وُہ داؤد کے تخت پر راستبازی
سے سلطنت کرے گا اَور جنگ کے ہتھیار توڑے جائیں گے (یسعیاہ ۸: ۲۳ سے ۹:
۷ تک)۔ یسّی کے تنے سے ایک شاخ اَور اُس کی جڑ سے کونپل نکلے گی۔ وُہ پھلدار
ہوگی اَور خُدا کی رُوح کی ہفت چند نعمتیں اُس کو عطا ہونگی۔ راستبازی اَور وفاداری
سے کمربستہ ہو کر وُہ دُنیا پر سلطنت کرے گا۔ اُس کے زمانے میں خُدا کا عرفان عام
ہو جائے گا۔ وُہ ایک جھنڈا ہوگا جس کے نیچے قومیں جمع ہونگی اَور افرائیم اَور یہوداہ کے
درمیان جو جھگڑا تھا وُہ موقُوف ہو جائے گا (یسعیاہ ۱۱ باب)۔

بیت لحم میں ایک حاکم پیدا ہوگا جس کا نام صُلح ہوگا۔ وُہ قدیم وعدوں کو پُورا
کرے گا اَور دُنیا کی حدّوں تک بزرگ ہوگا (میکاہ ۵: ۱ سے ۴)۔

حزقیاہ کے عہدِ سلطنت میں مسیح بادشاہ کا تصوّر کمال تک پہنچا اَور یسعیاہ اَور
میکاہ نے اُس کا ذکر کیا۔ مابعد وقتوں میں مسیح بادشاہ کا تصوّر کچھ ماند پڑ گیا۔ زبُور
۸۰ میں وُہ خُداوند کے داہنے ہاتھ کا آدمی کہلاتا ہے۔ یرمیاہ نے اُسے راستباز شاخ
کہا اَور یہ بیان کیا کہ اُس کا نام یہوّاہ صدقینو (خُداوند ہماری راستبازی) ہوگا، اَور
داؤد کی بادشاہی اَبدی ہوگی (زبُور ۸۰: ۱۸؛ یرمیاہ ۲۳: ۵ سے ۸ و ۳۳: ۱۴ سے
۲۲)۔ اَور ایک بڑی بھیڑ جلاوطنی سے واپس آئیگی اَور یہوّاہ اَور داؤد بادشاہ کی
اطاعت کرے گی (یرمیاہ ۳۰: ۹)۔

زبُور ۸۹ و ۱۳۲ میں یہوّاہ اپنے عہد سے وفادار کہلایا جو اُس نے داؤد
سے باندھا تھا۔ داؤد کے لئے بختاوری اَور شان وشوکت پھُوٹ نکلے گی۔ حزقی ایل
نے یہ پیشینگوئی کی کہ کاہن اَور بادشاہ کا تاج ہٹا دیا جائے گا جب تک کہ یہوّاہ کا مقرر
کردہ شخص برپا نہ ہو (حزقی ایل ۲۱: ۲۷)۔ یہ مقرر کردہ شخص داؤد ثانی یا بحالی کے

زمانہ کا گڈریا ہے، جس کے ماتحت اسرائیل اور یہوداہ ہمیشہ کے لئے متحد ہو جائیں گے (حزقی ایل ۳۷: ۲۱ سے ۲۵)۔

یسعیاہ کی دوسری کتاب کے مصنف اور اس کے ہمعصروں نے مسیح بادشاہ کا کچھ ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے خدا بادشاہ اور خادم نبی کا بہت ذکر کیا لیکن زکریاہ کی کتاب میں بحالی کے نبیوں میں سے مسیح بادشاہ کا ذکر ہے۔ اس کا نام شاخ بتایا گیا جو خداوند کی ہیکل بنائے گا اور اس کی چوٹی کا پتھر نے گا۔ اس کے تاج میں کاہن اور بادشاہ کے عہدے متحد ہو جائیں گے اور وہ فضل کے ابدی وسائل بنیں گے (زکریاہ ۳: ۸ سے ۴: ۱۴ اور ۶: ۹ سے ۱۵)۔

دانی ایل نبی کی رویت میں ذکر ہے کہ آخری مصیبت کے ایام میں مسیح بادشاہ برپا ہوگا اور دکھوں کو اٹھائے گا اور مخلصی کا کام سرانجام دیئے بغیر مارا جائے گا۔ (دانی ایل ۹: ۲۶)۔

جس نے زکریاہ کی کتاب کے ۱۳ و ۱۴ باب کو لکھا اس نے بھی داؤد کے خاندان اور یروشلیم کے باشندوں کا ذکر کیا، اور اس رد کئے گئے گڈریے پر ماتم کیا۔ اسے خداوند کی تلوار نے گلے کی نجات کی خاطر مار ڈالا (زکریاہ ۱۲: ۱۰ سے ۱۳: ۱ و ۱۳: ۷ سے ۹)۔

جس گڈریے پر مار پڑی اور وہ بادشاہ جو مارا گیا یہ دونو ایک ہی شخص ہیں لیکن یسوع مسیح کی آمد سے پہلے یہ علم حاصل نہ ہوا کیونکہ یہ دونوں عہدے اسی میں جمع ہو گئے جس نے اس لئے دکھ اور موت کو سہا کہ فتحیاب ہو اور سلطنت کرے۔

فصل یازدہم۔ نیا عہد

جب پرانا عہد اور اس کی رسوم مخلصی کو سرانجام دینے اور مسیحی تصور کے حامل

کرنے میں ناکام رہیں تو یہ ظاہر ہوا کہ یہ عہد آخری اور قطعی عہد نہ تھا بلکہ وہ نئے مسیحی عہد کے لئے ایک تیاری تھا۔ نبیوں کے زمانے میں اس نئے عہد کا مکاشفہ ملا۔ ہوسیع نے پہلی دفعہ دوبارہ شادی کی مثال یا تشبیہ سے اس نئے عہد کا ذکر چھیڑا۔ الہٰی صفات اس اتحاد کی بنیاد ہیں اور ساری خلقت اس عالمگیر صلح اور امن کے عہد میں شریک ہے۔ (ہوسیع ۲: ۱۸ سے ۲۳)۔

یرمیاہ نے اس نئے عہد کو زیادہ واضح کیا۔ اس کی تعلیم کا ذریعہ پتھر کی لوحیں نہ ہوں گی بلکہ وہ دل کی تختی پر لکھی جائے گی۔ نہ استادوں کی ہی ضرورت ہوگی، کیونکہ سبھوں کو خداوند کا عرفان حاصل ہوگا (یرمیاہ ۳۱: ۳۱ سے ۳۷)۔ حزقی ایل نے بھی امن و امان کے نئے عہد کا ذکر کیا جب جنگ موقوف ہو گی اور انسان و حیوان مل جل کر رہیں گے تو یہ ابدی عہد ہوگا جس میں اسرائیل اور یہوداہ متحد ہو جائیں گے اور خدا کی حضوری ہمیشہ ان کے درمیان ہوگی (حزقی ایل ۳۴: ۲۵ سے ۳۱ و ۳۷: ۲۶ سے ۲۸)۔

یسعیاہ کی دوسری کتاب کے مصنف نے اس نئے عہد کو خداوند کے بندے سے منسلک کیا۔ یہ بندہ ایک نئے عہد کا مجسمہ ہے۔ داؤد کی نعمتیں اس وقت حاصل ہوں گی۔ یہ ابدی عہد ہے جب ہر طرح کا جور و ظلم جاتا رہے گا (یسعیاہ ۴۲: ۶ و ۴۴: ۱۰ سے ۱۷ و ۵۵: ۳ و ۵۹: ۲۱ و ۶۱: ۸ و ۹)۔

المختصر پرانے عہد نامے کی مسیحانہ نبوت ایک پودے کی طرح شروع ہو کر باقاعدہ نشوونما پاتی جاتی ہے اور صدیوں کے دوران میں اس کے مختلف پہلو زیادہ روشن ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ اس پودے کے رگ و ریشے بہت پیچیدہ ہیں جن کے سمجھنے میں بڑے بڑے علما کو بھی مشکلات پیش آئیں۔ مثلاً کہیں تو خدا کی آمد کا ذکر ہے اور کہیں انسان کی آمد کا۔ کہیں تو دکھ اٹھانے والے مسیح کا ذکر ہے اور کہیں حکمران مسیح کا۔ باوجود اس اختلاف کے ساری نبوت میں یکتائی پائی جاتی ہے اور وہ یکتائی ٹھیک طور

پر اُس وقت سمجھ میں آئی جب یسُوع مسیح (خدا جسم میں) ظاہر ہُوا جس نے دُکھ اُٹھائے اَور پھر آسمان میں تخت پر جا بیٹھا، اَور جب پنتکُوست کے دِن رُوح القُدس نازل ہُوا۔

الغرض ساری نبُوّت کی کلید یسُوع مسیح ہَے۔ نبُوّت کے سارے پہلو یسُوع مسیح میں تکمیل پاتے ہیں۔

عبرانی نبوّت کی حقیقت، اس کی صحت اس امر کا ثبُوت ہَے کہ وُہ من جانب اللہ ہَے۔ نبُوّت کا مسیح اَور تاریخ کا مسیح، عبرانی پیشین گوئی کی نجات اَور مسیحی نجات متضاد نہیں بلکہ باہم عین مُطابق ہیں اَور یہ مُطابقت اس برّے کے ذریعہ ثابت ہوتی ہَے جو بنائے عالم سے پیشتر ذبح کیا گیا (۱۔پطرس ۱: ۲۰) لیکن آخری زمانے میں ظاہر ہُوا جس خُدا نے مخلصی کی تجویز کی اَور جس نے اس تجویز کو مُنکشف کیا جس نے تاریخ میں اس کو تکمیل دی، وُہ ایک ہی شخص تھا۔ عبرانی نبوّت کا سرچشمہ خُدا ہَے جس سے الہام کی ندی ہمیشہ بہتی رہتی ہَے۔ سوائے خُدا کے کون ایسی نبوّت دے سکتا اَور کون اُسے پُورا کر سکتا تھا؟ نبُوّت کا تصوّر اَور تاریخی تصوّر اسی میں پُورے ہوتے ہیں جو زمان و مکان سے اعلیٰ اَور جو خالق، حاکم و مالک اَور تصوّر کا نجات دہندہ ہَے۔ خُدا کا تجسّم، مسیح کا مصلُوب ہونا، جی اُٹھنا، آسمان پر چلے جانا اَور اُس کی آمدِ ثانی ان ساری پیشین گوئیوں کی تکمیل اَور خُدا کے جلال کا اظہار ہَے۔ اس سارے مکاشفہ کے لئے خُدا کا شکر ہو۔

مکتبۂ جدید پریس لاہور میں باہتمام میجر ای۔ پی عطارد، سیکرٹری پنجاب رلیجس بُک سوسائٹی انارکلی لاہور چھپ کر شائع ہُوئی۔